فذ والعرش محمود وانت محمد

در این زمانِ سعادت قران بفضل ایزد منان یه کتاب
بے نظیر هدایت تاثیر اعنی شرح قصیدة البرده المسمیٰ به

وشي البردة

للعالم الالمعي والفاضل اللوذعي الشيخ محمد علي بن العلامة
الاوحد النطاسي الامجد سيدي ابراهيم حي

مع تخميس البردة

المسمیٰ به

خماسات بردية

سنه ۱۳۳۳

للجناب الذي على قدره وطالما قيل له لله دره الشاهد
بفضله الفصاحة والمحبوب في كلامه الملاحة الشيخ احمد علي حميد الدين صاحب

در مطبع محمدی واقع بمبئی [illegible] بزیور طبع آراسته شد

39569

كتاب وشي البردة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اصطفا لتبليغ رسالاته سيدنا محمدا من بين سائر مخلوقاته والصلوة السابغات عليه وعلى آله ذوي المناقب الباهرات والمآثر الزاهرات وتحائف الرضوان من الرحمن على اصحابه الذين ابتغوه ونصروه في ساعة العسرة من الساعات فهذا كتاب وشي البردة الطيب نفحة من الوردة مرج فيه البحران يلتقيان يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان اذ هو شرح قصيدة البردة المنظومة في مدح سيد الانس والجان الذي فيه حل المشكلات وتبيين المحاورات في لسانين من لسان عربي مبين ولسان هندي على بلوغ مقاصد الاشعار معين وذكر الارهاصات والغزوات والمعاجز القاهرات التي لوح الشاعر اليها بالاشعار الدالة عليها والذي دعاني الى ذلك انه رأيت الكتب المدونة في هذا الشان في هذا وما خلى من الزمان يعرض عنها لما في بعضها من التطويل الممل وبعضها من الاقتصار المخل فاعتنيت بهذا الشرح والمرجو بذلك حصول الآمال لمن يشد لطلب العلم الرحال

کِتابُ وَشیِ البُردہ

دیباچہ

اس قصیدہ کے ناظم شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید المصری البوصیری ہین یہ شاعر ۶۰۸ھ مین پیدا ہوئے اور ۸۷ برس کی عمر پاکر ۶۹۵ھ مین منتقل عالم بقا ہوئے۔ شاعر موصوف نے خوشنویسی کا پیشہ اختیار کیا تھا اسلئے کہ وہ اُس زمانہ مین سودمند عمدہ اور قابل اکتساب فن سمجھا جاتا تھا۔ بوصیری نے عمدہ خوشنویس ہونیکے باعث بہت شہرۃ پائی تھی اُنھین السنۂ شرقیہ کے اکتساب مین بہت دلچسپی تھی اگرچہ قصیدۃ البردہ کے سوا اوْنھون نے اور قصائد بھی شان مصطفوی مین نظم کئے تھے مگر اُنکی شہرۃ کی خوشبو عالم مین نہ اسلئے پھیلی کہ وہ اپنے زمانہ مین عمدہ خوشنویس تھے یا دربار مصطفوی کے بلیغ و فصیح ثنا خوان تھے بلکہ اسلئے کہ وہ منظورِ سیّد العرب و العجم اور اسوجہ سے مقبول عالم قصیدۃ البردہ کے ناظم تھے۔

حقیقۃ الامر یہ ہی کہ نبوۃ تبلیغ رسالۃ آلٰہیہ ہے اور اسکی تائید بھی دربار

ازلی سے ہے۔ اسلیئے شان نبوی کسی جادو رقم قلم کی تحریر یا کسی
خوش بیان زبان کی تقریر کی محتاج اعانۃ نہین ہے۔ البتہ یہ ایک
نہایۃ متبرک کام ہے جسکی بجاآوری دنیا مین نیک نامی کا باعث
اور آخرۃ مین ثواب وخوش انجامی کا موجب ہے۔ اسی بنا پر شہرۂ
آفاق سخن سنجون نے جناب آفتاب رسالت کی شان رفیع مین
قصائد لاتعد ولاتحصی نظم کیئے۔ محاسن نبویہ اور مکارم مصطفویہ کے
بیان مین حتی المقدور ثناخوانون نے کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا۔ مگر
جو مقبولیت اس بے نظیر قصیدہ کے حصہ مین آئی وہ کسی کو نصیب نہ
ہوئی۔ شاہ سے لیکر گدا تک کے ورد زبان یہ قصیدہ رہا۔ اکثر
مدارس مین تعلیم عربیتہ کی ابتدا اس سے ہوتی ہے اور مین وثوق کے
ساتھ کہہ سکتا ہون کہ جہان اس سے ابتدا ہوتی ہے۔ وہان خاتمہ بھی
بالخیر ہوتا ہے۔ عجب پر اثر یہ نظم ہے۔

یہ قصیدہ جناب رسالتمآبؐ سے تقریبًا سات سو برس بعد لکھا گیا
دربار رسالت پناہی مین اُسکی مقبولیت نے معاجز نبویہؐ کے عہد کو
تازہ کردیا۔ اور جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ اسلام تاقیامت
باقی ہے اور اب کسی پیغمبر کے آمد کی ضرورت نہین رہی اسلیئے وقتًا
فوقتًا کسی صالح معتقد اسلام کو کسی نہ کسی پیرایۂ سے اختصاص

کا شرف عطا ہوتا ہی اور اس طور پر عہد معاجز کا مجدد ہونا گویا اسلام کی شاندار بنا کو مزید استحکام حاصل ہونا متصور ہے

فاضل ناظم اس قصیدہ کے نظم کا باعث خود اسطور پر بیان کرتے ہین کہ فالج نے میرے جسم کے نصف حصہ کو معطل کر دیا تھا - علاج بہتیرا کیا گیا - مگر بالکل بے کار ثابت ہوا - آخرش اسکے ازالہ کیلئے بہترین علاج مین نے اپنے ذہن مین یہ سوچا کہ جناب آفتاب رسالت کی مدح مین قصیدہ نظم کرون اور اسکے ذریعہ سے خدائے پاک سے شفا چاہون - خدا کا شکر کہ قصیدہ ختم ہوا - اُسکو مین نے بطور راز کے مخفی رکھا اوسی شب جب مین قصیدہ کی انشاء سے فارغ ہو کر سویا خواب مین مین نے دیکھا کہ حضرۃ رسالت پناہی نے مجھپر احسان نامتناہی فرما کر غریب خانہ کو قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی جناب رسالت پناہی نے بکمال مراحم اپنے ہاتھ مبارک کو میرے معطل جسم پر پھیرا - اور مجھے اپنی چادر مبارک یعنی البردہ مین لپیٹا - مجھے فوری صحۃ حاصل ہوگئی صبح جب مین گھر سے باہر نکلا تو ایک شخص نے مجھسے میرا یہ قصیدہ طلب کیا اور قصیدہ کا مطلع بھی آمِنْ تذکرِ جیرانٍ بذی سلمٍ پڑھا مجھے کمال حیرۃ ہوئی اسلئے کہ مین نے اس قصیدہ کا ذکر کسی سے نہین کیا تھا - مین نے اُس شخص سے دریافت

کیا کہ اس قصیدہ کا علم تمکو کسطرح ہوا۔ اُسنے جواب دیا کہ مین نے خواب
مین آپکو اُن حضرۃ کے روبرو اس قصیدہ کو پڑھتے ہوئے سنا کہ جنکی
مدح مین یہ منظوم ہے اور مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے
اسکی نسبت کمال خوشنودی ظاہر فرمائی۔ یہ وجہ ہے کہ مجھے آپکے
قصیدہ کا مطلع یاد ہے۔ مین نے اپنا وہ قصیدہ اُس شخص کو ہدیۃً
دیدیا۔ یہ خبر شدہ شدہ شاہ طاہر کے وزیر بہاؤالدین کو پہنچی۔ وزیر
موصوف نے اسکو بہت پسند کیا۔ اور نذر کی کہ مین اس قصیدہ کو برہنہ
سر اور برہنہ پا استادہ رہکر سنونگا۔ وزیر موصوف اور اُنکے متوسلین
کو اس قصیدہ کے کرشمے دیکھنے کا اکثر اتفاق ہوا۔ وزیر موصوف کے
مہردار کی آنکھ مین کچھ ایسی شکایت پیدا ہوگئی کہ جسکے باعث آنکھ کی
بینائی زائل ہوجانے کا اندیشہ ہوا۔ مہردار نے خواب مین کسی کہنے والے
کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وزیر کے پاس جاؤ اور اُنسے بردہ لو اور اپنی
علیل آنکھ پر رکھو۔ صبح مہردار نے اپنے اس خواب کا ذکر وزیر سے
کیا اور بردہ مطابق اُس غیبی حکم کے اُنسے طلب کیا۔ وزیر نے
کہا کہ میرے پاس جسقدر تبرکات ہین اُنمین بردہ جیسی کوئی چیز
نہین ہے۔ البتہ میرے پاس بوصیری کا قصیدہ ہے جسکو ہم بطور
تبرک کے سمجھتے ہین اور جب ہم بیمار ہوتے ہین خدائے پاک نے

شفا

شفا چاہتے ہین۔ یہ کہکر وزیر نے اس قصیدہ کو اپنے خزانہ سی طلب کیا۔ اور اپنے مہردار کی آنکھ پر رکھا شکایت فوراً دور ہوگئی اور وہ بالکل بینا ہوگیا۔ یہی وجوہات ہین کہ یہ قصیدہ بردہ کے نام سی مشہور ہے فاضل شاعر نے جناب آفتاب رسالت کی سچی تعریف کی ہے۔ اور اپنی ہر بات کے لئے معقول حجہ یا بدیہی ثبوت نہایۃ خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ اس عالم مین جناب رسالت مآب کی معجز نما تشریف آوری اور اُس سے قبل علامتون اور پیشین گوئیون کا ذکر اور اوصاف و معاجز و غزوات کا بیان قابل تعریف ہے۔ آخر مین بکمال خلوص و ادب اپنے گناہونکی مغفرۃ اور اپنی مطلب برآری کی درخواست بہت ہی مناسب الفاظ مین مذکور ہے۔ غرض شاعر فاضل نے پیشگاہ نبوی مین اپنی عرضی اسقدر عمدگی اور صفائی قلب کے ساتھ پیش کی کہ وہ قابل پذیرائی ثابت ہوئی۔ مرض لاعلاج سے شفا حاصل ہوئی۔ آنحضرتؐ کی قدم بوسی نصیب ہوئی اور آنحضرتؐ سے اپنے قصیدہ کی داد بھی پائی

یہ قصیدہ حسب ذیل جداگانہ مضامین پر مشتمل ہے

۱	شعراء عرب کے قدیم دستور کے مطابق آثار قدیمہ اور سرگذشت عشق کا ذکر
۲	روحانی مرض اور اسکا علاج
۳	حضرۃ رسالت پناہی کی ریاضت
۴	نعت نبویؐ
۵	آنحضرتؐ کی پر معاجز ولادۃ اور اسکے متعلق علامتوں کا ذکر
۶	معاجز نبویہ
۷	قرآن مجید کی وصف
۸	معراج کا ذکر
۹	آنحضرتؐ کی غزوات اور صحابہ و فا شعار کا ذکر
۱۰	دربار ایزدی سے اپنے گناہوں کی مغفرۃ چاہنا اور اپنی حاجۃ برآری کے لئے عرض

اس سے پہلے اس قصیدہ کی شرح اور اسکے حل مشکلات کا کام متعدد فاضل حضرات سے انجام پا چکا ہے۔ اُن کتابوں مین خواہ ملال انگیز طوالۃ خواہ خلل انداز اختصار پایا جاتا ہے۔ مین نے اپنی بضاعۃ مزجاۃ کے

مطابق

مطابق اُن شکایتون کے رفع کرنیکی کوشش کی ہے گر قبول افتد زہی عز و شرف
اس کتاب مین ہر ایک شعر کی تشریح عربی مین اولاً بیان کی گئی ہے اور
اسکا مطلب ثانیاً اردو مین درج ہی تاکہ اُس شعر کی خوبی تمام وکمال
ناظرین تصور کر سکین۔ سلیس اُردو مین ایسی مقبول کتابون کے ترجمہ
سے میری غرض یہ ہی کہ عربی کی تعلیم ملک مین دلچسپ و راشاعۃ پذیر ہو
اس شرح کا اسقدر وضاحۃ کے ساتھہ انجام پانا میرے والد بزرگوار
محمود الآثار صداقۃ شعار افتخار العلماء الاخیار زینۃ الابرار ادام اللہ
اقبالہ و علینا ظلالہ کی بدولت ہے

جناب النبیل اللوذعی الجلیل صاحب المکرمۃ العلیۃ والرفعۃ الشہیرۃ بین
البریۃ الشیخ فیض اللہ بھائی صاحب کا مین بہ دل سے شکر گذار ہون کہ موصوف
نے اس کتاب کے ملاحظہ مین اپنا قیمتی وقت صرف کیا اور اپنی تقریظ
سے اس کتاب کی زینۃ افزائی فرمائی۔ والسلام

اقل العباد

عبد علی بن سیٹھ و مولائی ابراھیم جی
سابق مدرس نظام کالج حیدرآباد دکن
حال مقیم بمبئی
۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۵ سنہ ہجریہ مبارکہ

تقریظ وجیز جناب الکامل العروف النحر بر البہفوف الشیخ فیض اللہ بھائی سلمہ اللہ تعالیٰ بی - اے رکن یونیورسٹی بمبئی - سابق ہیڈ ماسٹر انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد والمنہ کہ قصیدہ بردہ شریفہ کی شرح جو مولوی شیخ عبد علی صاحب نے معہ اُردو ترجمہ اور ضروری نوٹس کے بہت سے اہتمام اور سعی بلیغ سے تصنیف کی ہے وہ میری نظر سے گذری اور مین بہت خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ شرح بہت عمدگی سے لکھی گئی ہے اور اس شرح سے فاضل مولوی صاحب کی غرض مقصود طلباء عربی کے فائدہ رسانی کی ہے وہ غرض باحسن وجوہ اس سے ادا ہوگی کیونکہ اسکے مراتب کما ینبغی مفصل ادا کیئے گئے ہین اور مجھے یقین کلی ہے کہ اس قسم کے کتب ادبیہ مین یہ شرح بھی ایک بہت مفید کتاب ثابت ہوگی - چنانچہ قصیدۂ موصوفہ مین بہت سے ایسے مقامات ہین کہ جنکے فہم و افہام مین ہر دونون متعلم اور معلم کو مشکلات پیش آتی ہین اور بدون بہت سے تاریخی اور لغوی کتب کے مراجعہ کے ان مقامات کا حل کرنا غیر ممکن ہوتا ہے ایسے مقامات کو خصوصاً تلمیحات اور قصہ طلب باتین بہت عمدگی کے ساتھ

بیان کرکے مولوی صاحب موصوف نے طلبار کو بہت سی کتابون سے
مستغنی کردیا ہی۔ اللہ تعالیٰ بفضلہٖ آپکی اس خدمت اسلام وعلم کو مقبول
فرمائے اور بوسیلہ شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین کے جسکی ثناخوانی مین
قصیدہ شریفہ لکھا گیا ہے اس سعی بلیغ کے صلہ مین برکات غیر متناہیہ اور
حاجہ روائی در دنیا وعقبیٰ مولوی صاحب کو عطا ہو اور طلبار کو اس تصنیف
مفید سے اپنے تحصیل علم مین نعمۃ عظمیٰ کا حصول ہو
آمین ثم آمین

آثار قدیمہ کا ذکر

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمِ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

الضرب الاول من البسيط والقافية من المتراكب

الهمزة للاستفهام ومن للتعليل والجيران جمع جار والمراد بهم المحبوبون والسلم نوع من شجر البوادي ذو شوك وذي سلم مكان فيه هذا الشجر وقيل هو اسم موضع فى نواحي المدينة ومقلة شحمة العين التي تجمع السواد والبياض او هي السواد او الحدقة والمراد بمزج الدمع بالدم كثرة البكاء ترجمہ کیا ذی سلم مقام مین رہنے والے ہمسایون کی یاد کے باعث تو اسقدر رویا کہ مردم چشم سے جاری ہونے والے اشک کو تونے خون آلود کر دیا ہے

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

تلقاء جهة وكاظمة اسم موضع اومض لمع خفيفا والظلماء

صفتہ لموصوفۃ محذوفۃ وھی اللیلۃ واضم اسم جبل ترجمہ یا (تیری اشک باری کی وجہ وہ) ہوا (ہے جوکہ) مقام کاظمۃ کیطرف سے چلی یا (وہ) بجلی (ہے جوکہ) تاریک شب مین اضم پہاڑ کی جانب سے کوندی یعنی چمکی

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمْ

الفاء جواب محذوف ای ان لم یکن بکائک لاجلہا ما اسم استفہام اکففا امسکا عن البکاء ۔ ھمتا سالتا ۔ استفق افق مما انت فیہ یھم من ھام یھیم ای یتحیر والمعنی ان کنت تنکر البکاء من اجل محبتک فلم لاتملک عینیک و قلبک لانہ ان اردت ترک البکاء سال الدمع وان اردت الافاقۃ تحیر قلبک ترجمہ پس تیری دو آنکھون کو کیا ہو گیا ہے کہ اگر تو اُن سے کہتا ہے کہ رونے سے باز رہو تو وہ (بے اختیار) اشک بار ہوتی ہین اور کیا ہو گیا ہے تیرے دل کو کہ اگر تو اُس سے کہے کہ ہوش مین آؤ تو وہ اور پریشان ہو جاتا ہے

اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ
مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْہُ وَمُضْطَرِمٖ

الهمزة للاستفهام الانكاري يحسب يظن- الصب العاشق منكتم مستتر ما زائدة- الانسجام السيلان- الاضطرام الاشتعال و منسجم و مضطرم صفتان لموصوفين محذوفين اى دمع منسجم و قلب مضطرم- والحب المحبۃ ترجمہ کیا دوست یہ خیال کرتا ہے کہ باوجود (اشک) باران اور (دل) بریان کے اسکا عشق (ہنوز) طشت از بام نہیں ہوا یعنی کیا اسکا عشق مخفی رہا ہے

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَلَا اَرِقْتَ بِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

الهوى مصدر هَوِيَ كرضى العشق لم ترق من اراق الماء اى صبه والطلل ما يبقى من آثار الدار- ارقت سهرت البان نوع من الشجر يشبه به القد ولحب ثمره دهن طيب والعلم الجبل والمراد به اضم ترجمہ اگر (تجھے) عشق نہ ہوتا تو تو شکستہ آثار قدیمہ پر آنسو نہ بہاتا اور رو رخت سرو اور پہاڑ کی یاد تیری بیداری کی باعث نہ ہوتی

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تنكر تجحد شهدت دلت- عدول جمع عدل الذى هو

بری عن التھمۃ والریبۃ والذی یصدق فیما یشھد بہ و استعمال الجمع فی الاثنین ھنا کما قال اللہ تعالی فقد صغت قلوبکما ترجمہ پس تو کیونکر عشق کا انکار کرسکتا ہے بعد اسکے کہ اُسکی نسبت تیرے خلاف تیرے آنسو اور تیری بیماری جیسے سچے اور بے لوث گواہون نے اظہار دیدیا ہے

وَاَثْبَتَ الوَجْدُ خَطَّی عَبْرَۃٍ وَضَنًا
مِثْلَ الْبَھَارِ عَلٰی خَدَّیْکَ وَالْعَنَمِ

واثبت الوجد عطف علی شھدت والوجد الحزن والعبرۃ الدمع والضنی الھزال البھار الورد الاصفر واثر الضنی صفرۃ الوجہ مثل صفرۃ البھار والعنم شجر لہ اغصان حمر لینۃ یشبہ البنان والخط من الدمع لامتزاجہ بالدم احمر مثل العنم ای اثبت العشق علی خدیک خطین خطا احمر من الدمع الممتزج بالدم مثل العنم وخطا اصفر من اثر الھزال کالبھار ترجمہ اور (بعد اسکے کہ) عشق دو لکیرین (ایک) مانند درخت عنم کی سُرخ ڈالی کے خون آلودہ آنسو کی اور (دوسری) مانند زرد گلاب کے لاغری کی تیرے دونون رخسارون پر ثبت کرچکا ہے

نَعَمْ سَرىٰ طَيْفُ مَنْ أَهْوىٰ فَأَرَّقَنِىْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

نعم كلمة تصديق ما نسب لعاشق من الحب سرى سار ليلا طيف خيال ارق اسهر والحب الخ اى الحب يدفع اويمنع اللذات بالالم يعنى الحب يبعث الحزن فيمنع عن التمتع باللذات ترجمہ ہان شب مین مجھے اسکا خیال آیا جسکے عشق کا مین دم بھرتا ہون پس اُسنے مجھے (میری خوشگوار) نیند سے محروم رکھا اسلئے کہ عشق ہو جب درد ہو کر مانع و حائل لذة وآرام کا ہی

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوىٰ الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِنِّىْ إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

لائم عاذل الهوى العذرى الحب المفرط الذي يقبل عذر صاحبه وقيل العذرى منسوب الى بنى عُذرة وهم قبيلة مشهورة باليمن يؤديهم العشق الى الموت لصدقهم فى الحب ورقة قلوبهم فالمراد بالهوى العذرى هواه الذي يشبه هوى بنى عذرة وهواه لاحد من بنى عذره معذرة منصوبة على انه مفعول للامر الحاضر المحذوف هواقبل منى اليك اى معذرة صادرة منى اليك ويكون

المراد من منی الیك تنزاوا بعد منی **ترجمہ** اے میرے اس
انتہائی عشق کے لئے ملامت کرنے والے اہبات مین میرا عذر (جو تیری
خدمت مین عرض ہے) قبول فرمایا اس بارے مین میرا عذر قبول فرما
اور میرا پیچھا چھوڑ اور اگر انصاف تیرا شعار ہوتا تو تو مجھے ملامت نہ کرتا

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

عدت تجاوزت السر مایکتمہ الشخص عن غیرہ مستتر منکتم
الوشاۃ جمع واشی وھو الذي یزخرف الحدیث بین المحبین
لاجل الفساد بینھما دائی مرضي الحاصل بسبب الحب
منحسم منقطع المعنی لما ابدی العاشق للعاذل عذرہ
فی الھوی فلم یقبلہ ولم یرجع عن اللوم جعل یدعو علیہ
ویقول تجاوزتك حالی ای لیکن حالك مثل حالی فتعرف
حقیقۃ الامر لان حقائق الاشیاء لاتدرك الا بالوصول
الیھا ان سری لایخفی علی الوشاۃ وان دائی لاینقطع
ویکون معنی عدتك حالی اخبار یا ای تجاوزتك
حالی ای علمت حالی فلا سری بمنکتم **ترجمہ** (کاش)
میری یہ حالت زار تیرے حصہ مین آتی یا میری حقیقی حالت کی اطلاع

تجھے پہنچ چکی ہے - میرا راز چغلخوروں سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ میرا مرض قابل بیخ کنی ہے

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

محضت اخلصت والنصح ارادة الخير للغير والعذال جمع عاذل لائم والصمم ضعف قوة السمع والمراد به عدم السمع وعدم القبول ترجمہ تونے مجھے سچی نصیحت کی مگر مین اسکو سننا نہین چاہتا (چونکہ) حقیقت مین عاشق ملامت کرنے والون کی باتون کو نہین سنتے

رُوحَانی مرض اور اُسکا علاج

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

النصيح الناصح ونصح الشيب دلالته بلسان الحال على قرب الاجل المقتضى لترك دواعى الشباب والتهم جمع تهمة والمعنى انى اتهمت الشيب في عذله اياى والحال ان الشيب برء من كل تهمة واصدق من كل ناصح فكيف

بالناصح الذی من شان ان یتهم فی نصحه **ترجمه** ربات یہ ہے
کہ جب بڑھاپے جیسے خیرخواہ نے مجھے ملامت کی تو مین نے اسکو
بھی شک کی نظر سے دیکھا حالانکہ بڑھاپے کی خیرخواہی کسی غرض پر مبنی
ہونیکی تہمت سے بہت دور ہے

فَاِنَّ اَمَّارَتِيْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

امارة صفة المبالغة لموصوف محذوف هو النفس الامرة
السوء القبیح ما اتعظت ما قبلت الوعظ من جهلها بسبب
جهلها نذیر منذر الذی یخوف عن الشئ المکروہ والشیب
بیاض الشعر الهرم انتهاء الشیب و استرخاء الاعضاء المعنی
فان نفسی التی تامر بارتکاب الامر القبیح ما قبلت بجهالتها
الموعظة التی وعظها ببیاض الشعر و استرخاء الاعضاء

ترجمہ پس میرے نفس نے جو مجھے برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے بسبب
اسکی جہالت کے بالون کی سفیدی اور انتہائی پیری کے ضعف کی تنبیہ کو نمانا

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى
ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اعد واستعد ای هیاء الفعل الجمیل العمل الصالح

قرى الضيف اكرامه النزل شبه الشيب بالضيف لان سواد الشعر كان ملازما للانسان فلما تبدل بالشيب كان الشيب ضيفا غير محتشم غير مستحي لان من اداب الضيف ان لايجعل الاقامة الا برضى مكرمه وهذا مقيم رضي عنه اولم يرض عنه المعنى ان نفسي الامارة بالسؤ ماعملت صالحا كانها ما اكرمت الضيف الذي نزل براسي غير مستحي واكرام الضيف واجب شرعا وعلى رسم العرب المضروب لهم فيه مثل **ترجمہ** اور نہ (اُس نفس نے) ازقسم کارنیک کے اُس مہمان کی مہمان نوازی کی تیاری کی جو کہ میرے سر مین بلاتکلف فروکش ہوگیا

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

ما اوقره لايمكن لي تعظيمه هو فعل الجميل وترك القبيح استحياء منه كتمت اخفيت والمراد بالسر الشيب وسمي سرا لانه كان قبل ظهوره مخفيا بدا ظهر منه اي من الشيب ومن بيانية الكتم نبت يخلط بالحناء فيخضب به الشعر **ترجمہ** اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ مین (درحقیقت) اُس

مہمان کا احترام نہ کرسکون گا تو مین اُس بھید کو جو اب ظاہر ہو گیا ہے خضاب سے پوشیدہ کر دیتا

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

من لی ای من یضمن لي رد صرف وازالة غوایتها ضلالة النفس الجماح الغلبة من جمح الفرس ای اعتز فارسه فغلبه واللجم جمع لجام والمعنى من يضمن لی بازالة غلبة النفس الناشئة من ضلالتها كما يزال شماس الفرس باللجام ترجمہ کون شخص میرے لئے (ذمہ داری کرسکتا) ہے کہ وہ میرے نفس سے اُسکی سرکشی جو کہ اُس مین بسبب اسکی گمراہی کے (پیدا ہو گئی ہے) زایل کرے جیسے گھوڑون کی سرکشی لگام کے ذریعہ سے زایل کیجاتی ہے

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

لاترم لاتطلب کسر شهوتها دفعها النهم مفرط الشهوة فی الطعام المعنى فلاتطلب دفع شهوة النفس بارتكاب المعاصی فان النهم الذی يبتلی بجوع البقر يزداد قوة

موضعہ بالا کل ترجمہ پس تو نفس کی شہوت پرستی کو (مزید) گناہون)(کے ارتکاب) کے ذریعہ سے دفع کرنے کی کوشش نہ کر (اسلئے کہ) پیٹو کی اشتہا غذا کے تناول سے بجائے سیر ہونیکے تیز ہوتی جاتی ہے

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

الطفل الصغیر ذکرا کان او انثی تهمل تترك شب بلغ الشباب تفطم تفصل وتمنع ينفطم ينفصل المعنی والنفس كالطفل لان الطفل اِن تركته على ما الفه من الرضاع دام على حبه ولو كبر وان منعته انتهى ترجمہ اور نفس مانند شیر خوار بچے کے ہے اگر تو اُسکو دودہ پینے پر چھوڑ دے تو باوجود بڑے ہونے کے وہ دودہ پیتا ہی رہیگا اور تو اگر اوسکو دودہ پینے سے باز رکھے تو وہ دودہ چھوڑ دیگا

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

هواها ميلها ان النفس اى ما تستلذ مما يخالف الشرع حاذر احذر توليه تعطى الامارة عليك تولى عليك صار واليًا

يصم من اصمی الصيد اذا رماه فقتله ويصم من وصمه
اذا عابه المعنى امنع النفس عن هواها واحذر ان تجعله
حاكما عليك فانه ان استولى عليك يهلكك ويكسبك
عارا ترجمہ پس تو نفس کے میلان بد کو روک اور اسبات سے
ڈرتا رہ کہ تو اپنی باگ اسکے حوالے کرے اسلئے کہ یہ میلان بد جب
تجھکو اپنے قابو میں کریگا تو وہ (تجھے) ہلاک کر دیگا یا (تیری)
عزت کو داغ لگا دیگا

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمِ

راعها لاحظ النفس المراد بالاعمال الاعمال الصالحة
سائمة راعية كالبهيمة المراد بذلك المشتغلة استحلى
وجده حلوا لاتسم لاتهمل ولا تبق فی ذلك المرعى المعنى
لاحظ النفس وهی عاملة بالاعمال الصالحة ولاتخلها
لانها لعدم معرفة صلاحها لاتميل الى الاعمال الصالحة
لذاتها بل لغرض فيها او يكون مقصودها من الاعمال
الصالحة رياء وشهرة فتنقلب الاعمال الصالحة معاصي
كالبهيمة التى لامعرفة لها بما يصلح لها فاذا خليتها

راعية فی المرعی الذی استحلت ولا تلاحظها ترعی ما یوثما

داءً **ترجمہ** اور تو نفس کی نگرانی کر جبکہ وہ اپنے کامونکے (مرغزار مین (مانند چوپایہ کے) چرنے مین محو ہو اور اگر وہ کسی مرغزار کو پسند بھی کرلے تو تو اُسکو مطلق العنان مت کر یعنے اگر نفس بظاہر اچھے کامون مین مشغول ہو لیکن در پردہ اس سے اُسکا مقصود اپنی کوئی غرض یا نمائش ہو تو اسکو آگاہ کر ورنہ بجائے ثواب کے اسکو عذاب حاصل ہوگا جس طرح چوپایہ کسی مرغزار مین چھوڑ دیا جائے اور اسکے چرنے کی نگرانی نہ کیجائے تو وہ ایسی چیز کھا جائے کہ جس سے اسکی صحت مین خلل واقع ہو۔ شاعر کی غرض یہ ہے کہ نفس کو اپنے نفع ونقصان کی سمجھ نہین ہے پس وہ اس خصلت مین مانند چوپایہ کے ہے

کَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

کم ای مرۃ کثیرۃ حسنت استحسنت قاتلۃ مؤدیۃ الی الھلاک وخص الدسم لانہ یعلو الاشیاء فیستر ما تحتہ المعنی کثیرا من المرات جعلت النفس لذۃ مُؤدِیَۃً مستحسنۃ فی عین الانسان فتناول الدسم الذی ھو

ممزوج بالسم بسبب جهلها لما فيه من السم ترجمہ نفس نے اکثر مرتبہ انسان کی نظر مین مہلک لذت کو خوشگوار بنا یا ہے اس طور سے کہ انسان زہر آلودہ چربی کو بظاہر چربی تصور کر کے کھا جاتا ہے اور یہ نہین جانتا کہ زہر چربی مین پوشیدہ ہے -

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شَبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

اخش احذر الدسائس المکائد شبع کثرة الاكل المخمصة شدة الجوع شر اشر التخم جمع تخمة فساد المعدة لعدم انهضام الطعام فيها المعنى احذر مكائد الجوع اى الرزائل الناشئة منه وهى سوء الخلق والذبول والكلال والملال ومن رزائل الشبع وهى الكسل والغفلة فالاعتدال فى الغذاء اصلح للبدن لان رب جوع مفرط اشر فسادا من التخمة ترجمہ اور بھوک اور سیری شکم کی مخفی سازشون سے یعنے بری نتیجون سے ڈرتا رہ اسلئے کہ بعض وقت بھوک بدہضمی سے بھی زیادہ مضر ہوتی ہے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

استفرغ تقياء المراد به هنا اَرِق امتلت اكتظت حتى لا
يطيق النفسَ محارم ماحوم الله حمية امتناع عما يضر ندم
اسف المعنى قد اكثرت النظر بعينك الى ما لا يجوز
شرعا فارق الدمع واختر الندم الذى هو الحمية كما ان المعدة
اذا امتلئت فالعلاج الاستفراغ ثم لزوم الحمية
اس شعر مین طب کے اصطلاحات مثل استفراغ و امتلا و حمیة نہایت
خوبی کے ساتھہ مذکور ہین ترجمہ اور آنکھہ سے آنسو بہا اسلئے کہ
وہ ناجائز نگاہون سے بھر گئی ہے اور اپنے گناہون پر افسوس کیا کر
کہ وہ گویا روحانی پرہیز ہے

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

المعنى اذا اَمَرَتْكَ بشى نفسُك ومُعِينُهَا الذى يحثها
على الهوى وهو الشيطان او نهياك عن شئ فلا تمتثل
هما لانهما عدواك وان هما اخلصاك النصح فانسبه
الى الغدر لانهما لا يأمران بخير ما لم يكن للشر كامنا فيه
ترجمہ اور نفس اور داسکے گروہ شیطان کی مخالفت کر اور اونکے
سامنے سرِ اطاعت خم نہ کر اگر وہ دونون خلوص کے ساتھہ کسی امر مین

تجھے خیر خواہانہ رائے دین تو تو اسکو شک کی نگاہ سے دیکھ

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

المعنی اذا تخاصم عقلك مع نفسك وجعلا الشیطان حَکَماً للفصل او تخاصم عقلك مع الشیطان وجعلا نفسك حکما فلا تطع احدا منهما ولا تطع النفس والشیطان اذا خصماك لانك تعرف مکر الخصم والحکم من الناس فکید النفس و الشیطان اشد وادهی ترجمہ اور نہ اُنکی کسی بات کو بحیثیت مخالفانہ یا ثالثانہ مان اسلئے کہ تو مخالف اور ثالث کی چالون سے بخوبی واقف ہے

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

المعنی یعترف الناظم علی نفسه بانه غیر عامل بالذی ینصحه لغیره فذلك ذنب منه لذلك یقول استغفر الله منه کانی نسبت ولداً لرجل غیر قابل للنسل لان العمل الذی هو نتیجة العلم بمنزلة الولد به ای بذلك القول ترجمہ فاضل شاعر اپنے گناہ کا اقبال کرکے کہتے ہین کہ

مین نے کارِ نیک نہین کیا پس دوسرون کو نیک کام کی ہدایت کرنا اور خود اسپر عمل پیرا نہ ہونا خطا ہے جسکے لیے خدا سے مین معافی چاہتا ہون (گویا) میرا یہ قول بلا عمل کسی بانجہ کے لیئے فرزند کا ہونا قرار دینا ہے

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

الخير ما له عاقبة محمودة ما ائتمرت به اى ما عملت به الاستقامة الاعتدال وذلك يكون بفعل الما مورات وترك المنهيات فما استفهام انكاري فما قولي لك استقم اى فما فائدة نصحي اياك ان تعتدل

ترجمہ مین نے تجھے اُس کار خیر کی ہدایت کی جسپر مین خود عامل نہین ہون اور مین خود راستی پر نہین ہون پس میرے اس کہنے کا کیا (اثر ہوگا) کہ تو راستی اختیار کر۔

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

التزود اخذ الزاد وهو العمل الصالح النافلة الزيادة وما يعطاه الغازى زائدا على سهمه المقرر ويسمى ولد الولد

نافلة ويسمى التطوعات نافلة لكونها زائدة على الفرائض المعنى اديت فرض الصلوٰة والصوم ولكن ما عملت عملا من النوافل التي يجبر بهما ما نقص من الفرائض ويحصل بها التقرب الى الله والترقی فی الدرجات **ترجمہ** اور مین نے پیش از موت بجز احکام مفروضہ کے (آخرت کے لئے) برائے زادراہ اور اعمال صالحہ نہ کئے اور بجز نماز اور روزے مفروضہ کے دنہ کسی اور نماز کے) لئے سر بسجود ہوا اور نہ (کسی اور) روزی کی زحمت کشی کی

آنحضرتؐ کی ریاضت کا ذکر

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَ الظَّلَامَ اِلٰى
اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمٍ

المراد بالظلم الترك السنة الطريقة احياء الظلام ترك النوم مشتغلا بالعبادة في الليل المظلم اشتكت شكت الضر الوجع والورم الانتفاخ واشتكاء القدمين الضر كناية عن شدة الالم الحاصل لهما من طول القيام في الليل المعنى تركت سنة النبي الذي لم يتركها بل احي الليالى بذكر الله حتى ورمت وتوجعت قدماه **ترجمہ** افسوس مین نے اس

(نبی اکرم) کے طریق کو ترک کیا جو کہ راتون اسقدر ریاضت مین محو رہتے
کہ آنحضرتؐ کے دونون قدم مبارک (خدائے پاک سے) درد کی
شکایت کرتے کہا جاتا ہی کہ آنحضرتؐ راتون اسقدر عبادت مین مصروف
رہتے کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا پس آنحضرت سے عرض کی گئی کہ آپ
اسقدر کیون عبادت کی تکلیف اوٹھاتے ہین حالانکہ خود خدائے
پاک نے فرمادیا کہ خدا نے آپکے ماتقدم و ماتأخر سب گناہون سے در
گذر کیا ہی آپ نے جواباً فرمایا کہ کیا مین خدائے پاک کا بندہ شکر گذار نہون

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَائَهُ وَطَوَى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ

شد ربط من سغب من اجل جوع الاحشاء جمع حشا
الامعاء طوى لفا لكشح الخاصرة المترف الناعم والادم
جمع اديم وهو الجلد المعنى ربط احشائه لاجل الجوع بالحجر
على خاصرته الناعمة ليستريح ببرده من حرارة باطنه
الحاصلة من شدة الجوع **ترجمہ** اور (مین نے اُس نبی اکرم کی
سنت کو ترک کیا کہ جو) اپنے پیٹ کو بسبب بھوک کے باندھ لیتے
اور اپنی نازک جلد کی کمر کو پتھر کے تلے لپیٹتے تھے ذکر ہے کہ ایک مرتبہ
آنحضرتؐ نے تین دن کچھ نوش نہین فرمایا تھا اور اصحاب خندق کھودتے

تھے اصحابؓ نے جناب رسالتمآب سے عرض کی کہ یارسول اللہ یہان سخت پتھر ہے اسکو ہم پھاوڑے سے نہین توڑ سکتے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر پانی چھڑکا جائے پس اونھون نے اسپر پانی ڈالا آنحضرتؐ تشریف لائے اور بسم اللہ فرما کے پھاوڑے سے اس سنگ کے ریزے ریزے کردئے جابر کہتے ہین کہ میری نظر اتفاقاً آنحضرت کے پیٹ کی طرف پڑی مین نے حیرت سے دیکھا کہ پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے ہین اور باوجود اسقدر بھوک کی شدت کے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک کی تازگی بدستور تھی

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

المراودة المطالبة ان یکون علی مراده الشم الشامخة عن نفسه من اجل نفسه ما فی ایما زائدة شمم علو ایما شمم ارتفاع عظیم المعنی ان الجبال المرتفعة من ذهب عرضت انفسها علی النبی و طالبته ان یشرفها بالنظر الیه فاراها انه اعلی و ارفع منها ای اعرض عنها لکمال علوه اعراضاً شدیداً ترجمہ سونے کے بلند پہاڑون نے آپکی دلربائی کی مگر آنحضرتؐ نے اُنسے روگردانی فرماکر اپنی کمال عالی حوصلگی دکھائی ذکر ہے کہ

جبرئیل ایک مرتبہ دربار حضرت رسالت پناہی مین تشریف لائے
اور ایزد تعالیٰ شانہ کی جانب سے آنحضرت پر سلام پڑہا اور یہ پیام
پہنچایا کہ اے محمدؐ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین ان پہاڑون کو سونے
کے بنادون اور اپنی قدرت سے اُن کو جہان آپ جائین نقل
کرتا رہون حضرت رسالت پناہی نے سونچکر فرمایا کہ اے جبرئیل حقیقت
مین دنیا اُس شخص کا گھر ہے جسکو سوائے اِسکے اور کوئی گھر نہین ہے
اور دنیا سے وہ شخص محبت رکھتا ہے جسکو عقل نہین ہے جبرئیل نے
اس جواب کو پسند کیا اور فرمایا کہ خدائے پاک آپکو آپکے اس ثابت
قول پر ثابت رکھے -

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُوْرَتُهُ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

اكدت قوت الزهد ترك الشئ او قلة الرغبة فيه الضرورة
شدة الحاجة لا تعدو لا تتعدى لا تغلب العصم اى ذوي
العصم جمع عصمة وهي قوة روحانية فى العبد تمنعه
عن ارتكاب الذنب المعنى قد قوى زهده فى تلك الجبال
مع شدة الاحتياج اليها ولكن الحاجة لا تستولى على ذوى
العصمة ترجمہ باوجود ضرورت کے اُن پہاڑون کی طرف اپنی عدم

رغبت پر مضبوطی کے ساتھ آنحضرتؐ ثابت قدم رہے حقیقت
مین ضرورت (صاجبان) عصمت پر غالب نہین آسکتی

نعت نبوی

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَتُهُ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

الاستفهام متضمن للانكار المعنى وكان من الممتنع ان
يحث على طلب زخارف الدنيا حاجة النبى فانه لولا تقدير
وجوده لما خلقت الدنيا بحذافيرها فالنبى هو العلة
والعالم هو المعلول فلو كانت تقوده ضرورته الى
طلب الدنيا لكان وجوده معلولا ترجمہ کیونکر آنحضرتؐ کی
ضرورت آپکو دنیوی مال و متاع کے فراہمی) پر آمادہ کرتی (اسلئے کہ
آنحضرت وہ ذات پر از کرشمجات ہین کہ) اگر (خدائے پاک کو) آپکا
(پیدا کرنا مقصود) نہ ہوتا تو یہ دنیا (مع اس زمین و آسمان کے پردۂ)
عدم سے برآمد ہی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

محمد مفعل للمبالغة من كثرة الحمد ما سمى به احد من العرب

قبله فتسميته من الله تعالیٰ السید الذی بیده تدبیر السواد الاعظم والمراد بالکونین الدنیا والآخرة ومن الثقلین الانس والجن والفریقین السوادین من عرب ومن عجم ای غیر العرب من بیانیة للفریقین ترجمہ حضرت محمد مصطفیٰ دونون عالم (یعنے دنیا وآخرت) کے اور دونون اشرف چیزین (یعنے جن اور انسان) کے اور دونون گروہ یعنے عرب وعجم کے تاجدار ہین

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

النبي المخبر عن الله تعالیٰ الامر الناهی هو الذی یبلغ الاوامر والنواهی عن الله تعالیٰ الی الخلق کافة فلا احد ابر ای اصدق من رسول الله في قول لا ولا نعم ای فی الامر والنهی لانهما وحی من الله تعالیٰ ترجمہ (آنحضرتؐ) ہمارے پیغمبر ہین جنھون نے دنیکو نیک کامونکی بجاآوری کا حکم فرمایا اور (برُے کامون سے) روکا پس فرمان فرمائے اور منع کرنے مین آنحضرتؐ سے کوئی شخص زیادہ راست باز نہین ہے۔ اسلیئے کہ آپ کا ہر فرمان وحی پر مبنی تہا۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

الجبيب امابمعنى محبوب لان حبه ايمان او هومحبوب عندالله لكونه مختصا بالرسالة واما بمعنى مُحبّ لله لانه احتمل المكاره في اظهار امره وهوايضا محب لامته اى مشفق عليها الشفاعة طلب الفضل والعفو للغير الهول الامر المخوف جمعه اهوال مقتحم واقع من اقتحم اى رمى بنفسه فى الامر فجأة بلا روية ترجمہ آپ ہی وہ حبیب (برگزیدہ خدا) ہین جنکی شفاعت (یعنی سفارش دربار ایزدی مین) خوفناک اور اچانک آنے والی مصیبتون کے دفع کرنے کے لیے چاہی جاتی ہین

دَعَى اِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

دعى هدى الاستمساك الاعتصام غيرمنفصم غير منقطع من الفصم وهو القطع من غير ابانة المعنى هدى الى دين الله الذي لانسخ له فمن تمسك به فقد تمسك بحبل متصل الى الله لا انقطاع له ترجمہ آنحضرت نے، خدائے پاک کیطرف رہنمائی کی پس جو لوگ آپکے دامن سے وابستہ ہین گویا انھین ایک ایسا سلسلہ دستیاب ہوگیا ہے جو کبھی ٹوٹنے والا نہین ہے

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

فاق زاد علیہم رفعۃ خَلْق فطرۃ خُلُق سجیۃ لم یدانوہ لم یقاربوہ العلم ھو راس الفضائل والکرم سعۃ الخلق ھو راس الفواضل المعنی فاق الانبیاء فی حسن خلقہ و فی ما طبع علیہ من الخصال الحمیدۃ حتی قال اللہ تعالیٰ وانک لعلیٰ خلق عظیم ولم یبلغوا مرتبتہ فی العلم ولا فی الکرم

ترجمہ (آنحضرت) بلحاظ خوبی آفرینش اور بلحاظ وسعت اخلاق کے تمامی انبیاء سے فائق تھے نیز وہ سب پیغمبران حق علم اور دریا دلی میں آنحضرت کے قریب نہ آسکے

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

ملتمس طالب غرف الماء واغترافہ اخذ منہ ملاء کف والرشف المص والدیم جمع دیمۃ المطر الدائم یوما و لیلا من غیر رعد المعنی ان رسول اللہ فی سعۃ علمہ بحر و فی کثرۃ مکارمہ مطر نازل دائما فالذی وصل الی الانبیاء من العلم بمنزلۃ الاغتراف من البحر و من المکارم کالمص من المطر

المنہل دائما ترجمہ وہ سب انبیاء جناب رسالتمآب کے سمندر (علم سے) چلو اور آپ کی خوبیون کے موسلادھار بارش سے گھونٹ کے طالب تھے

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

حد الشئ غایتہ ومنتہاہ الحکم جمع حکمۃ وھی القول الکلی ومعرفۃ حقائق الاشیاء وماھیات طبائعہا من لبیان حدھم المعنی الانبیاء واقفون لدیہ عند حدھم الذی ھو کالنقطۃ من علم رسول اللہ او کالشکلۃ من حکمہ فعلمھم بالنسبۃ الی علمہ کنقطۃ العلم اوشکلۃ من الحکم ترجمہ (جملہ پیغمبران حق) آنحضرت کے سامنے اپنی اپنی حد مقررہ پر کھڑے ہین (وہ حد آپ کے) علم (بے پایان کے مقابلہ مین بمنزلہ ایک نقطہ کے یا (ہندسہ وغیرہ) حکمت کی ایک شکل کے ہے

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

تم کمل المراد بمعناہ کمالاتہ الباطنۃ وبصورتہ صفاتہ الظاہریۃ اصطفا اختار بارئ خالق نسم جمع نسمۃ نفوس

المعنی اذا حوی الکمالین الکمال الروحانی والکمال الجسمانی اتخذہ خالق النفوس حبیبا ترجمہ پس (آنحضرت) وہ ذات (ستودہ) ہین جنکا کمال باطنی اور جمال ظاہری درجۂ تمام کو پہنچا اُسوقت آفرینندۂ جانان نے آنحضرت کو بطور حبیب کے برگزیدہ فرمایا

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

منزہ مجرد محاسن جمع حسن والجوھر اصطلاح فلسفی وھو الشئ القائم بذاتہ القابل للاعراض ای الصفات الحالّۃ فیہ لا کالجزء منہ الحسن عرض ولکن جعلہ الشاعر جوھرا وحکم علیہ بعدم الانقسام المعنی تفرد فی محاسنہ لا یوجد لہ نظیر فکان الحسن الذی حواہ جوھر قائم بذاتہ لا یقبل الانقسام ترجمہ آپ کا آپکی خوبیون مین کوئی نظیر نہین ہے گویا آپکی خوبی ایک مستقل بالذات جوہر ہے جسکا جزء یا حصہ نہین ہوسکتا۔

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَكِمِ

دع اترک من ودع النصاری جمع النصرانی الذی یعتقد الالٰھیۃ لعیسیٰ علیہ السلام وھو منتسب الی ناصرۃ وھی

قرية بالشام التى تشرفت بمبعث عيسىٰ عليه السلام احتكم اى تحاكم او استعمل الحكمة او استحكم المعنى قل ماشئت فى رسول الله من الثناء الحسن عليه غير ما قالت النصارىٰ فى عيسے عليه السلام من انه الٰهٌ وابن الله ترجمہ قوم عیسائی اپنے پیغمبر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے الٰہیہ کا) دعویٰ کرتی ہو مگر تو ایسے دعوے سے بازآ اور (بجز اسکے) آنحضرت کی شان مین از روئے نعت جسطرح تو چاہے قطعی طور پر بیان کر اور اسپر ثابت رہ (۱) اِس بارے مین کسی ثالث سے فیصلہ چاہ (۲) آنحضرت کی شان کے شایان وصف کر

فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسِبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

اذا لم تقل ما قالت النصارى فى نبيهم فلك الرخصة فى نسب ماشئت الى مهجته الشريفة من المجد والشرف والى قدره من العلو والجلالة ترجمہ پس تو آنحضرت کی ذات (بابرکات) مین کیسے ہی عالی سے عالی شرف کا ہونا قرار دے (بجا ہے) اور آنحضرت کی قدر (رفیع) کی طرف جسقدر جلالت تو منسوب کرنا چاہے (درست ہے)

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

يعرب يفصح ويبين عنه اى عن حد المراد بالفم اللسان المعنى فان فضائل رسول الله لا تعد ولا تحد فلذلك تخرج عن بيان المتكلم ترجمہ اسلئے کہ آنحضرتؐ کے فضائل کی کوئی حد نہین کہ کوئی ثناخوان اُنکو اپنی زبان سے بیان کرسکے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ اٰيَاتُهُ عِظَمًا
اَحْيَى اسْمُهُ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

ناسبت شاكلت عِظَمٌ فخامة وجلالة آياته معجزاته دارس طامس رمم جمع رمة عظام بالية المعنى لو ظهرت معجزاته على مناسبة عظيم قدره لكان من تلك المعجزات إحياءُ العظام البالية ببركة اسمه حين يتوسل به فى الدعاء الى الله ترجمہ اگر آپکے کرشمے آپکی جلیل اور عظیم شان کے شایان ہوتے تو صرف آپکا نام (واجب الاحترام) جب وہ پکارا جاتا توسڑی ہڈیون کو زندہ کر دیتا۔ شاعر فاضل نے خوب کہا کہ آنحضرتؐ نے خدائے پاک کے حکم کی تعمیل کی اور انواع واقسام کی تکالیف و مصائب سہکر دین حقیقی کی طرف عالم کی رہنمائی کی پس اگر خدائے پاک اپنے ایسے جلیل القدر بندے کی خاطر جسنے قدم سے درم سے اور نیز جان سے ایسے دین کے قائم کرنے مین دریغ نہین کیا جسکے ذریعہ تا قیامت لاتعد جانون کی بہبودی

ہی اگرسڑی ہڈیون مین جان بخشنے کی طاقت آنحضرتؐ کے نام عالیمقام کو عطا کیجائے تو آنحضرتؐ کی خدمات کے لحاظ سے غیر مناسب نہین ہی

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

لم يمتحنا لم يختبرنا اى لم يكلفنا تعيي بہ تعجز عن فهمہ حرصا لشدة رغبتہ فى هدايتنا لم نرتب لم نشك ولم نهم من هام يهيم لم نتحير او من وهم اى غلط المعنى اتى رسول الله بالملة السمحة البيضاء فلم يكلفنا بما يعجز عقولنا عن فهمہ لكمال رغبتہ فى ارشادنا فاهتدينا ولم نشك فى رسالتہ ولم نتحير فى اصول دينہ ترجمہ آنحضرتؐ نے ازراہ کمال اشفاق ہمکو ایسی شریعت پر نہین چلایا جسکے سمجھنے سے ہماری عقلین عاجز ہون یہی وجہ ہے کہ ہمین آنحضرتؐ کی رسالت مین کوئی شک نہین ہی اور نہ آنحضرتؐ کے سکھلائے ہوئے اظہر من الشمس قانونون مین ہمین حیرت ہے - یا ہمنے خطا کی ہے

أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
فِي الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

اعيى اعجز الورى الخلق فهم معناه ادراك حقيقة منفحم

عاجز فيه اى فى فهم معناه المعنى انه اعجز الخلق فهم حقيقته فلا يوجد احد قريبا كان او بعيدا الا عاجزا عن ادراك حقيقته ترجمہ آپ کی حقیقت الذات کے سمجھنے سے عالم قاصر ہے پس کوئی شخص خواہ بلحاظ منزلہ کے نزدیک ہو یا دور ایسا نظر نہیں آتا جو کہ (آنحضرتؐ کی حقیقت الذات کی نسبت) کچھ روشنی ڈال سکے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

تُكل نعى وتضعف البصر الطرف العين من امم من قرب او محاذاة المعنى مثل رسول الله كمثل الشمس تترائى صغيرة لكونها بعيدة فلا يدرك عظمها ولو ينظر اليها الناظر من القرب او محاذيا لها لتخطف شدة اشراقها بصارته فلا يعرف حقيقتها ترجمہ (پس آنحضرتؐ مانند) آفتاب (جہانتاب) کے ہین کہ وہ دور سے آنکھون کو چھوٹا نظر آتا ہے اور نزدیک سے آنکھونکی بینائی چھین لیتا ہے (غرض دونون حالتونمین اسکی حقیقت کما حقہا دریافت نہین ہوسکتی۔

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

الاستفہام

الاستفہام یتضمن معنی الانکار ای لایدرك لایعرف قوم جمیع الورٰی نیام غافلون تسلوا استراحوعنہ اکتفوا عنہ وقنعوا بہ الحلم مایراہ النائم فی النوم من الخیال المعنی الناس فی الدنیا غافلون کانہم نائمون لایطیقون حق معرفتہ ویکتفون عن النظر فی حقیقۃ ذاتہ بمایرونہ فی منامہم من التخیلات فاذا ماتوا انتبہوا کما قال رسول اللہ الناس نیام اذا ماتوا انتبہوا **ترجمہ** اور کیونکر آنحضرتؐ کی حقیقت الذات کو (دنیوی) لوگ دریافت سکین (اسلئے کہ) وہ سب گویا (آرام کی) نیند مین سونے والے ہین اور (آنحضرتؐ کی حقیقت الذات سے بے خبر ہوکر، اُن خیالات سے خوش ہین جو کہ اُن کو اس حالت خواب مین نظر آتے ہین

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ
وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّہِمِ

مبلغ العلم نہایۃ بلوغ العلم فیہ فی حقہ المعنی غایۃ مایبلغہ معرفۃ الناس من شانہ انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ باسرہ **ترجمہ** پس (ہمارے سارے) معلومات کا انتہا آنحضرتؐ کی نسبت یہی کہ آنحضرتؐ انسان ہین اور بہترین تمامی مخلوقات خدا ہین

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

الآي جمع آیۃ المعجزات الرسل والرسل جمع رسول المرسلون المعنی المعجزات التی اتی بہا الانبیاء لامہم فانہا من اشعۃ نورہ وفوائد روحانیتہ ترجمہ اور وہ تمامی کرشمے جوکہ انبیا اور مرسلین سے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے آنحضرتؐ کے نور کے پرتو تھے۔
شاعر نے جس نور کیطرف اشارہ کیا ہے اُسکا ذکر کتاب الملل والنحل کے فاضل مصنف اس طور پر کرتے ہین کہ وہ نور آدم علیہ السلام سے من اب الی اِبنٍ منتقل ہوکے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچکر دو شاخون یعنی بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل مین منقسم ہوا وہ نور جوکہ بنی اسرائیل مین ودیعۃً محفوظ رہا ظاہری تھا اِسلیئے کہ اِس شاخ مین انبیا وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے مگر وہ نور جوکہ بنی اسمٰعیل کے تفویض تھا آنحضرتؐ کے ظہور تک پوشیدہ رہا بنواسرائیل بنواسمٰعیل سے وہ علم لدنی حاصل کرتے جسکا ذکر توراۃ مین موجود نہین تھا اور اہل التواریخ لکھتے ہین کہ بنواسمٰعیلؑ آل اللہ یعنے اہل اللہ اور بنواسرائیل اولاد اسرائیل اور آل یعقوبؑ اور آل موسیٰ اور آل ہارون کے نامونسے مشہور رہتے۔ پس اس سے بنواسمٰعیل کو بنواسرائیل پر بین ترجیح ہی نور سپردہٗ بنی اسمٰعیل عبدالمطلب مین کچھ نمودار ہوا اِسی نور کے

باعث جیساکہ آگے ذکر مفصل درج ہے خدائے پاک نے بیت اللہ کو
ابرہتہ کے ظلم سے بچایا اور اُسی نور کی تائید سے حضرت عبدالمطلب نے
ابرہتہ سے فرمایا کہ اس بیت کا نگہبان موجود ہے اور وہ ضرور اُس کو
پناہ کریگا۔ اسی نور کی تائید سے حضرت عبدالمطلب نے اپنے دسوین فرزند
کے ذبح کرنے کی منت کی تھی۔ جسپر حضرت رسالت پناہ کو افتخار تھا کہ انا
ابن الذبیحین یعنی مین دو ذبیح کا فرزند ہون ایک حضرت اسمٰعیل اور دوسرے
آپکے والد بزرگوار حضرت عبداللہ حضرت عبدالمطلب کے دسوین فرزند
ارجمند۔ اسی نور کے باعث حضرت عبدالمطلب کو اہل مکہ کی سیادت حاصل
تھی اور آپکے لئے صحن کعبہ مین حجرالاسود کے قریب مسند بچھائی جاتی جسپر
آپ فرمان فرمائی کے لئے جلوہ گر ہوتے۔ مؤرخین لکھتے ہین کہ وہ نور
آنحضرت کے والد حضرت عبداللہ مین نمایان تھا۔ چنانچہ قبیلۂ خشعم سے
ایک بی بی مسماۃ فاطمہ نے حضرت عبداللہ کے چہرۂ مبارک مین نور کی جھلک
دیکھکر چاہا کہ نبی موعود اسکے پہلو سے پیدا ہو۔ اسلئے کہ وہ عالمہ تھین
اور اسکو یقین تھا کہ نبی کی ولادت کا وقت قریب ہے۔ مگر وہ افتخار
حضرت آمنہ کے لئے ازل سے قرار پاچکا تہا۔ پس خدائے پاک نے عبداللہ
کو بچایا جسطرح حضرت یوسف کو بچایا تہا۔ فاطمہ نے مایوس ہونے
پر حسب ذیل شعر پڑھے

انی رائت مخیلۃ لمعت	فتلا لاءت کتلالؤالقطر
في وجہہ نور یضئ بہ	ماحولہ کاضاءۃ البدر
فرجوتہا فخرا ابوأ بہ	ماکل قادح زندہ یوري
للہ ما زهرۃ سلبت	نورا فخل بہا وماتدری

اردو کے کسی شاعر نے اس نور کے مضمون کو نظم کیا ہے وہو ہذا

عبداللہ جلیل کے جب صلب سے وہ نور	آیا تو رحمت صمدی نے کیا ظہور
قدسی تھے شادمان تو ملایک کو تھا سرور	سارے قریشیوں میں مسرت کا تھا وفور

جلوہ جو انمیں نور رسالت کا پاتے تھے
پیہم ملک فلک سے زیارت کو آتے تھے

جب آمنہ کو نور نبی سے شرف ملا	شادی کا شور فرش سے تا عرش تھا بپا
ہر ذی حیات دیتا تھا خوش ہو کے یہ صدا	ظاہر جہاں میں ہونگے بس اب ختم انبیا

اب عرش سے فزون طبق خاک ہوئیگا
اب کفر و شرک و شک سے جہان پاک ہوئیگا

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

المعنی فانہ في احتوائہ علی جمیع الانوار کالشمس المشرقۃ المضیٔۃ بذاتہا والانبیاء بمنزلۃ الکواکب التي هي اجرام غیر مضیٔۃ

تستمد

تستمد النور من الشمس فالنور الذي تزهر بہ الكواكب للخلق فى الليالى المظلمة مكتسب من الشمس كذلك النور الذى ظهر من الانبياء مستعار من نور رسول الله ترجمہ
پس آنحضرت فضل و کمال کے گویا آفتاب ہین اور وہ سب پیغمبران حق اِس (سرچشمۂ نور آفتاب) سے (روشنی حاصل کرنے والے) ستارے ہین جنھون نے عالم کو (جہل کی) تاریک شبون مین اُسی آفتاب کی روشنی (وقتاً فوقتاً) دکھائی ہے - علم ہیئة مین یہ امر مسلم ہے کہ کواکب سیارہ کی ذوات روشن نہین ہین بلکہ وہ آفتاب سے روشنی حاصل کرتے ہین اور چمکتے ہین -

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

المعنى ما اشرف فطرة نبي زاد شرفہ وحسنہ سجيتہ الحميدة الذي هو متصف بالجمال ومتميز بطلاقة الوجہ ترجمہ آنحضرت کی فطرة کیا ہی عمدہ ہے جسکو آپکی خصال ستودہ نے اور بھی زینت دی آنحضرت کو جمال تام و کمال عطا کیا گیا تھا اور خندہ روئی مین بھی آپ ممتاز تھے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

	وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

الزهر نور النبات جمع ازهار ترف نعومة و لطافة والبدر القمر ليلة كماله شرف ارتفاع و اعز مواضع الكواكب في الفلك كرم عموم النفع بلا من هم جمع همة عزائم ترجمہ (آنحضرتؐ) لطافت مین مانند پھول کے اور بلندی مین مانند ماہ چہاردہم کے اور عالم کو فائدہ رسانی مین مانند سمندر کے اور استقلال و عزیمت مین مانند زمانہ کے تھے

	كَاَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمٍ

جلالة عظمة عسكر جيش حشم خاصة الذين يغضبون له من اهل و عبيد و جيرة المعنى كلما لقيته في حالة انفراده عن اصحابه تهابه لعظمته كانه في وسط جيشه و اصحابه الذين يغضبون له و يرون السعادة السرمدية في بذل مهجهم دونه ترجمہ (اگر آنحضرت) تنہا ہون (تب بھی) عند الملاقات آپکی جلالت (اور ہیبت پیدا کرنے والی عظمت) کے سبب تجھے ایسا نظر آئے) گویا آنحضرتؐ اپنی فوج (ظفر موج) اور اپنے انصار (وفا شعار) کے حلقہ مین ہین -

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

اللؤلؤ الدر والمكنون المصون المستور الصدف غشاء الدر والمعدن منبت الجواهر والذهب ونحوها منطق النطق او محل النطق والمراد به اللسان ومبتسم الابتسام او محل الابتسام وهو الثغر او الفم المعنى الدر المستور في الصدف متخذ من المعدنين وهما لسانه الذي هو محل جواهر كلمه وثغره الذي هو محل تبسمه و في بعض النسخ ان لسانه وثغره معدنا در فاذا تكلم او تبسم ينثر الذي يشبه الدر المصون في الصدف

ترجمہ گویا سیپی مین چھپے ہوئے موتی آنحضرت کی دو کانون یعنی زبان (مبارک) اور لب (لطیف) سے نکلے ہوئے ہین (۲) آنحضرت کی زبان مبارک اور لب لطیف گویا موتی کی دو کانین ہین پس جب آپ گفتگو یا تبسم فرماتے ہین تو سیپی مین چھپے ہوئے آبدار موتی نظر آتے ہین۔

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

الطيب ما يتطيب به من مسك ونحوه يعدل يساوي
ضم جمع اعظم جمع عَظْم طوبیٰ مصدر طاب على وزن
بشرى بمعنى الخير والحسنى ومعنى طوبى لك اصبت خيرا
انتشق شم لثمه التثمه قبله المعنى لا طيب يساوي تُراب
القبر الذي حوى جسده المطهر فيا حبذا لمن شمه وقبله
ترجمہ کوئی خوشبو اُس خاک (پاک) کی ہمسری نہین کرسکتی جس نے
آنحضرت کے (مطہر) استخوانون کو جمع کر رکھا ہے زہے نصیب اُس
شخص کے لئے جسکو اُسے سونگھنے یا بوسہ دینے کا اتفاق ہوا ہو

آنحضرت کی پُر معاجز ولادت اور اُسکے متعلق علامتون کا ذکر

اَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيبَ مُبْتَدَءٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ابان اظهر وكشف مولده ولادته طيب عنصره طهارة
محتده يا للتعجب مبتداء الابتداء ومختتم الاختتام
المعنى اظهرت ايات عند مولده طهارة اصله فيا طيب
فاتحته وخاتمته ترجمہ آنحضرت کی ولادت نے (بذریعہ کرشمے

اور علامتوں کے ، آپکی خاندانی پاکیزگی کو آشکار کر دیا پس ، آپکی
دپراز واقعات و کرشمجات زندگی کی ، ابتدا اور انتہا کیا ہی پاکیزہ تھی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

یوم خبر المبتدا المحذوف هو تفرس علم بالفراسة وهي قوة یدرك بها الانسان الامور اللطیفة بالمخائل الظاهرة فرس اهل مملکة فارس انذروا حذروا حلول وقوع بؤس شدة موورثة للهم والحزن نقم جمع نقمة عقوبة المعنی یوم مولده یوم علم اهل فارس فیه من العلامات بانه قد قرب وقوع الشدائد والعقوبات بهم ترجمہ اہل فارس کو (جو سب مجوس یعنی آتش پرست تھے) قرائن اور علامتوں سے معلوم ہو گیا کہ وہ سب عنقریب نازل ہونے والی تعزیر اور بلاسے (خدائے پاک کی جانب سے) ڈرائے گئے ہیں

وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرِ مُلْتَئِمِ

ایوان معرب بناء مسقف لایکون لبعض جوانبه جدار یعده الملك لجلوسه فیه لتدبیر امور مملکه کسری لقب

ملك الفرس وهو معرب خسرو والمراد به هنا انوشیروان بن قباد لقول رسول الله بعثت انا في زمان الملك العادل منصدع منشق الشمل لتفرق اصحابه اعوانه وجنوده غیر ملتئم غیر مجتمع المعنی وبات في ليلة ولادته ایوان الملك کسری منشقا کا تفرق جنوده الذین لم یزالوا في تشتت حتی جائت بشائر الاسلام **ترجمہ** (آنحضرتؐ کی ولادت کی شب (کسریٰ شہنشاہ فارس کے ایوان شاہی مین شگاف واقع ہوگیا جسطرح اُسکے ارکان سلطنت کا شیرازہ ایسا پریشان ہوا کہ پھر وہ مجتمع نہ ہوسکا **بیان** کیا جاتا ہے کہ ایوان مذکورۂ بالا کی بلندی سو ذراع تھی اور اسکی تعمیر تقریبًا تیس برس مین ختم ہوئی تھی شاہ کو زعم تھا کہ ایسے ایوان کو بجز زلزلہ کے اور کوئی نہین توڑ سکتا۔ خلیفہ ہارون الرشید نے اُسکے توڑنے کا ارادہ کیا۔ زر کثیر صرف ہوا مگر وہ نہ ٹوٹ سکا اور اُسکو اُسی حال پر چھوڑنا پڑا۔ کہا جاتا ہے کہ جناب رسالتمآب کی ولادت کی شب اُسمین شگاف ہونے سے چودہ کنگرے گر گئے شاہ کو رنج ہوا اور اسکو کسی پیشین گوئی پر محمول کر کے عرب کے والی نعمان بن منذر کے پاس اپنے ایک خاص وزیر کو بھیجکر اسکی تعبیر چاہی عرب مین اُسوقت سطیح نامی مشہور فال گو اور منجم تھا نعمان نے اُس سے کسریٰ کے سوال کا جواب طلب کیا سطیح نے کہا یہ

پیشین گوئی ہو کہ فارس پر چودہ شاہ حکمرانی کرینگے تو اسوقت شاہ کو تسلی
ہوئی کہ ہنوز چودہ شاہ کی حکومت ختم ہونیکے لیئے زمانہ دراز درکار ہے
مگر جلد بہت جلد یکی بعد دیگری چودہ شاہ تخت نشین ہوئے اور زوال
سلطنت کا زمانہ حسب پیشین گوئی قریب آگیا

وَالنَّارُ خَامِدَۃُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٍ

خامدۃ منطفۃ انفاس جمع نفس و ھو اللھب من اسف
من اجل شدۃ الحزن علیہ ای علی انشقاق الایوان
النھر نھر الفرات الساھی من سہی غفل و ذھب قلبہ الی
غیرہ او سکن و العین جریان ماء النھر او مصبہ او ینبوعہ
سدم حزن المعنی صارت النار منطفئۃ اللھب تأسفا علی
انصداع ایوانھم و سکن عین ماء الفرات لتحیرہ من مفاجاۃ
الانقلاب و ضل الطریق فوقع فی سماوۃ و ھی موضع بین
دمشق و العراق ترجمہ (اہل فارس کی مقدس آگ) شاہی ایوان
کے شکستہ ہونے پر مارے افسوس کے بجھ گئی اور (نہر فرات کا بہاؤ
بسبب رنج کے موقوف اور منحرف ہو گیا۔ آگ مذکورہ بالا دو ہزار برس
سے بجھتی تھی۔ ایک ہزار پجاری ہر وقت وہاں پرستش کے لیئے حاضر رہتے

اس سے پہلے یہ آگ کبھی نہین بجھی تھی۔ نہر فرات کے بہاؤ مین انحراف ہوگیا اور وہ اپنے اصلی طاس کو چھوڑ کر ساوہ کی طرف جو کہ دمشق اور عراق کے درمیان ایک شہر ہے بہ گئی۔ یہ نہر اور اسکے متعلق عظیم الشان سد بہت بڑی لاگت سے شاہ ابرویز کے عہد مین تعمیر ہوئے تھے آنحضرت کی ولادت کی شب سد کے ٹوٹ جانے پر کسریٰ نے افسوس کرکے کہا آن شکست

شہر ساوہ کے دریا کا خشک ہو جانا

وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

ساء احزن ساوة مدينة من مدن الفارس وهى بين همدان ورى المراد بها اهلها غاضت بحيرتها غار ماؤها الغيظ الغصة المعنى احزن اهل مدينة ساوة غور ماء بحيرتها فى تلك الليلة فرجع الذى ورودها بالغصة لحرمانه من الماء الذي جاء ليستقى منها حين عطش

ترجمہ شہر ساوہ کے لوگون کو اس بات سے رنج ہوا کہ اُسکا عظیم الشان (تالاب دفعتہً) سوکھ گیا پس جو شخص تشنہ کام اُس تالاب پر جاتا (مایوس اور) خشمگین وہان سے واپس آتا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تالاب بہت مقدس تھا اہل فارس یعنی مجوسی یہان پرستش

کرتے تھے - اِسکے کنارونپر عمدہ اور عالیشان اُنکے عبادت گاہ اور آتشکدے بنائے گئے تھے پس تالاب کے خشک ہو جانے سے وہ سب برباد ہو گئے

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

المعنی کانما تبدلت الصفات فانتقل بلل الماء الی النار فخمدت وانتقل التهاب النار الی الماء فجف ووقع هذا من اجل الحزن علی بطلان عزتها وحرمتها ترجمہ گویا آتش وآب کی طبیعتونمین بسبب اُنکی حرمت زائل ہو جانے کے افسوس کے باعث تبدیلی واقع ہوگئی) پانی کی رطوبت یانی آگ مین منتقل ہوگئی (اسوجہ سے آگ بجھ گئی) اور آگ کی سوزش پانی مین آگئی (تاکہ پانی خشک ہو کر بخار کی شکل مین غائب ہوگیا

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

سمی الجن جنا لاستتارهم عن الناس من جنه اللیل ستره وهتف صاح من حیث لا یراه السامع ساطعة لامعة انوار جمع نور فالحق ظهر من معنًی ای بلسان الحال کالانوار

وغیرھا ومن کلم کھتف الجن وبشارات الانبیاء علیھم السلام
ترجمہ اور جن (آنحضرتؐ کی میلاد کی) غائبانہ خبر دیتے ہین اور نور جابجا درخشان ہے پس حق اشارۃً اور علانیۃً ظاہر ہو رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جنون کے اشعار نعتیہ آنحضرتؐ کی شان مین غائبانہ ولادت کی شب سنائے گئے تھے آنحضرت کی والدہ ماجدہ فرماتی ہین کہ جب آنحضرتؐ میرے ہاتھونپر تھے اسقدر انوار اُسوقت روشن تھے کہ مشرق ومغرب کے ممالک مجھے صاف نظر آگئے اور روم کی حویلیان بخوبی مین نے دیکھ لی

عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعۡلَانُ الۡبَشَائِرِ لَمۡ
تُسۡمَعۡ وَبَارِقَۃُ الۡاِنۡذَارِ لَمۡ تُشَمِ

عموا لم یبصروا صموا لم یسمعوا اعلان اظہار بشائر جمع بشارۃ وھی الخبر المورث للسرور بارقۃ لامعۃ ای برق انذار تخویف لم تشم لم تنظر من شام البرق اذا نظر الیہ المعنی لم یبصروا ولم یسمعوا البشائر التی انبئت عن قدوم النبی صلعم لم ینتفعوا بھا ولم ینظروا الی برق التخویف ترجمہ اُسوقت (ایسے لوگ بھی تھے جو کہ باوجود ان علامتون کے) اندھے اور بہرے ہوگئے اسلئے کہ اُن خوشخبریونکی

خوش گوار آواز کو انھوں نے نہ سنا اور نہ وہ ڈرانے والی بجلی کی چمک اُن کو نظر آئی یعنی اُن علامتوں سے اونھوں نے فائدہ نہ اُٹھایا

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

من متعلق بقوله عموا وصموا الكاهن من يخبر عن اخبار الغيب دين طريق المعنى جحدوا من بعد ما اعلمهم كاهنهم بان ماهم عليه من الدين معوج لا قيام له عند مبعث النبى ترجمہ دنیسر ، باوجود اسکے کہ اُن کو اُنکے پیشین گونے اسبات سے آگاہ کر دیا تھا کہ اُن کا ٹیڑھا دین راب زیادہ نہ ٹھہر سکیگا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

عاينوا شاهدوا الافق اطراف السماء التى ترى مماسة للارض الشهب جمع شهاب منقضة ساقطة وفق ما مثل ما المعنى تعاموا وتصاموا بعد مشاهدتهم الشهب الساقطة من السماء كما اصبحت الاصنام منكبة تلك الليلة ترجمہ اور بعد از آن کہ اُنھوں نے آسمان سے (ولادت کی شب ، تاروں کو گرتے ہوئے دیکھا تھا جسطرح زمین پر بت بھی

سر کے بل گرے ہوئے اون کو نظر آئے تھے

حَتّیٰ غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْ اِثْرَ مُنْهَزِمِ

الوحي الكلام الخفي والاشارة والرسالة والالهام المنهزم الهارب يقفو يتبع اثر بعد المعنى تلك الليلة لم تزل الشهب منقضة على الشياطين الذين كانوا يسترقون السمع من الملائكة ويخبرون الكهان الى ان هربوا عن السماء التى هى طريق الوحي **ترجمہ** دگرنے والے تارون کی بارانی اسقدر شدید ہوئی) کہ شیاطین یکی بعد دیگری وحی کی شاہ راہ چھوڑکر بھاگ نکلے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شب ولادت شیاطین پر جو کہ اطراف آسمانوں کیطرف جاتے اور وحی کے خبر لاکر زمین کو لوگون کو کسی نہ کسی پیرایہ سے سناتے تھے شعلہ ہائے آتش پھینکے گئے یہانتک کہ غیبی خبرون کی راہین مسدود ہوگئین

معاجز نبویہ

کَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِيْ

الابطال جمع بطل وهو الشجاع ابرهة معناه بلسان

الحبشة ابیض الوجہ کان ملک الیمن عسکر جیش الحصی
حجارۃ صغیرۃ الراحۃ بطن الکف الضمیر فی رمی راجع الی
عسکر المعنی مثل الشیاطین فی حال ھزمھم عن طرائق الوحی
مثل شجعان ابرھۃ الذین رمتھم الابابیل بالحجارۃ او
مثل عسکر الکفار فی غزوۃ البدر اذ قذف رسول اللہ
صلعم براحتیہ الحصی فی وجوھھم بامر اللہ فانھزموا ترجمہ
وہ شیاطین بھاگنے مین گویا شاہ ابرہتہ کی دلیر سپاہ کے مانند تھے یا
مانند اُس فوج (کفار کے) تھے جو کہ آنحضرتؐ کے ہر دو دست مبارک
سے مٹھی بھر کنکر اسکی طرف پھینکے (جانے سے فرار ہوگئی تھی)
اشارہ اول مصرع مین اصحاب الفیل کے قصہ کی طرف ہے جسکا حاصل
یہ ہو کہ ابرہتہ بن الحارث شاہ یمن نے جو کہ تُبَّع کے لقب سے مشہور تھا
اپنے ملک کے عرب کو حج کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھکر دریافت کیا کہ یہ
لوگ کہان جانے کی تیاری کرتے ہین۔ کہا گیا کہ مکہ مین خانۂ خدا کے
حج کا اُن کو ارادہ ہو۔ ابرہتہ نے کہا کہ وہ کیا ہو جواب دیا گیا کہ وہ
پتھر سے بنا ہوا مکان ہو۔ ابرہتہ نے کہا کہ مین تمھارے لئے اُس سے
بہتر مکان بنواؤنگا۔ چنانچہ اُسی شہر صنعا مین شاندار مکان سنگ مرمر
سفید و سیاہ و زرد سے بنوایا جسمین مختلف قسم کے بیش قیمت پتھر سے

پچی کاری کا کام اعلیٰ درجہ کا کیا گیا تھا پھر اُسنے اس ارادہ سے کہ آئندہ عرب
اِس مکان کا حج کرین اُن کو حج کے لئے مکہ جانے سے روکا۔ عرب مین
اس خبر کے شایع ہونے سے عام بد دلی پھیل گئی نوبت بدین رسید کہ
قبیلۂ کنانہ سے ایک شخص ابرہت کی اُس حرکت سے خفا ہو کر اُس مکانمین
داخل ہوا اور حاجت انسانی وہان رفع کرکے چرکین سے اُسکے در و دیوار
کو غلیظ کر دیا اور اپنے وطن کو چلا گیا اِس مکان کی توہین کے سبب ابرہتہ
کے غصہ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اِسنے حلف اوٹھایا کہ مین اسکی پاداش مین
خانۂ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا۔ اُسنے حبشہ کے شاہ نجاشی کو
خط لکھا اور اس واقعہ سے آگاہ کیا اور اُس سے اسکے خاصہ کا ہاتھی
طلب کیا۔ ہاتھی کے آنے پر وہ اسپر سوار ہو کر ساٹھ ہزار کی فوج لیکر خانۂ
کعبہ کے ہتک کے لئے چلا۔ ابو رغال اسکا رہنما تھا جسکا مقام مغمس مین
انتقال ہو گیا۔ عرب نے اسکی قبر کو سنگسار کیا اسلئے کہ ابرہت کا اسکی اس
بڑی مہم مین رہنما ہونے کے باعث عرب مین وہ بدخواہ ملک سمجھا گیا
تھا ابرہتہ نے اسود بن مقصود کو مکہ کیطرف روانہ کیا اُسنے راستہ مین
اہل مکہ کے مویشی اونٹ وغیرہ مال لوٹ لیا جنمین دوسو اونٹ جناب
رسالتمآب کے دادا حضرت عبد المطلب کے تھے۔ اسکے بعد ابرہتہ نے
حمیر خاندان کے ایک شخص مسمیّٰ حناطہ کو مکہ اسلئے بھیجا کہ وہ قریش کے سردار

حضرۃ عبدالمطلب سے صاف طور پر اعلان کردی کہ ابرہتہ کی آمد والیانہ نہین ہے بلکہ وہ
اِس خانہ کعبہ کے توڑنے کی غرض سے آرہا ہے۔ پس اگر تم مجکو اس امر
سے حائل اور مزاحم نہ ہوگے تو مجھے لڑائی کی ضرورت نہین ابرہتہ کے
سفیر کی گفتگو حضرت عبدالمطلب نے سنکر فرمایا کہ خدا کی قسم ہم بھی تمھارے شاہ سے
لڑنا نہین چاہتے اِسلیئے کہ یہ خانہ خدا ہے اور اُسکے دوست حضرت
ابراہیم کا گھر ہے۔ سفیر نے حضرت عبدالمطلب سے اسکے ہمراہ شاہ
ابرہتہ کے پاس چلنے کی درخواست کی حضرت عبدالمطلب جب ابرہتہ
کے دربار مین تشریف لائے آپکی وجاہت کے باعث ابرہتہ تعظیم و توقیر
سے پیش آیا۔ اور کہا کہ کیا چاہتے ہو آپنے فرمایا کہ تیری سپاہ نے میرے
دوسو اونٹ لوٹ لئے ہین اُن کو واپس کردے ابرہتہ نے حیرت زدہ
ہوکر کہا کہ آپ اپنے اونٹ واپس ملنا چاہتے ہین مگر اس گھر کی نسبت
جسپر آپکے اور آپکے بزرگون کے دین کا دارومدار ہے آپ مجھ سے
کچھ نہین چاہتے آپ نے کہا کہ مین اونٹ کا مالک ہون اور اس گھر کا
رب ہے جو اسکو بچائیگا۔ غرض حضرت عبدالمطلب اپنے اونٹ واپس لائے
ابرہتہ نے جب مکہ مین داخل ہونیکی تیاری کی تو اسکا ہاتھی بیٹھ گیا فیلبانون
نے اُسکو مارا مگر اُسنے حرکت نہ کی۔ مگر جب وہ اسکو اور جانب چلاتے
تو وہ اوٹھکر اُسطرف دوڑنے لگتا اگر مکہ کی جانب وہ چلایا جاتا تو فوراً

بیٹھ جاتا پھر خدائے پاک نے اپنے اور اپنے خلیل کے گھر کی حفاظت
کے لئے ابابیل نامی چھوٹے پرندون کے لشکر کو بھیجا - ہر ایک پرند کے
ساتھ مسور یا چنے کے دانہ کی مقدار کے تین کنکر تھے ایک کنکر اسکے چونچ مین اور ایک
ایک کنکر ہر دو پاؤن مین پرند جب یہ کنکر ابرہت کی سپاہ پر پھینکتے تو اونکے سر سے گذر
کر اُنکا کام تمام کر دیتے - غرض ابرہتہ کی فوج کا معتدبہ حصہ اسطرح ضائع
ہوا - جو بچ نکلے وہ سب رستون مین انواع واقسام کی تکالیف سہ
سہکر ہلاک ہو گئے - ایک کنکر ابرہتہ کو لگا - اُسنے عبرتناک اثر کیا کہ اسکے
اعضاء ایک ایک کے گر گئے وہ اسی حالت زار مین صنعا رلایا گیا جہان
سے عذاب ابدی کیطرف رخصت ہوا اسی سال ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ
حضرت آفتاب رسالت پیدا ہوئے اس سال کو عرب عام الفیل یعنی
صاحبان فیل کی یورش کا سال کہتے ہین آنحضرتؐ کے جد اعلی حضرت
عبد المطلب کا قول صادق ثابت ہوا کہ خدائے پاک نے اپنے گھر کی حفاظت
اسطور پر کی کہ جسکی نظیر تاریخ عالم مین نہین ہی - دوسرے مصرع مین اشارہ
اصحاب البدر کے قصہ کی طرف ہے اور وہ آنحضرتؐ کے معجزون مین
سے ہے - آنحضرتؐ نے کفار کے لشکر کو ظفریاب ہوتے دیکھکر مٹھی پر
مٹی اُنکی طرف پھینکی اور فرمایا کہ شاہت الوجوہ یعنی سیاہ ہون اُنکے منہ
پس دشمنون مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکی آنکھ مین اس مٹی کے ذرون نے

اثر نہ کیا ہو۔ غرض اسطور پر خدائے پاک نے اپنے پیغمبر کو ظفر بخشی۔ دشمنون کو شکست ہوئی یہ اسلام مین پہلی اور سب سے زیادہ خونریز لڑائی تھی۔ اِس نے اسلام کی قسمت کا فیصلہ کر دیا کہ اسلام تا ابد زندہ رہنے والا ہے۔

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

نَبْذًا مصدر رمي على غير لفظه او هو مصدر فعل محذوف وهو نَبَذَ به اى بالحصى الاحشاء ما انضمت عليه الاضلاع وقيل الامعاء المراد بالمسبح يونس ع م وبالملتقم الحوت الذى ابتلع يونس المعنى رمى النبى بذلك الحصى بعد ان سبح في بطن راحتيه كما سبح يونس فى بطن الحوت الذي التقمه لما التقى فى البحر ترجمہ (آنحضرت نے) جب کنکرون کو (دشمنون کی طرف) پھینکنے (کی غرض سے زمین سے) اپنے دست (مبارک) مین (جگہ دی تو وہ کنکر گویا اپنی خوش قسمتی پر نازان ہو کر بطور شکریہ کے) تسبیح کرنے لگے (قبل اسکے کہ دشمنون کو شکست دینے کا کام اُنسے لیا جائے) جسطرح حضرت یونس اُنکے نگل جانے والی مچھلی کے پیٹ سے بسبب اُنکے اُسمین تسبیح کرنے کے (اس سے باہر زمین پر) پھینکے گئے تھے حضرت یونس علیہ السلام کا مختصر قصہ

یہ ہے کہ آپ شہر نینوا مین مبعوث ہوئے تھے آپ نے اپنی قوم بت پرست کو خدائے پاک کے عبادت کی طرف ہدایت کی مگر وہ اپنے اصلی عقیدہ پر مصر رہے۔ آخرش حضرت اُس قوم کے راہ راست پر آنے سے نا اُمید ہو گئے اور غضبناک ہو کر اُنسے جدا ہوئے۔ خدائے پاک نے اُس قوم پر بسبب اُنکے کفر کے عذاب نازل ہونے کے آثار ظاہر فرمائے جن سے اُن کو یقین ہو گیا کہ عنقریب عذاب واقع ہو گا اور تائب ہو کر نہایت انکساری اور خلوص قلبی کے ساتھ دربار احدی مین اپنے گناہون کی معافی کے لئے سربسجود ہوئے۔ حضرت یونس کی پیغمبری کا اقرار کیا۔ خدائے پاک نے اُنسے درگذر فرمایا حضرت یونسؑ کو بجائے عذاب کے نزول رحمت ایزدی پر تعجب ہوا اور اُس قوم مین واپس جانا پسند نہ کیا جسنے آپکو جھوٹا جانا تھا مگر آپ کا یہ فعل خدائے پاک کے نزدیک پسندیدہ ثابت نہ ہوا حضرت یونسؑ پریشان اور رنجیدہ سمندر کے کنارے پار ہونیکے ارادہ سے کھڑے تھے اتفاقاً وہان ایک کشتی تیار تھی۔ اہل کشتی کو آپ پر رحم آیا اور اس مین سوار کر لیا قضاراً تھوڑی دور چلکر طوفان برپا ہوا اور کشتی کے غرق ہونیکا اندیشہ ہوا۔ اہل کشتی نے اس وقت کہا کہ اسمین کوئی خطاکار شخص موجود ہے۔ یونسؑ نے کہا کہ درحقیقت مین خطاکار ہون کہ خدائے پاک کا بندۂ برگزیدہ ہو کر بغیر اسکی اجازت کے

اسمین سوار ہون پس مین سمندر مین ڈالدئے جانیکے قابل ہون. لوگون نے کہا کہ قرعہ ڈالا جائے چنانچہ تین دفعہ قرعہ ڈالا گیا اور تینون مرتبہ یونسؑ کا نام آیا مجبورًا اہل کشتی نے حضرت یونسؑ کو سپرد آب کیا۔ ایک مچھلی موجود تھی اُن کو نگل گئی یہ واقعہ شب کو ہوا۔ یونسؑ پر تین تاریکیان تھین شکم ماہی۔ اور سمندر کا عمق اور شب تار۔ مچھلی کو حکم ایزدی صادر ہوا کہ یہ میرے برگزیدہ بندی ہین ایک مدّت تک اپنے شکم مین محفوظ میری ودیعت تصور کرنہ کہ غذا۔ حضرت یونسؑ نے شکم ماہی مین اپنے خطا کا اعتراف کیا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تسبیح کی چالیس روز بعد خدائے پاک نے توبہ قبول کی اور مچھلی کو اپنی ودیعت کنارہ پر اُگل دینے کا حکم فرمایا آپ کا حال اسوقت بچۂ نومولود کے مانند تھا عنایت ایزدی نے درخت کدو کے پتونسے یونسؑ کے جسم کو محفوظ کر دیا۔ خدائے پاک نے آپکو وحی بھیجی کہ اے یونسؑ تم اپنی قوم سے جا ملو وہ تمھاری مشتاق ہے۔ غرض آپ پھر اپنے وطن مین داخل ہوگئے

لَا تُنْکِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُؤْیَاہُ اِنَّ لَہٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

المعنی لا تنکر کون رویاہ وحیًا لان لقلبہ یقظۃ دائمۃ

حتیٰ اذا نامت عیناہ ما نام قلبہ فانہ مہبط الوحی وقد شق وطہر وملئ حکمۃ فصار یقظا نا دائما ترجمہ آنحضرت کے خوابین د ابتدأ وحی کے نزول کا انکار نکر اسلئے کہ آنحضرت کا دل مشکاۃ نور ازل ہمیشہ) بیدار رہتا اگرچہ دونون آنکھین بظاہر خفتہ نظر آتین

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

ذالک ای ذالک الوحی ینکر یجحد محتلم من حُلُم وھو الرویا و حلم فی نومہ واحتلم وتحلم رأی الرویا فی النوم وھذا یکون حین البلوغ والمراد بالمحتلم ھنا البالغ للنبوۃ البلوغ بلوغان البلوغ الجسمانی والبلوغ الروحانی فالجسمانی صیرورۃ الانسان بحال لو وقع المباشرۃ یکون النسل والروحانی صیرورۃ الانسان بحال لو نظر اللہ الیہ اوحی الیہ المعنی قد اتاہ الوحی حین بلغ بلوغا روحانیا فلا ینکر فیہ وحی لانہ من مقتضیات البلوغ الروحانی کما ان البالغ بلوغا جسمانیا لو قال احتلمت لا ینکر فکذا البالغ بلوغا روحانیا لو قال اوحی اللہ الیّ ینبغی ان لا ینکر ترجمہ اور یہ (وحی خواب کے پیرایہ مین آپ پر اسوقت نازل ہوئی کہ) جب آپ نے (روحانی) بلوغ حاصل کیا

پس آپ مین (روحانی) بلوغ کی حالت کا (یعنی نزول وحی) کا انکار نہ ہونا چاہئے (اسلیئے کہ بلوغ روحانی وحی کا مقتضیٰ ہے۔ جسطرح بلوغ جسمانی مقتضی نسل کا ہے)

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَلَا نَبِيٌّ عَلَىٰ غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

تبارك تنزه تقدس او كثر خيره مكتسب حاصل بالاكتساب متهم مكذب المعنى تعالىٰ وتنزه الله وكثر خيره ان الوحي لايكتسب بل هو تخصيص من الله من يشاء من عباده كما قال الله تعالىٰ والله اعلم حيث يجعل رسالته واخبار النبی عن انباء الغيب مصدق لانه وحي اظهره الله عليه

ترجمہ تنزیہ خدائے پاک کے لئے (خدائے پاک اپنی مخلوق کے لئے نفع رسان ہے) وحی ایک ایسی صفت ہے کہ جسکا کوشش سے حاصل ہونا ناممکن ہے (خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ تبلیغ رسالت کا اہم کام کہان سپرد کیا جائے) اور نہ پیغمبر حق کی اسرار غیبی کے اظہار مین شک کیا جائے (اسلیئے کہ وہ اسرار پیغمبر حق پر ذریعہ وحی کے نازل ہوتے ہین

كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

کم رات کثیرۃ ابرئت شفت وصب مریضا للسر المس
راحتہ کفا طلقت حلت ارب ذوحاجۃ ربقۃ عقدۃ
اللمم الجنون ترجمہ کئی مرتبہ آنحضرت کے دست (مبارک) نے
بیمار کو صرف چھونے سے شفا بخشی اور مجنون کو قید دیوانگی سے رہا کیا
ذکر ہے کہ احد کی لڑائی مین قتادہ کی آنکھ کسی وجہ سے باہر نکل کر اُسکے
رخسار پر گری وہ دوان دوان جناب رسالت پناہی مین حاضر ہوا اور
عرض کی یا رسول اللہ مجھے میری بیوی سے بہت محبت ہے اب مجھے
ڈر ہے کہ جب وہ مجھکو اس حالت مین دیکھیگی تو میری محبت اُسکے دل سے
زائل ہوجائیگی۔ جناب رسالت پناہی نے اسکی آنکھ اپنے دست مبارک
مبارک مین لیکر اُسکی جگہ معین پر رکھکر خدائے پاک کے دربار مین اسطرح
دعا کی اے خداوندا اِس آنکھ کو خوبصورتی کی خلعت بخش۔ پس وہ
بہترین آنکھ ہوگئی۔ محمد بن حاطب کا ہاتھ جل گیا تھا۔ جناب رسالت پناہ
نے دست مبارک پھیرا اور اسکو فوری شفا ہوگئی شرجبیل الجعفی کی ہتیلی
مین گلٹی تھی جس سے وہ تلوار اور گھوڑے کی باگ نہ پکڑ سکتا۔ شرجبیل نے
دربار رسالت پناہی مین اپنے اس مرض سے شفا چاہی آنحضرت نے
اپنے دست مبارک سے اُس گلٹی کو تمام وکمال زائل فرمادیا **ایک**
عورت نے اپنے لڑکے کو حضرت رسالت پناہی مین حاضر کیا اسکو جنون

کاعارضہ تھا۔ آنحضرتؐ نے دست مبارک اُسکے سینہ پر پھیرا اُسکو قے ہوئی اور اوسمین سیاہ ٹکڑے نکل آئے جس سے اُسکو کامل صحت ہوگئی

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ
حَتَّى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

احيت اخصبت السنة العام الشهباء قليلة المطو لا نصرة من النبات فيها ولا تغيمت السماء فيها من الاشهب وهو الفرس الذي يغلب بياضه على سواده سميت السنة شهباء لغلبة بياض الارض الذي يكون لفقد النبات على سوادها الذي يكون بالنبات دعوته استسقائه حكت شابهت غرة احسن كل شئ وبياض في جبهة الفرس وذلك البياض محمود الاعصر جمع عصر دهر الدهم جمع ادهم وهو الفرس الذى غلب سواده على بياضه سمى الزمان ادهم لغلبة سواد الارض بالنبات على بياضها لعدم النبات المعنى اخصب الله السنة الخالية من الزرع ببركة دعائه حتى صارت احسن الازمان ترجمہ

اور آنحضرتؐ کی دعا نے قحط زدہ سال کو زندہ کردیا پس وہ اسقدر (سرسبز ہوا کہ) وہ اُن سالہائے سرسبز کی پیشانی ہین (جنمین نباتات

کی کثرت کی وجہ سے سبزی مائل بسیاہی تھی، سفید نشان کے مانند ممتاز نظر آنے لگا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ خشک سالی عرب مین واقع ہوئی۔ ایک جمعہ کو آنحضرت مسجد مین خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب خشک سالی سے تنگ آگئے اُنکے اونٹ وغیرہ مویشی ہلاک ہوگئے۔ قافلون کی آمد و رفت بند ہے دعا کیجئے کہ خدائے پاک رحمت نازل کرے آپنے عرب کی خستہ حالی سنکر فوراً دعا کے لئے ہاتھ اوٹھائے اور تین مرتبہ کہا کہ اے پروردگار عالم بارش نازل فرما آنحضرتؐ نے دعا فرمائی اسوقت آسمان بالکل صاف تھا آنحضرتؐ کی دعا ختم ہونے بھی نہ پائی تھی کہ ابر محیط آسمان نظر آیا اور خوب ہی برسا۔ ایک ہفتہ مسلسل بارش ہوئی کہ دوسرا جمعہ آگیا۔ آنحضرتؐ خطبہ پڑھتے تھے کہ اُسی شخص نے حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ مکانون اور دیگر اموال کو سخت نقصان پہنچا اب تو بارش کے روکنے کی دعا فرمائیے آنحضرتؐ نے ہاتھ اوٹھا کر دعا فرمائی کہ اے پروردگار عالم تو بارش بطور رحمت کے نازل فرما نہ کہ بطور عذاب کے۔ دفعتہً بارش تھم گئی اور آفتاب نکل آیا۔

ذکر ہے کہ ایکمرتبہ مکہ مین دو سال بارش نہ ہوئی۔ قحط سے اہل مکہ پریشان ہوکر حضرتؐ عبدالمطلب کے پاس آئے اور استسقاء کی درخواست

کی۔ عبدالمطلب نے اپنے فرزند ابا طالب سے حضرت رسالت پناہی کو حاضر کرنے کے لئے فرمایا۔ آنحضرتؐ اُسوقت شیرخوار بچے تھے۔ ابو طالب نے آنحضرتؐ کو عبدالمطلب کے ہاتھونپر رکھا۔ عبدالمطلب نے آنحضرت کو آسمان کی طرف اوٹھا کر دعا کی اے خدائے پاک اس بچہ کے حق کے سبب ہم پر بارش نازل کر آنحضرتؐ ہنوز اپنے جداعلی کے مبارک ہاتھونپر تھے کہ بارش ہوئی اور ایسی شدید ہوئی کہ اونکو مسجد معرض خطرمین نظر آئی ابو طالب نے یہ مشہور شعر پڑھا۔ وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ

ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْخِلْتَ الْبِطَاحَ بِہَا
سَیْبًا مِنَ الْیَمِّ اَوْ سَیْلًا مِنَ الْعَرِمِ

احیت بعارض ای بسحاب جاد فاض او بمعنی حتی خلت ظننت البطاح جمع ابطح الاودیۃ المتسعۃ التی فیہا دقاق الحصی السیب الفیض بعد الامتلاء الیم البحر السیل جریۃ الماء العرم الذی یمسک ویسد الماء من بناء وغیرہ وھو السکر المعنی اخصبت السنۃ بالسحاب الذی ھمی ببرکتہ حتی ظننت ان بالاودیۃ المتسعۃ التی سالت بالمطر سیلا من البحر او سیلان الماء من السد المنبثق ترجمہ قحط

سالی خوشحالی سے مبدل ہوگئی ، بذریعہ ابر کے (جوکہ اسقدر شدت سے برسا) کہ وادیومنین سمندر کی طغیانی یا شہر سبا کے مشہور سدآب کے شکستہ ہونے پر سیلاب کا خیال آگیا عرم سے مراد وہ سدِّآب ہے کہ جسکو یمن مین شہر سبا کی ملکہ بلقیس نے بصرف کثیر تعمیر کرایا تھا۔ اُس سد کے دونون جانب شاداب باغات سے آباد تھے۔ مگر اہل سبا نے خدائے پاک کی نعمتون کی بجائے قدر کرنیکے اُنکا کفر کیا سد ٹوٹ گیا اور ان کے سرسبز باغات تہ آب ہوگئے۔ اطراف و اکناف کی وادیون مین بھی پانی کثرت سے جمع ہوگیا جس سے عام آفت نازل ہوئی۔

جَائَتْ لِدَعْوَتِہِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ إِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

جائت اتت لدعوتہ لطلبہ الاشجار جمع شجرة ساجدة خاضعة واضعة رؤس الاغصان علی الارض کالساجد الساق ما بین الکعب والرکبة من الحیوان ومن الشجرة الجذع الذی من تحت فروعها بلا قدم لا قدم لها ترجمہ آنحضرتؐ کے ارشاد سے درخت اپنی شاخون کو سرنگون کئے ہوئے چلکر تنون کے بل بغیر پاؤن کے دربار نبوت پناہی مین حاضر ہوئے

اِس سے آنحضرتؐ کے ایک کرشمہ کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے
کہ ایک مرتبہ ایک اعرابی نے آنحضرت سے ثبوت پیغمبری چاہا۔
آنحضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ جا اُس درخت سے کہہ کہ تجھکو رسول اللہ
بلاتے ہین۔ درخت کو اعرابی کے پیغام نبوی پہنچانے پر داہنے اور
بائین جانب سے اور آگے اور پیچھے سے اسقدر جنبش ہوئی کہ اُسکی
جڑین باہر نکل آئین۔ درخت اپنی جڑون کو زمین پر گھسیٹتا ہوا حکم نبوی
کی تعمیل کے لئے تنہ کے بل چلا اور آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔
اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ اعرابی نے آنحضرتؐ سے
اُسکے واپس جانے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ وہ اپنی جائے نمو کیطرف
واپس ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ نے قریش کے مظالم کی
دربار ایزدی مین شکایت کی اور اپنی جان معرض خطر مین ہونے کا
اندیشہ ظاہر کیا۔ اگرچہ خدائے پاک نے آنحضرتؐ سے اپنے نور کے باوجود
دشمنون کی مخالفت کے تمام و کمال روشن ہونے کا وعدہ فرمایا تھا
تاہم اطمینان دل پریشان کے لئے آنحضرتؐ نے اُس میعاد یزدانی
کے پورا ہونے کی نسبت علامت چاہی۔ خدائے پاک نے وحی نازل کی
کہ اے محمدؐ فلان وادی کا قصد کرو وہان ایک درخت ہے جسکی شاخ
کو اپنے پاس حاضر ہونے کا حکم دو۔ آپ نے اُس غیبی حکم کے مطابق عمل کیا

شاخ درخت سے جدا ہوکر عجیب و غریب خط صفحۂ زمین پر تحریر کرتی ہوئی آنحضرتؐ کے سامنے کھڑی ہوگئی اُسی خط کی طرف دوسرے شعر مین اشارہ ہے اسکو اپنی جگہ واپس ہونیکا حکم ہوا جسکی تعمیل بھی اُسنے اسی خضوع سے کی آنحضرتؐ کا اندیشۂ خطر دور ہوگیا

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا كَمَا كَتَبَتْ
فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

اللقم وسط الطريق المعنى كانما الاشجار سطرت بساقها في حال مشيها سطرًا لما كتبته اغصانها من الخط الغريب الذى لم ير مثله **ترجمہ** درختوں نے اپنے تنوں سے اگویا سطر کا کام لیا اُس عجیب و غریب تحریر کے لئے جسکو اُنکی ڈالیوں نے رستہ مین لکھی تھی۔

مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنَّى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْهَجِيرِ حَمِي

الغمامة السحابة انى فى اى موضع تقيه تكلاءه النبي الوطيس التنور حمى الوطيس اشتد حره الهجير والهاجرة وسط النهار المعنى قد سخر الله تعالى لنبيه الاسافل مثل الاشجار التى جائت ساجدة والاعالى مثل الغمامة التى اضحت له وقاية

عن

عن شدۃ الحر وسط النھار ترجمہ (آنحضرتؐ کا حکم بجا لانے مین درختون کو عذر نہ تھا اسیطرح اُنسے بالاتر چیزین بھی آنحضرتؐ کے زیر فرمان تھین) مانند ابر کے جو کہ جہان جہان آپ تشریف فرما ہوتے (سایہ فگن رہتا اور) آنحضرتؐ کو وقت نیم روز گرم تنور کی حرارت کے مانند سخت گرمی سے بچاتا اس سے ایک مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرتؐ کے چچا ابو طالب نے مع بزرگانِ قریش شام کا سفر کیا۔ آنحضرتؐ بھی آپکے ہمراہ تھے۔ اثنار سفر مین قافلہ کا گذر قوم عیسائی کے مذہبی پیشوا مسمیٰ بحیرا کی خانقاہ کے قریب سے ہوا۔ حسب معمول وہان منزل کی گئی۔ قریش کے قافلے اِس سے پہلے وہانسے گذرتے مگر بحیرا اپنے خانقاہ سے نہ نکلتے۔ اِس مرتبہ وہ خانقاہ سے باہر آئے اور جسجگہ جناب رسالتمآبؐ تشریف فرما تھے وہان آکر آنحضرت کو بغور دیکھا اور کہا کہ یہ تمامی عالم کے سردار ہین۔

بزرگانِ قریش نے بحیرا سے کہا کہ یہ بات آپکو کیونکر معلوم ہوئی بحیرا نے کہا کہ آپ سب جب اِس منزل پر آرہے تھے اُسوقت مجھے قافلہ کے سر پر ایک ابر سایہ کرتا ہوا نظر آیا وہ اِس بچہ کے بخت رسا کی علامتونسے ہے۔ بحیرا نے ان عزیز القدر مہمان کی خاطر سارے قافلہ کی مہمانی کے لئے کھانا تیار کروایا کھانا فرودگاہ پر لایا گیا بحیرا نے اُس

وقت آنحضرتؐ کو وہان نہ پایا اسلئے کہ آنحضرت اور چرواہون کے ساتھ فرودگاہ سے دور اونٹون کو چرانے مین مصروف تھے آنحضرت بلائے گئے۔ جب آپ تشریف لا رہے تھے اوسوقت بھی ابر آپکے سر پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ چونکہ آپ آخر مین تشریف لائے اسلئے آپ کو دھوپ مین بیٹھنا پڑا کہ درخت کے سایہ مین اور اہل قافلہ بیٹھ چکے تھے درخت کی ڈالیون نے مڑکر آنحضرتؐ پر سایہ فگن ہونیکا شرف حاصل کیا۔ بحیرا نے اہل قافلہ سے کہا کہ یہ بھی اس جلیل القدر بچہ کے بخت رسا کی علامت ہے۔ بحیرا کو یقیناً علم تھا کہ نبیٔ موعود کا وقت قریب ہو چکا ہی اور اِن علامتونسے اُن کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ یہ محمدؐ نبی موعود ہین

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

نسبۃ مشابھۃ مبرورۃ مصدقۃ القسم الیمین المعنی حلفت بالقمر الذی انشق آیۃ للنبی فی مکۃ فان للقمر فی الانشقاق مشابھۃ من قلب النبی لان قلبہ قد شق فطھر فھذہ المشابھۃ مصدقۃ فیھا القسم ترجمہ مین اس ماہتاب کی قسم کھا کر کہتا ہون (جو کہ آنحضرتؐ کے ارشاد سے) دوپارہ ہوگیا

تھا کہ اُسکو درحقیقت (اُسکے دو پارہ ہونے مین) آنحضرتؐ کے (ہمہ نور) دل سے مناسبت ہو اور اسی مناسبت سے میرے قسم کی تصدیق ہوتی ہو کہا جاتا ہو کہ اہل مکہ نے آنحضرتؐ سے معجزہ چاہا۔ آنحضرتؐ نے چاند کی طرف اشارہ کیا اُسکے دو ٹکڑے ہوگئے ایک پہاڑ حرا کی چوٹی پر اور دوسرا اُسکے دامن مین نظر آیا۔ جناب رسالتمآب نے اہل مکہ سے اسوقت نبوت کا اقرار چاہا۔ قریش کے کفار نے کہا کہ محمدؐ نے ہماری آنکھون کو مسخر کر لیا۔ پس مناسب ہوگا کہ دور کے مسافرونسے اسکی تصدیق چاہی جائے مسافرون اور اطراف و جوانب کے باشندون نے بھی اس امر کی تصدیق کی اسپر بھی وہ کہتے تھے کہ یہ مضبوط جادو ہے حضرت رسالت پناہی فرماتے ہین کہ مین اپنی دایہ حلیمہ کے وطن مین تھا ایک مرتبہ مین اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریان چراتا تھا کہ دو شخص سفید پوش میرے پاس آئے اُن کے پاس سونے کا طشت تھا جسمین برف تھی اُن دونون نے مجھے لٹایا میرے شکم کو چاک کیا اور اس مین سے کچھ سیاہ چیز نکالکر پھینکدی۔ پھر میرے دل اور شکم کو اُس برف سے خوب دھوکر صاف کیا۔ پھر ایک نے اپنے ہاتھ مین ایک مہر لی جسکی چمک آنکھ کو خیرہ کردیتی تھی۔ اُس نور کی مہر سے میرے دل پر مہر کی جس سے میرا دل ایمان اور حکمت سے بھر گیا۔ اور اسکو اُسکی جگہ پر رکھدیا دوسرے

نے اپنا ہاتھ شگاف شکم پر پھیرا وہ فوراً مندمل ہوگیا

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

حوى جمع والخير الفضائل والكرم الفواضل المراد بهما مهجة النبي المملوة خيرًا وكرمًا والطرف العين المعنى ومن معاجزه ان مهجة النبي المملوة كرما وخيرا قد لبثت في الغار وجاء الكفار حوالى الغار ينظرون فاعماهم الله عنه ترجمہ (آنحضرتؐ کے معاجزمین سے غار کا واقعہ ہے) زہے نصیب اُس غار کے جسمین آنحضرتؐ پناہ گزین ہوئے (گویا) وہان خیراور کرم نے قدم رنجہ فرمایا (بسبب حفاظت خدائے پاک کے) اُن کفارون مین سے کسی ایک کی آنکھ آنحضرتؐ کو نہ دیکھ سکی (جو کہ آنحضرتؐ کا تعاقب کئے ہوئے آئے تھے) یہ قصّہ اسطور پر مذکور ہے کہ اسلام کو دن بدن ترقی ہونے پر کفارِ قریش کو اندیشہ ہوا۔ قریش کے رُؤسا سب دارالندوہ مین جمع ہوئے اور بہت کچھ گفت وشنید کے بعد آنحضرتؐ کے قتل کی تجویز اسطرح قرار پائی کہ ہر ایک قبیلہ سے ایک ایک شخص نکلے اور اسکو لکڑی دیجائے پھر وہ سب ایک ہی مار مین آنحضرتؐ کا کام تمام کردین تا کہ آنحضرتؐ کا خون قبائل مین متفرق ہوجائے اور خاندان عبد مناف

سارے عرب کے قبائل سے لڑ نہ سکیگا اور آخر کار خون بہا لینے پر آمادہ ہو جائیگا - خدائے پاک نے اپنے رسول مقبول کو اُسی وقت ذریعہ وحی کے اس تجویز سے آگاہ فرمایا اور ہجرت یعنے ترک وطن کا حکم صادر فرمایا چونکہ ابتداء سے آپکو آپکی راست بازی کی وجہ سے اہل مکہ مسلم اور غیر مسلم سب امین جانتے تھے اسلیئے وہ اکثر اپنی قیمتی چیزین بطور امانت کے آنحضرتؐ کے سپرد کرتے آپ نے مکہ فوراً چھوڑنے کے لئے قضائے الٰہی نازل ہونے پر حضرت علیؑ کو بلوایا اور فرمان الٰہی سے مطلع کر کے فرمایا کہ میرے پاس اہل مکہ کی جسقدر ودیعتین ہین آپ میرے چلے جانے کے بعد اُن کے سپرد کیجئے - اور آج شب آپ میرے بستر پر میری سبز چادر اوڑھ کر لیٹئے - خدائے پاک آپ کا نگہبان ہے - حضرت علیؑ نے سر اطاعت خم کیا حضرت آفتاب رسالت شب کو نبوت کدہ سے باہر تشریف لائے - مشرکین اپنی تجویز کے مطابق مکان کو گھیرے ہوئے تھے - آنحضرتؐ نے ہاتھ مبارک مین مٹھی بھر مٹی لیکر اُن کی طرف پھینکی - اور سورۂ یسین پڑھتے ہوئے نکل گئے - کسی نے آپکو نہ دیکھا ایک نے اُنسے کہا کہ تم سب کسکا انتظار کرتے ہو - اوںھون نے کہا کہ ہم محمدؐ کے منتظر ہین - اُس شخص نے کہا کہ خدا نے تم کو مایوس رکھا محمدؐ تمھارے درمیان سے نکل گئے اور تمھارے ہر ایک کے سر پر خاک ڈال گئے - ہر ایک نے

حیرت زدہ ہوکر اپنے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور تخفۂ خاک پایا آنحضرۃ کے مکان مین داخل ہوئے حضرت علیؑ لیٹے ہوئے تھے۔ مشرکین نے آپ کو اپنی لاٹھیون سے اسقدر مارا کہ آپ کے جسم مبارک پر ورم آگیا۔ آپ وہانسے بیت اللہ کے حرم مین لائے گئے بعض کافرون نے آپکے قتل کا ارادہ کیا بعض نے قید کئے جانے کی رائے دی غرض آپ وہان قید کئے جاکر رہا کردئے گئے۔ پس اسطرح خدائے پاک نے اپنے پیغمبر کو مشرکونسے بچایا۔ آنحضرتؐ نے جبل ثور کی غار مین پناہ لی حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے ہمراہ رکاب تھے۔ تین روز اُس غار مین قیام رہا۔ مشرکین نے آنحضرتؐ کا تعاقب کیا اور اُسی غار کے دروازے پر پہنچے۔ بہت تلاش کی مگر کسی کو نہ پایا اس مرتبہ بھی خدائے پاک نے مشرکون کو اندھا کردیا جسکی طرف اشارہ نیچے کے شعر مین پایا جاتا ہے۔ مشرکین ناکام واپس آئے۔ جب شورش فرو ہوگئی اُسوقت آپ کا رہنما دو اونٹ لیکر حاضر ہوا۔ آنحضرتؐ نے تعاقب کا خوف نہ پاکر مدینہ کا رُخ کیا یہ ہجرت آنحضرتؐ کے مشرف بارسالت ہونیکے چودہ برس بعد واقع ہوئی۔

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا
وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اٰرِمٖ

الصدق الذی تجسم صدقًا وھو النبی علیہ السلام والصدیق

٥/١بوبکر

ابوبکر لم یرما لم یبرحا من دام یریم ار ما احد المعنی لبث فی الغار النبی الذی هو الصدق والصدیق صاحبه والحال ان الکفار یقولون ما فی الغار احدٌ هما یستمعان کلامہم ترجمہ پس راستی اور راست گو غار مین قیام پذیر تھے۔ حالانکہ وہ سب (کفار باہر کھڑے ہوئے) کہتے تھے کہ غار مین تو کوئی نہین ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسِجْ وَ لَمْ تَحُمِ

البریۃ الخلیفۃ من برء ای خلق حام یحوم دار وطاف حول شئ المعنی ان الکفار لما اتوا الی باب الغار وراوا حمامتان تطوفان حول باب الغار والعنکبوت قد نسجت شبکۃ علی فم الغار الذی فیہ خیر الخلائق وھو النبی فحسبوا انہ لو کان فیہ احد من البشر لما حامت الحمام وما نسجت العنکبوت ترجمہ (بر در غار) کبوترا ور مکڑیون کو دیکھکر مشرکین کو گمان ہوا کہ اگر بہترین عالم اس غار مین ہوتے تو یہ کبوتر یہان نہ منڈلاتے اور نہ مکڑیان جالے تنتی۔ تاوقتیکہ آنحضرتؐ غار مین سکونت پذیر رہے۔ خدائے پاک کی قدرت سے بر سر غار کبوتر منڈلاتے رہے اور مکڑیون نے جالے تنے تا کہ مشرکون کو غار مین

کسی کی موجودگی کا خیال نہ آوے۔

وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ

وقایۃ حفظ وصیانۃ اغنی کفی مضاعفۃ من الدروع لبس الدرع فوق درع۔ وقیل المضاعفۃ من الدروع الدروع التی یثنی نسجہا عال رفیع الاطم جمعہ آطام و اطوم الحصن المعنی متی صان اللہ عبدا فلا حاجۃ لہ الی لبس درع فوق درع او درع مثنی نسجہ و لا الی الملجاء بالعالی من الحصون ترجمہ خدائے پاک کی حفاظت اجب شامل حال ہوتی ہو تو دہری بنی ہوئی زرہ کی یا دو زرہ اوپر تلے پہننے کی اور بلند قلعوں میں پناہ لینے کی ضرورت نہیں ہوتی

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهٖ
إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ

وفی بعض النسخ ما ضامنی الدّھر یومًا واستجرت بہ سامہ ضیمًا کلّفہ ظلما وضامہ حقہ انتقصہ استجرت بہ طلبت منہ ان یجیرنی نلت وجدت جوارا ای حفظا منہ من رسول اللہ لم یضم لم یحتقر المعنی ما ظلمنی الزمان حین لجائت

بالنبی علیہ السلام بل وجدت من جنابہ ملجاءً لایستحقر

ترجمہ زمانہ مجھے نقصان نہ پہنچا سکا ۔ اُسوقت کہ مین آنحضرت سے امان کا طالب ہوا بلکہ مجھے آنحضرتؐ سے ایسی پناہ عطا ہوئی جسکی ہتک نہ کیجا سکے گی

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمٖ

الالتماس الطلب بخضوع غنی الدارین الذی یکفیہ فی الدنیا والآخرۃ استلم الحجر لمسہ اما بالید او بالقبلۃ تقبیل الید رسم عند اخذ شئ من الاکابر فالمراد بہ ھنا الاخذ والتناول ویکون من تسلّم ای تناول الندی العطاء خیر مستلم خیر کف تقبل المعنی ماطلبت المأرب الدینیۃ والدنیویۃ بتوسلہ من اللہ الا وجدتہا من یدہ التی ھی خیر ما یقبل تعظیما ترجمہ اور مین دنیا اور دین کی دولت آنحضرتؐ کے دست مبارک سے طلب کرنے بھی نہ پایا تھا کہ مجھے عطا حاصل ہوئی اُس ہاتھ سے جو کہ بہترین اُن ہاتھوں کے ہے جنکو تعظیما بوسہ دیا جاتا ہے

دَعْنِيْ وَوَصْفِيْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمٖ

دع اُترُك من ودع یدع وصفی ذکری آیات معجزات دالۃ علی نبوتہ ظہرت لاحت لیلا فی لیل علم جبل المعنی لا تحل بینی وبین ذکری معجزاتہ التی ظہرت ظہورا تاما مثل اشتعال نار الضیافۃ المشبوبۃ فی اللیل علی الجبل **ترجمہ**

مجھے آنحضرت کے وہ تمام معجزے بیان کرنے دے (جو کہ عالم مین اسطرح روشن ہی جیسے مہمان نوازی کی آگ برسر پہاڑ (اندھیری) رات مین مسافرون کی رہنمائی کے لئے جلائی جاتی ہے) **اسخیا** عرب کی عادت تھی کہ پہاڑون پر وقت شب گرمی اور سردی کے موسمون مین آگ جلاتے جس سے مسافرون کو اندھیری رات مین عرب کے نشیب و فراز کی زمینون مین رستہ نظر آتا۔ اگر کوئی مسافر مہمان ہونا چاہے تو اُس آگ کا رُخ کرتا جہان مہمان نوازی ہوتی اگر کوئی مسافر موسم سرما کی شدت سے بچنا چاہتا تو وہان پناہ لیتا

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

المعنی اللؤلؤ یزداد حسنا فی حال کونہ منظوما فی السلک ولا ینقص قدرہ فی حال کونہ منثورا لان شرفہ ذاتی لا یفارقہ کذلک ہذہ المعجزات لا تحتاج الی بیان فان ذکرت

زین

زيد حسنها وان لم تذكر لا يزال قدرها سواء ذكرت او لم تذكر لانها ظهرت ظهورا تاما ترجمہ اسلیئے کہ موتی جب مناسب طور پر پروئے جائین تو اُن کی رونق زیادہ ہوجاتی ہے لیکن اگر وہ بکھرے ہوئے رہین تب بھی اُن کی قدر مین کمی نہین ہوتی. فاضل شاعر نے سابق شعر مین کہا کہ مجھے آنحضرتؐ کے فضائل ذکر کرنے دے - اِس دوسرے شعر مین شاعر کا مقصد یہ ہے کہ وہ فضائل اور معجزے کسی کے محتاج بیان نہین ہین بلکہ مین صرف بغرض تبرک کے اُنکا ذکر کرنا چاہتا ہون

فَمَا تَطَاوَلَ آمَالُ الْمَدِيحِ إِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

تطاول امتد عنقه طالبا للبلوغ الى شئ آمال جمع امل الرجاء المديح الثناء الحسن الشيم جمع شيمة الخصال المعنے اردت ان اتشرف بوصف معجزاته ولكن لم يمكن الامتداد لاعناق آمال الثناء الحسن الى ما فيه من محاسن الاخلاق ومحامد الخصال ترجمہ مین نے اپنی بساط کے مطابق آنحضرتؐ کی تعریف کی ہے تاہم ثنا خوانی کی آرزوئین آنحضرتؐ کے اخلاق اور خصلتون کی خوبیون تک بلند پروازی نہ کرسکین

قرآن مجید کی وصف

أٰيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

المعنی ومن معجزاته القرآن المشتمل علی الآیات النازلة من عند اللہ تعالیٰ الجدیدة الوجود باعتبار کونها متجلیة في مظاهر الحروف والقدیمة الوجود باعتبار کون معانیها مثبتة فی اللوح المحفوظ کما ان اللہ تعالیٰ یوصف بالقدم ولکن لاحدوث له ترجمہ (آنحضرتؐ کے معجزون مین سے قرآن مجید کی، صداقت شعار او صداقت آموز آیتین ہین۔ وہ آیتین الفاظ کے پیرایہ مین آنحضرتؐ پر خدائے پاک سے وقتاً فوقتاً نازل ہونیکے باعث حادث یعنی جدید الوجود ہین (مگر لوح محفوظ مین ثبت ہونیکے اعتبار سے) مانند خدائے پاک کے جسپر قدیم الوجود ہونے کی صفت صادق آتی ہو قدیم الوجود ہین تفسیر مین مذکور ہو کہ قرآن مجید آنحضرتؐ پر نازل ہونے سے پہلے لوح محفوظ مین ثبت تھا۔ لوح محفوظ ساتوین آسمان پر عرش کے داہنے جانب ہو اُسی کو کتاب مکنون بھی کہتے ہین۔ لوح محفوظ اسوجہ سے کہا جاتا ہو کہ شیاطین کی رسائی وہان تک نہین ہو

سکتی اور نہ اُس مین تحریف کیجا سکتی ہے

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ اِرَمِ

المعاد عود الخلق الی الدار الآخرۃ المعنی ما قُرِنَتْ ھذہ الآیات بالزمان لانہا اقدم منہ وھی تخبرنا عن المغیبات الآتیۃ مثل حقائق عود العالم الی الدار الآخرۃ واخبار الامم الماضیۃ مثل عاد وارم ترجمہ اُن آیات کا تعلق کسی زمانہ سے نہین ہی تاہم وہ آخرت یعنے آیندہ کی اور گذشتہ اقوام مثل عاد اور ارم کے قصون کی خبر دیتی ہین عاد قبیلہ کی ہدایت کے لئے پیغمبر ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے یہ قبیلہ اپنے بانی عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے نام سے موسوم ہین۔ اس قبیلہ کے صدر اول کے لوگ عاد الاولیٰ یعنے سابق عاد اور صدر ثانی کے عاد الاخری یعنے عاد لاحق کہے جاتے ہین۔ عاد الاخری کو ارم بھی کہتے ہین۔ اِسلئے کہ ارم اُنکے ایک بزرگ تھے ارم اُس سرزمین یا شہر کا نام ہے جہان یہ قوم آباد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ عاد بن عوص کے دو بیٹے شدّاد اور شدید تھے جنھون نے اپنے باپ عاد کے بعد مشترکہ حکومت کچھ مدت تک کی۔ شدید کے انتقال سے شداد بلاشرکت غیری حکمران رہا۔ اطراف و جوانب کے حکمرانون نے شداد

کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا تھا۔ شداد نے جنت کی تعریف سنکر عدن کے ریگستان مین عظیم الشان شہر آباد کیا اور ارم اُسکا نام رکھا شہر مین سونے اور چاندی کے مکانات بنوائے گئے جنکے ستون زبرجد اور یاقوت سے مرصع تھے۔ نہرین جاری کی گئین۔ اور انواع واقسام کے درخت لگائے گئے۔ جب شہر کی تعمیر اور آبادی تمام وکمال کو پہنچی اوسوقت شداد نے اُسکو اپنا دارالسلطنت قرار دیا۔ اور وہان سکونت اختیار کی دولت بے پایان اور بے حد سرسبزی وشادابی کے باعث اُسنے الاہیت کا دعویٰ کیا اور رعایا کو اُسکی پرستش کے لیے مجبور کیا خدائے پاک نے عذاب آسمان سے نازل کیا جس سے اُن سب کی بربادی ہوئی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

المعنى استمرت تلك الآيات لدينا لذلك رجحت شرفا على كتب الانبياء ومعاجزهم قبله لانها نسخت ولم تستمر وهذه الآيات باقية هدى الخلق الى يوم القيامة ترجمہ وہ آیتین ہمارے پاس ہمیشہ کے لئے باقی رہینگی اسلیئے وہ آیتین سابق پیغمبرون کے ہر معجزے سے بڑھکر ہین۔ اسلیئے کہ وہ معجزے ظاہر ہوئے مگر باقی نہ رہے اس سے غرض یہ ہے کہ ہر نبی کی شریعت بعد مین تشریف لانے والے سے

منسوخ ہوگئی مگر آنحضرتؐ کا قرآن مجید بسبب آپکے خاتم الانبیاء ہونے کے
تاقیامت باقی اور نافذ رہیگا

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِيْ شِقَاقٍ وَمَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمٍ

محکمات مشتملہ علی حِکَمٍ او التی جُعِلَتْ حَکَماً شبہ جمع شبہۃ شکوك شقاق مخالفۃ یبغین یطلبن ۔ حَکَمٌ شخص ثالث یحکم بین ذوی المخالفۃ المعنی جعل اللہ ھذہ الآیات حَکَماً یزال بہا شبہ المخالفین ولا تحتاج الی حکم اٰخر ترجمہ (وہ آیات اُمور مختلفہ فیہا مین) حَکَمْ یعنے ثالث کا کام دیتی ہین اور اُنسے ایسے قطعی او رمنصفانہ احکام صادر ہوتے ہین کہ جن مین کسی مخالف کے لئے شک نہین رہتا اور اُنکو اپنے سوا کسی اور حَکَمْ یا فیصلہ کرنے والے کی ضرورت نہین ہے ۔

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَی الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

ماحوربت ماقوتلت او ما عورضت عاد رجع حرب قتال اعدی الاعادی اشدھم عداوۃ الاعادی جمع الجمع وھو اعداء جمع عدو ملقی السلم طالباً للصلح اما بدخولہ فی

الاسلام واما بترکہ المعارضۃ المعنی ما عارضہا احد شدید العداوۃ من الفصحاء والحکماء الأ اب معترفا لفضلہا و کونہا فی اعلیٰ طبقات البلاغۃ والجزالۃ وصار اما تارکا للمعارضۃ ایاھا واما داخلا فی حمی الاسلام ترجمہ اُن آیات کی عمدگی کی نسبت کبھی اعتراض نہین کیا گیا۔ سخت ترین دشمن نے اُن آیات کی بے نظیر بلاغت کے سامنے اپنا اعتراض چھوڑ کر سپر انداز ہوکر اور مصالحت کرلی یعنی یا تو وہ مشرف باسلام ہوا یا اپنے عجز کا اعتراف کرکے قرآن مجید کی مخالفت ہمیشہ کے لئے ترک کردی، طبرسی ہشام بن الحکم سے اپنی کتاب الاحتجاج مین روایت کرتے ہین کہ عرب کے شہرۂ آفاق حکمار اور فلاسفہ ابن ابی العوجار و ابوشاکر الدیصانی و عبد الملک المصری و ابن المقفع اتفاقاً خانۂ کعبہ مین حج کے موقع پر جمع ہوئے اور حاجیون کی اُن کے آدائے مراسم پر مسخری اور قرآن مجید پر نکتہ چینی کرنے لگے۔ ابن ابی العوجار نے کہا اتفاق سے ہم چارون یہان یکجا جمع ہین ہر ایک قرآن کی ایک چوتھائی کا جواب لکھنے کے کام کا بیڑہ اوٹھائے ایک سال کی مدت مین اس کام کو ختم کرکے اسی مقام پر ہم سب جمع ہون۔ اگر ہمکو تمامی قرآن کا جواب لکھنے مین کامیابی ہوگی تو محمدؐ کی پیغمبری باطل کرنا آسان ہی۔ اور محمدؐ کی پیغمبری کے باطل ہونے سے دین اسلام کا زوال

اور اُس مذہب کا ثبوت ہی جسکے ہم معتقد ہین۔ پس اِس رائے پر چارونکا اتفاق ہوا۔ اور وہ اپنے اپنے مقام کی طرف واپس ہوئے سال کے اختتام پر چارون حسب قرارداد خانہ کعبہ مین پھر جمع ہوئے۔ مگر ناکامی کے باعث اُنکے چہرے زرد اور ہمتین سرد تھین۔ ابن ابی العوجا نے کہا کہ جب سے مین نے آپ لوگون کو چھوڑا ہے اس آیت کی فکر مین مصروف ہون فلما استیأسوا منہ خلصوا نجیا اس آیت کے ہم پلہ جامع فصاحت و معانی فقرہ لکھنے سے مین عاجز ہون سال بھر اسی فکر مین مین محو رہا مگر اُس طرز پر فقرہ نہ لکھ سکا۔ عبدالملک نے کہا مجھے بھی مشکل پیش آئی۔ جب سے مین نے آپکو چھوڑا ہے اس آیت کی فکر مین ڈوبا ہوا ہون ایہا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین یدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب اس قبیل کی تحریر مجھ سے ناممکن ہی۔ ابوشاکر نے کہا کہ میرے لئے سوائے اسکے کہ مین اپنے عجز کا اعتراف کرون کوئی چارہ نہین ہی۔ اس آیت کی فکر مجھے اسکے جواب لکھنے سے مانع ہوئی لو کان فیہما آلھۃ الا اللہ لفسدتا۔ آخر مین ابن المقفع نے جو اِن سب کا اُستاد فاضل تھا کہا کہ سچ تو یہ ہی کہ یہ قرآن کلام انسانی کی قسم سے نہین ہے مجھے بھی

ناکامی حاصل ہوئی وقیل یا ارض ابلعی مائك ویا سماء اقلعی و غیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین مین نہ اس آیت کی معانی ومقاصد کو تمام وکمال معلوم کرسکا اور نہ اس طرز کی تحریر کرنے کے لیئے مین قدرت رکھتا ہون راوی ہشام کہتے ہین کہ یہ چارون گفتگو کر رہے تھے کہ ناگاہ امام جعفر بن محمد الصادق کا وہانسے گذر ہوا۔ اُن کو دیکھکر حضرت نے فرمایا قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ اس آیت کو سنکر وہ ایک دوسرے کی صورت تکنے لگے اور کہا کہ جعفر بن محمد کی امامت اسلام کی سچائی کے لئے کافی ثبوت ہی۔ خدا کی قسم جب حضرت امام جعفر ہمکو نظر آئے ہم سب کے سب سہم گئے اور خوف سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ الغرض وہ سب اپنے اپنے عجز وقصور کا اعتراف کرکے

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحُرَمِ

واپس ہوگئے

ردت ابطلت ودفعت - البلاغۃ البلوغ بالعبارۃ کنہ الضمیر معارض مقابل الغیور الشدید الغیرۃ الجانی المذنب الحرم جمع حرمۃ النساء المعنی لایحتاج آیات القرآن الی ذاب عن

حماها لان بلاغتها قادرة على دفع دعوى المخالف المعارض كما يدفع المرأ الشديد الغيرة عن حرمه يد الذى مدها جناية اليها ترجمہ اُن آیات کی بلاغت نے معترضون کے اعتراض کو اسطرح دور کردیا۔ جیسے ایک مرد صاحب غیرت کسی بدکردار کے دست تعدی کو اپنی حرم کی حُرمت و عفت کو تباہ کرنے کی غرض سے روک دیتا ہے -

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

المعانی مدلولات الالفاظ المد ازدیاد الماء ویقابله الجزر وهو انتقاص الماء الجوهر اللؤلؤ القيم جمع قيمة المعنى لكل آية منها معانى كثيرة كامواج البحر عند ازدياد مائه وهى تماثل فى كونها مكنونة فى اغطية الالفاظ جواهر ذلك البحر المصونة فى عمقه فى بطون الاصداف ولكن تفوقها فى المحاسن البديعة والقدر الخطير۔ ترجمہ اُن آیتون مین (چند در چند) معانی پوشیدہ ہین جنکی تشبیہ چڑھاؤ کی وقت سمندر کی موجونسے دی جاسکے مگر وہ قدر و خوبی مین سمندر کے موتیون سے کہین زیادہ بڑھکر ہین

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهُ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

لاتعد ولاتحصی لا یُضبط عددها عجائب جمع عجیبة التی لانظیر لها والمراد بها معانیها ومحاسنها لاتسام لاتترك الاکثار التلاوة مرارا کثیرة السام الملال المعنی ان لهذه الایات عجائب المعانی والمحاسن التی لا یضبط عددها ولا تنقضی ولو تتلی مرارا کثیرة لایترکها قاریها ولایمجها سامعها ملالة ترجمہ اُن آیتون مین تعجب خیز خوبیان اسقدر کثرت سے موجود ہین کہ جنکا شمار ممکن ہی نہین اور (بسبب نہایت بلیغ وفصیح ہونے کے) بار بار پڑھنے سے قاری اُن کو بار خاطر پاکر ترک نہین کرتے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

قرت سکنت واطمئنت من القرار ومن القرة بردت بدمعة الفرح الباردة المعنی بردت واطمئنت عین الذی تلاها فقلت له لقد فزت بحبل موصل من الله تعالی لانقاذ الخلق فتمسك به ترجمہ ان آیتون کے پڑھنے سے آنکھ کو خنکی اور روشنی حاصل ہوتی ہے۔ مین نے اُنکے پڑھنے والے سے کہدیا کہ (خوبی قسمت سے) خدائے پاک کی طرف پہنچانے والا سلسلہ تیرے ہاتھ آگیا ہے

پس تو اُسیر قابض رہ اور اسکو ہاتھ سے نہ جانے دے

اِنْ تَتْلُھَا خِیْفَۃً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظًی
اَطْفَائْتَ نَارَ لَظًی مِنْ وِرْدِھَا الشَّبِمِ

وِرد مورد شبم بارد المعنی ان تقرءھا خوفا من حرارۃ نار جھنم تجد کانہا مورد الماء البارد **ترجمہ** اگر تو آتش دوزخ کی حرارت کے ڈر سے اُن آیتوں کو پڑھتا رہیگا تو وہ آتش دوزخ بجھانے مین تجھکو آب سرد کا کام دینگی

کَاَنَّھَا الْحَوْضُ تَبْیَضُّ الْوُجُوْہُ بِہٖ
مِنَ الْعُصَاۃِ وَقَدْ جَاؤُہُ کَالْحُمَمِ

الحوض حوض النبی وھو نہر الکوثر فی الجنۃ یتفجر منہ الانہار تشفع ھذہ الآیات لتالیھا العامل بہا فیزول عنہ سواد المعاصی کما ان الکوثر اذا اتاہ العاصون بشفاعۃ النبی و وجوھھم مسودۃ تبیض تلک الوجوہ حین یصب علیھم من مائہ **ترجمہ** (اُن آیات کی تلاوت اور اُنپر عمل کرنے سے چہرونکو روشنی حاصل ہوتی ہی) گویا وہ حوض کوثر ہین کہ جہان جب گناہ گار (بسبب جناب رسالت پناہ کی شفاعت کے) آئینگے اور اگرچہ اُن کی صورتین (بسبب گناہوں کے) سیاہ فام مانند کوئلے کے ہونگی. تاہم وہ سب حوض

کوثر کے پانی کے اثر سے سفید اور روشن ہو جائینگی۔ حوض سے مراد حوض کوثر ہے جسکو حوض النبی بھی کہتے ہین۔ یہ جنت مین ایک نہر ہے جس سے اور نہرین جاری ہین۔ اسکا پانی چاندی سے زیادہ شفاف اور اسکی خوشبو مشک سے زیادہ مہکنے والی ہو۔ وہ برف سے زیادہ سرد اور شہد سے زیادہ شیرین ہی۔ اور پینے کے جام تارون سے زیادہ چمکیلے ہین۔ اگر کوئی شخص اُس سے ایک گھونٹ پانی پی لے تو تا ابد اسکو پیاس محسوس نہ ہوگی

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

معدلة عدل والقسط العدل الصراط الجسر الممدود علی متن جهنم المعنی هذه الآيات مثل الصراط فمن اتبع اوامرها واجتنب نواهيها تفضي به الی الجنة وانها كالميزان فی العدل الذي لا يقام فی هذه الدنيا الا بها ترجمہ (وہ آیتین) مثل پلصراط کے ہین اور بلحاظ عدل کے مانند اُس ترازو کے ہین (جس سے قیامت کے روز ہر شخص کی نیکی اور بدی کا اندازہ ہوگا) اِن ہی آیتون کے باعث عالم مین عدل قائم ہی صراط راستہ کو کہتے ہین۔ پلصراط جہنم کی پشت پر واقع ہے وہ گویا بہشت کی طرف جانے کے لئے گذرگاہ ہو۔ وہ پل ایک خط مستقیم بال سے باریک تر اور تلوار کی باڑہ سے تیز تر ہے۔ تمامی بنی آدم

کو جنت مین جانے کے لئے اسپر سے عبور کرنا ہوگا - اس عبور کرنے مین اُنکی حالتین گوناگون ہونگی. بعض مانند بجلی کے اور دوسرے تیز ہوا کیطرح اور بعض تیز رفتار گھوڑے کے مانند اور بعض اپنی قدرتی معمولی چال چلکر اسپر سے گذر جائینگے. بعض افتان وخیزان ہانپتے ہوئے عبور کرنے کی کوشش کرینگے. میزان سے مراد وہ ترازو ہے جسکے ذریعہ سے روز حشر بنی آدم کی نیکی اور برائی معلوم کیجائیگی.

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

حسود حاسد راح سار بالعشی المراد بہ هنا صار ینکر یجحد تجاهل اظهار الجهل مع العلم العین النفس الحاذق الماهر الفهم الفهیم المعنی لو انکر المنکر فضل هذه الآیات فلا استعجاب له لانہ ماهر فهیم یجحدها بعد علمہ بما اشتملت علیه من انواع الاعجاز والمحاسن **ترجمہ** تو تعجب مت کر اگر کوئی حاسد بظاہر انجان ہوکر اُن آیتون کی خوبیون کا انکار کرے حالانکہ وہ اُن کی معجزنما بلاغت اور خوبی سے بکمال ماہر اور واقف ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

قد للتبعیض المعنی اذا جحد الحاسد فضلها فلا عجب لذلك
لان من المحسوس البدیهی انکار العین ضوء الشمس المشرقة
من داء بتالك العین وانکار الفم طعم الماء العذب من
اجل علة فالحسد علة نفسانیة اذا ابتلی بها المرء فلا
رائ له ترجمہ تجھے تعجب نہ ہونا چاہئے اسلئے کہ بعض وقت آنکھ بسبب
آشوب کے آفتاب (جہانتاب) کی چمک کو دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ اور
منہ بسبب علالت کے (خوش ذائقہ) پانی کا مزا معلوم کرنے سو قاصر
ہے (پس آفتاب اور پانی کا کوئی قصور نہیں ہی)

معراج کا ذکر

یَا خَیْرَ مَنْ یَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهُ
سَعْیًا وَّ فَوْقَ مُتُوْنِ الْاَیْنُقِ الرُّسُمِ

یمم قصد العافون الطالبون السائلون للعطاء ساحته
حریم داره الواسع سعیٌ اسراعٌ متون جمع متن ظهور
الاینق جمع ناقة الرسم جمع رسوم النوق التی تؤثر
فی الارض من شدة الوطیٔ علیها المعنی یا اکرم من قصد
عرصته الطالبون للمعروف مسرعین علی الارجل وراکبین

فوق ظهور النوق الشديدة السير يوما وليلة ترجمہ
اے بہترین آنحضرات جنکے دربار پر اُمید واران کرم پیادہ دوان
دوان اور تیز رفتار سانڈنیون کی پیٹھونپر سوار ہوکر آتے ہین -

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

ويا من هو اكبر الادلة واجل الاعلام لمن يتأمل فى كماله
ومحاسن خصاله ويا من هو اعظم نعم الله على الخلق لمن
اغتنمه ترجمہ (اے) وہ حضرت کہ جو خود ہی صاحب فکر کیلئے
(اسلام کی سچائی پر) دلیل اعظم ہے - اور (اے) وہ ذات (بابرکات)
کہ جو خود ہی فائدہ اوٹھانے والے (اور قدر کرنیوالے کیلئے نعمت عظمی ہے

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

السرى السير ليلا من حرم اى من المسجد الحرام بمكة زادالله
شرفها الى حرم اى المسجد الاقصى بالقدس البدر القمر ليلة
كماله داج ليل مظلم الظلم جمع ظلمة اى الليالى المظلمة ترجمہ
آپ شب کو مکہ مشرفہ کے حرم محترم) سے روانہ ہوکر مسجد اقصی کیطرف
تشریف فرما ہوئے جسطرح چودھوین شب کا چاند سخت تاریکی مین

چمک دمک و احتشام کے ساتھ فلک پر گشت کرتا ہی۔ اس سے واقعۂ
معراج کی طرف اشارہ ہی۔ ہجرت سے ایک سال اور کہا جاتا ہی کہ پانچ
سال پیشتر ۲۷ رجب کی شب کو آنحضرتؐ کو معراج ہوا۔ بیان کیا جاتا ہی
کہ جبرئیل براق آنحضرتؐ کی سواری کے لئے لائے تھے۔ وہ جانور رنگ کا سفید
اور قد مین گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا۔ اسکی رفتار تعجب
خیز تھی اسلئے کہ وہ جہا نتک اسکی نظر جاتی اسکے انتہا پر اپنا قدم رکھتا۔ آنحضرتؐ
اسپر سوار ہوئے اور جبرئیل آنحضرت کے داہنے اور میکائیل بائین جانب تھے
یہان تک کہ آپ بیت المقدس پہنچے اور اپنی سواری براق کو اُس حلقہ
مین باندہ دیا جس مین انبیاء سابقین نے اپنی اپنی سواریان باندھی تھی
پھر آنحضرتؐ نے مسجد اقصیٰ مین دو رکعت نماز پڑھی۔ اور وہان سے روانہ
ہوئے۔ حضرت جبرئیلؑ نے ایک جام شراب کا اور دودہ کا حاضر کیا
آنحضرتؐ نے دودہ اختیار فرما کر نوش فرمایا۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ
آپ نے فطرتی غذا اختیار فرمائی

وَبِتَّ تَرْقیٰ اِلیٰ اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَۃً
مِنْ قَابِ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

بت صرت ترقی تصعد نلت وجدت منزلۃ مرتبۃ ومن
بیانیۃ قاب قوسین ای قدر ما بین القوسین لم تدرك

لم تنل لم ترم لم تطلب المعنی صرت تعرج فی السماء حتی اتیت منزلۃ المسافۃ بینہا وبین اللہ تعالیٰ مقدار قوسین او اقل منہ لم یُدرکہا ولم یرمہا احد من الاصفیاء قبلہ **ترجمہ** آپ ترقی فرماتے رہے یہان تک کہ آپ نے (خدائے پاک کے اور آپکے درمیان دو کمانونکے فاصلہ کی انتہائی نزدیکی کا وہ مرتبہ حاصل کیا جسکو آپ سے پہلے کوئی (نبیؑ یا ولی) حاصل نہ کرسکے تھے اور نہ کسی نے اُسکے حصول کا قصد کیا تھا۔

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاۤءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمٖ

المعنی جعلک الانبیاء والرسل کلھم اماما لہم فی السماء کما یتقدم الرئیس علی خدامہ **ترجمہ** تمامی انبیاء اور مرسلین نے آپکو (فلک پر) اپنا پیشوا گردانا جسطرح کوئی سردار اپنے خادمونپر پیشوائی کرتا ہی۔ اس سے ایک روایت کیطرف اشارہ ہی کہ ایک مرتبہ حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب مسجد مین رونق افروز تھی ایک شخص نے عرض کی کہ اے امیرالمؤمنین قرآن مجید کی ایک آیت نے میرے دل مین شک پیدا کیا ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ کیا ہے۔ اُسنے عرض کی کہ خدائے پاک اپنے پیغمبر ذی شان محمد صلوات اللہ علیہ سے مخاطب ہوکر

فرماتا ہو کہ سـل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من
دون الرحمن الھـة یعبدون یعنے اے محمدؐ آپ اُن پیغمبرون
سے دریافت کیجئے کہ جنکو آپ سے پہلے خلق کی ہدایت کے لئے ہمنے
بھیجا تھا کہ کیا ہمنے رحمن کے سوا اور خداؤن کو مقرر کیا تھا جنکی وہ
پرستش کرتے ہین۔ پس اے امیر المؤمنین کیا آنحضرتؐ کے زمانہ مین
کوئی اور پیغمبر بھی تھے جن سے دریافت کا آپ کو حکم ہوا تھا حضرت
امیر المؤمنین نے فرمایا اے بندۂ خدا تو اطمینان سے بیٹھ اگر خدا نے
چاہا تو مین تیری مشکل کو حل کئے دیتا ہون۔ خدائے پاک قرآن مین فرماتا
ہے کہ کہ سبحان الذي اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا یعنے تنزیہ
اُس خدائے پاک کو جسنے اپنے بندۂ برگزیدہ کو شب کے وقت مسجد حرام سے
مسجد اقصیٰ تک پہنچایا جسکے اطراف واکناف پر ہماری برکتین نازل ہوئین
اسلئے کہ ہم اُس بندۂ برگزیدہ کو کچھ اپنے کرشمے دکھائین اثنار معراج مین
خدائے پاک نے آنحضرتؐ کو اپنی قدرت کے نمونہ دیکھائے منجملہ اُنکے
ایک یہ تھا کہ جبرئیل آنحضرتؐ کو شب معراج آسمان پر بیت معمور کیطرف
جو کہ زمین پر خانۂ کعبہ کے محاذی واقع ہے لے گئے۔ جب بیت معمور
سے نزدیک ہوئے ایک چشمہ آب نظر آیا۔ جبرئیل نے اُس سے وضو کیا

اور آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ بھی وضو کیجئے جبرئیلؑ نے کھڑے ہوکر
اذان کہی آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ پیش امام ہوکر نماز ادا کیجئے اور قرات
باآواز بلند پڑھئے۔ آپکے پیچھے فرشتون کا ایک عالم ہے جنکی تعداد خدا
خوب جانتا ہی اور صفِ اوّل مین حضرت آدمؑ و ادریسؑ و نوحؑ و ہودؑ
و صالحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور وہ تمامی انبیا ہین جنکو آپ کی
تشریف آوری تک خدائے پاک نے وقتًا فوقتًا دنیا مین ہدایت کے
لئے بھیجا تھا۔ جناب رسالتمآب نے پیش امام ہوکر بلا ہیبت و حجاب کے
نماز پڑھائی جب نماز سے آنحضرتؐ فارغ ہوئے خدائے پاک نے یہ وحی
نازل کی کہ یا محمدؐ سال من ارسلنا قبلک من رسلنا اجعلنا من
دون الرحمٰن الٰھۃ یعبدون۔ اِس فرمانِ الٰہی سے آنحضرتؐ نے مڑکر
اُن سب انبیاء و مرسلین سے فرمایا کہ اے انبیاء و مرسلین کی جماعت
محترمہ آپ سب کا کلمۂ شہادت کیا ہے سب نے بالاتفاق کہا نشہد
ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ یعنی ہم سب گواہی دیتے ہین
کہ کوئی خدا نہین ہی سوا اللہ تعالےٰ کے اور آپ اُسکے رسُول ہین حضرت
امیرالمؤمنین علی بن ابی طالبؑ کے اِس جواب قاضی المطالب کو سُنکر
اُس شخص نے عرض کی کہ اے امیرالمؤمنین آپنے میرے دل کو زندہ کردیا
اور میری مشکل کو آسان فرمائی۔ خدائے پاک آپکو اسکی جزائی جزیل عطا کرے

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

تخترق تقطع الطباق السموات التي هي طبقة فوق طبقة بهم بالانبياء الموكب الجمع العظيم فيه اى فى الموكب المعنى تعرج الى سماء بعد سماء وتستصحب الانبياء الذين تمر بهم فى كل سماء ومعك الجمع العظيم من الانبياء والملئكة وانت حامل العلم فيهم **ترجمہ** اور آپنے آسمانی منازل کو یکے بعد دیگری طے فرمایا مع پیغمبروں کے عظیم الشان مجمع کے جسمیں آپ صاحب عَلَم تھے۔

روایت ہے کہ حضرت آدمؑ آپ سے اول آسمانپر ملے تھے۔ اور دوسرے پر حضرت عیسٰیؑ و یحیٰیؑ اور تیسرے پر حضرت یوسفؑ اور چوتھے پر حضرت ادریسؑ اور پانچوین پر حضرت ہارونؑ اور چھٹے پر حضرت موسٰیؑ اور ساتوین پر حضرت ابراہیم علیہ السلام

حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

لم تدع من ودع لم تترك شاؤ غاية مستبق طالب السبق الدنو القرب مرقى محل الصعود مستنم طالب الرفعة المعنى لم تزل ترقى حتى بلغت نهاية العلو واستقصيت القرب

فلم تركت غاية من القرب للذى يريد ان يسبقك ولا درجة للصعود لمن يريد الارتقاء **ترجمہ** آپ نے خدائے پاک سے ممکن الحصول انتہائی نزدیکی حاصل کی، یہانتک کہ آپنے کوئی درجہ نزدیکی کا کسی اور سبقت لیجانے والے کے لئے اور بلندی کا کوئی زینہ کسی اور بلند پرواز کے لئے نہ چھوڑا

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

الخفض من الاعراب معناه جعل الشئ تحت شئ وحط رتبة ومقام مرتبة الاضافة النسبة نُوْدِيْتَ من قبل الله والرفع اى دفع الشان وهو من الاعراب والمفرد الفرد الذى لا ندّ له والعلم السيد والمنصوب فى الطريق ليهتدى به والمفرد العلم فى النحو من انواع المنادى وهو ما يبنى على الضم نحو يا محمّدُ **ترجمہ** جب رغیب الغیوب سے نزدیک ہونے کیلئے آپ پکارے گئے اوسوقت آپکو مثل سردار بے ہمتا کے وہ بلندی حاصل ہوئی کہ ہرایک مقام بلند سے بلند بہ نسبت آپکے مرتبہ کے پست ہوگیا **بیان** کیا جاتا ہے کہ معراج کے انتہا پر حضرت جبرئیل آنحضرت کی مصاحبت چھوڑنے پر مجبور ہوئے وہاں ہر قسم کے کلام کی آواز موقوف تھی اس

وقت رب متعالی نے آنحضرتؐ کے اطمینان خاطر کے لئے ارشاد فرمایا
کہ اے محمدؐ خاطر جمعی رکھئے ۔ اے محمدؐ نزدیک ہوجئے نزدیک ہوجئے پس
آنحضرتؐ نے دربار احدیت مین انتہائی قرب حاصل کی یہان تک کہ
آپ اور رب متعالی کے درمیان صرف دو کمانون کی مقدار کا فاصلہ
تھا۔ یہ وہ بلند ترین مقام ہے جسکو نہ کوئی پیغمبر اور نہ کوئی فرشتہ مقرب
حاصل کرسکے تھے ۔ اس شعر مین بہت عمدگی سے اصطلاحات نحو مثل
خفض ۔ اضافت ۔ ندا اور علم مفرد مذکور ہین

كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

المعنی نودیت لاجل ان تظفر بوصل من الله تعالی کامل
فی الاستتار عن الابصار البشریۃ و باسرار الغیب التی ھی
فی اشد الخفاء **ترجمہ** (اے محمدؐ کی ندا) اسلئے تھی کہ خدائے پاک سے
آپکو وہ وصال حاصل ہو جو آنکھون سے کمال مخفی ہی اور آپ کو ان اسرار
غیبی سے آگہی ہو جو (عالم سے) نہایت پوشیدہ ہین

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

حُزْتَ من حاز یحوز جمعت الفخار ما بہ یفتخر جزت من جاز

يجوز تجاوزت وعبرت المعنى جمعت ما يفتخر به من الفضائل والمكارم مختصابك لا يشركك احد فيه وعبرت كل مرتبة غير مُتَزاحِمٍ وغير متضائق لانه ما وصل اليها غيرك ترجمه پس آپنے ہر قابل فخر خوبی بلا شرکت غیر حاصل کی اور آپنے ہر منزلہ ترقی کو بلا کسی کی مزاحمت یا بھیڑ کے طے فرمایا اسلئے کہ وہان بجز آپکے کوئی نہ تہا)

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ
وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِعَمٍ

عز امتنع وقل بحيث لا يكاد يوجد ادراك احاطة ومعرفة ما وليت ولاك الله اى ما جعلك الله واليا عليه رتب جمع رتبة مناصب جل عظم مقدار قدرا اوليت اعطيت نعم جمع نعمة ترجمه مشکل ہے اُن مراتب عالیہ کی معرفت جو آپکے سپرد کئے گئے اور جلیل القدر ہین وہ نعمتین جو آپ کو عطا کی گئین

آنحضرت کی لڑائیون اور اصحاب و فاشعار کا ذکر

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمٍ

بشر تباشير خبر سار الركن الجانب الاقوى ما يقوى به

یعتمد علیہ غیر منہدم غیر منتقض المعنی لنا خبر سارٌ یامعشر الاسلام فان لنا من عنایۃ الباری رُکنا غیر منتقض ترجمہ خوشخبری ہمارے لئے اے گروہ اسلام ہمین خدائے پاک کی عنایت سے ایک ایساستون حاصل ہے جو کبھی شکستہ نہ ہوگا۔ دستون سے مراد شریعت ہی جو تاقیامت بلا منسوخ ہونیکے باقی رہیگی اور جس پر اہل اسلام کی صلاح وفلاح کی بنا قائم ہے)

لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

لَمَّا سَمَّی اللّٰہُ نَبِیَّہُ الذي دعا نا الی طاعۃ ربہ باشرف الرسل صَحَّ ان نکون معشر امتہ اشرف الامم وشرح بعضہم لما دعا نا اللہ الذي ہو داعینا الی طاعتہ بوساطۃ اشرف الرسل کُنَّا اشرف الامم ترجمہ جب خدائے دپاک) نے ہمارے پیغمبر کو جنھون نے ہمین اسکی اطاعت کیطرف دعوت کی اشرف الانبیاء کے خطاب سے پکارا تو ہمارا بھی اشرف الامم ہونا ثابت ہوا

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بَعْثَتِہٖ
کَنَبْاَۃٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

راعت افزعت وخوفت انباء جمع نباء اخبار لہا شأنٌ بعثتہ

کونہ مبعوثا بالرسالۃ نبأۃ صوت مثل زأر الاسد اجفلت اذعرت فاسرعت غفل جمع اغفل غافلۃ لکونہا راتعۃ مشتغلۃ فی اکلہا ترجمہ آنحضرتؐ کے پیغمبرِ حق ہونے کی خبرون نے دشمنون کے دلون مین خوف پیدا کردیا مانند اچانک ڈرانے والی آواز کے جس سے چرنے مین مصروف بے خبر بھیڑ مین ڈرکر افتان وخیزان بھاگتی ہین

مَا زَالَ یَلْقَاهُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمِ

مازال دام معترك محل الاعتراك ای موضع قتال حکوا شابہوا قنا جمع قناۃ رماحٌ وضم خشب وحصیر یضع القصاب علیہ اللحم وترکہم لحمًا علی وضم کنایۃ من انہ اوقع بہم فذللہم المعنی دام النبی یقاتل الکفار حتی ترکہم قتلی شابہت اجسامہم المطعونۃ بالقنا لحما موضوعا علی وضم ترجمہ آنحضرتؐ اُن دشمنون کا، مقابلہ ہر میدان جنگ مین فرماتے رہے یہانتک کہ اُنکے جسم بسبب نیزون کے (مجروح اور پاش پاش، مانند اوس گوشت کے ہوگئے جسکو (قصاب) حصیر یا تختہ پر (بغرض فروخت کررکھتا ہی)

وَدُّوا الْفِرَارَ فَکَادُوْا یَغْبِطُوْنَ بِہٖ

اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

ودوا احبوا وتمنوا الفرار الهرب اغتبط حسد وتمنی شیئا علی ان لایتحول عن صاحبہ کادوا یغبطون بہ قربوا من ان یحسدوا بذلک الفرار اشلاء جمع شلو عضو وکل مسلوخ اکل منہ وبقیت منہ بقیۃ شالت ارتفعت العقبان جمع عقاب والرخم جمع رخمۃ طیور من سباع الطیور المعنی لما حل فی الحرب غضب اللہ علی ید رسولہ احبوا الهرب و قربوا من ان یغبطوا بذلک الفرار ویقولوا یا لیت نکون بدل الاشلاء التی تطیر بها العقبان والرخم ترجمہ باقیماندہ دشمنون نے جنگ سے) بھاگنا چاہا پس قریب ہر کہ وہ لوگ اُن اعضار کی قسمت پر رشک کرین جنکو گدہ اور عقاب اپنے چنگلو مین اڑا لیجاتے تھے (اور کہین کہ کاش وہ شکاری پرند بجائے گوشت کے ٹکڑون کے اُن کو اُڑا لیجائین تا کہ اُنکی جانین بچین

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

المعنی تمر اللیالی بایامها والحال ان الکفار لا یعلمون عددها لشدۃ الخوف حتی اذا دخل الاشهر الحرم وامسک النبی عن القتال

افاقوا من الفزع ورجع الیہم عقولہم وتمییزہم ترجمہ دشمنون کے دلونپر آنحضرتؐ کا اسقدر خوف طاری تھا کہ راتین گذرتی تھین مگر اُنکی تعداد تاریخ اور دن سے وہ بے خبر رہتے تا وقتیکہ اُن محترم مہینون کی راتین آتی جن مین جنگ ممنوع ہی الاشہر الحرم اوالحرام یعنے محترم مہینے چار ہین۔ تین پے در پے آتے ہین اور وہ ذوالقعدۃ ذوالحجۃ و محرم ہین اور ایک اکیلا یعنے رجب ہی عرب آنحضرتؐ سے پیشتر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیلؑ کے طریق کے مطابق ان مہینونکی تعظیم کرتے اور خونریزی ان دنونمین اس حد تک حرام سمجھتے تھے کہ اگر کسی شخص کو اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے ملنے کا اتفاق ہوتا تو اسکو مطلق اشتعال طبع نہ ہوتا اسلام نے بھی ان مہینون کی حرمت بدستور قائم رکھی

کَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَہُمْ
بِکُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدٰی قَرِمٖ

الدین دین الاسلام قرم سید شجاع قرم علی وزن خشن شدید الاشتہاء الی اللحم المعنے کانما الدین ضیف نزل بفناء الکفار ومعہ سادۃ شجعان لہم شدۃ الاشتہاء الی لحوم العدیٰ ترجمہ دین اسلام گویا ایک مہمان تھا جو اپنے ساتھ

ہر بہادر دشمنون کے گوشت کا خواہان سردار لیکر اُن کفار ونکے گھرون کے صحن مین فروکش ہوا۔ ایس مہمان کی مہمان نوازی کے لئے دشمنون نے اپنے جسمون کو گویا مباح وپیش کردیا۔

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

الخميس الجيش الذي له خمسة اركان مقدمة وساقة وميمنة وميسرة وقلب يشبه بالبحر في الكثرة والاهلاك يجر يقود سابحة خيل مسرعة من سبح اي عام ملتطم ضارب بعضه على بعض المعنى كان النبي يقود جيشا كامل الاركان الخمسة كالبحر كثرة يركبون خيولا والامواج المتلاطمة التي يرمي بها البحر صفوف لشجعان **ترجمہ** آپ کے زیر کمان مانند سمندر زخار تیز رفتار گھوڑون پر سوار لشکر جرار تھا۔ جسکے جانباز بہادرون کی صفین گویا سمندر کی ٹکرانے والی موجین تھین

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُو بِمُسْتَاصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

منتدب لله مجيب لله من ندبه دعاه وانتدب اجاب محتسب طالب للثواب يسطو يصول بمستأصل اي

بعزم مستأصل اي مجتاح مصطلم مهلك المعنى كل من هؤلاء الابطال مجيب لدعوة الله على لسان نبيه بالرغبة الكاملة طالب للثواب وكان يصول بعزم مجتاح مهلك للكفر

ترجمہ (اُن بہادرون کا) ہر ایک بطیب خاطر خدائے پاک کے حکم پر لبیک کہنے والا اور خدا ہی سے اپنی خدمت کا صلہ چاہنے والا اور کفر کی بیخ کنی کے عزم سے حملہ کرنے والا تھا۔

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةُ الرَّحِمِ

المعنى كان الاسلام في بدء الامر غريبا اذ ظهر بين قوم لا يقومون بحقه فكانه مقطوع الرحم غريب مخمول الذكر لا ناصر له ولكن ثبت النبي عليه السلام على اقامة معالمه حتى شاع وكثر انصاره فصار عزيزا كانه موصول الرحم اي مرعي القرابة ترجمہ (اسلام ابتدا مین کس مپرسی کی حالت مین تھا مگر جناب رسالتمآب مع اپنے اصحاب وفادار کے اسکے اشاعت پر ثابت قدم رہے) یہان تک کہ دین اسلام نے بیگانگی کی حالت سے بسبب اُنکی کوششون کے اسقدر ترقی پائی اور اوسکے معاونین کی اسقدر کثرت ہو گئی کہ (ہر شخص اُسکی رشتہ داری کا دم بھرنے لگا حدیث

نبوی ہی کہ بدء الاسلام غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء
یعنی اسلام ابتدا مین کمزور کس مپرسی کیحالت مین مانند بیگانہ کے تھا اور
عنقریب وہ پھر بیگانہ اور کس مپرسی کی حالت مین ہو جائیگا۔ پس خوشی
اور خوبی اُن بیگانون کے لئے۔ یعنے زہے نصیب اُنکے جو باوجود
اسکے کہ اسلام کس مپرسی کیحالت مین ہوگا اسکی حمایت پر ثابت قدم رہینگے

مَکْفُوْلَۃً اَبَدًا مِنْہُ بِخَیْرِ اَبٍ
وَخَیْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَیْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

مکفولۃ محفوظۃ منہ بیانیۃ الضمیر للنبی لم تیتم من یتم ییتم اذا مات ابوہ وھو صغیر لم تئم من آمت المرأۃ تئیمُ بقیت بلا زوج المعنی غدت ملۃ الاسلام موصولۃ الرحم مکفولۃ محفوظۃ بکفالۃ النبی وھو لھا ابر من اب لولدہ واقوم من زوج علی زوجتہ بمصالحھا وتبقی تحت کفالتہ اب وصیانتہ زوج منہ الی یوم القیامۃ ای تبقی غیر منسوخۃ

ترجمہ جناب رسالتمآب نے ملۃ الاسلام کی بطور بہترین باپ اور شوہر کے اسقدر خوب حفاظت اور حمایت ہمیشہ کے لئے فرمائی کہ (تا قیامت) اسکو نہ تو یتیم ہونیکا ڈر ہی اور نہ بیوہ ہونیکی (ذلت سہنے کا) خوف ہی۔

ھُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْہُمْ مُصَادِمَہُمْ

مَا ذَا رَاٰیٔ مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمٍ

مُصادِمٌ مقاتل مصطدم معترك المعنى الابطال الذين نصروا النبی جبال فی تحملهم اذی الکفار و فی حمایتهم للاسلام فسل مَنْ قاتلهم من الاعداء عما رأی منهم الصبر والصلابة فی کل قتال ترجمه وه سب (استقلال اور ثابت قدمی مین) مانند پہاڑون کے تھے - پس اُنکے مقابلہ مین فریق ثانی کے لڑنے والے سے دریافت کر کہ تونے ہر میدان جنگ مین اُنسے کیا دیکھا تھا -

وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا
فُصُوْلَ حَتْفٍ لَهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

فصولَ حَتْفٍ بَدَلٌ من حنينا وبدرا واحدا وهی جمع فصل ای زمان وحتف موت ادهی من الوخم اشد مصیبة من الوباء المعنی سل عن شجاعتهم مواضع القتال مثل حنین وبدر واحد کانها کانت مواقیت للموت اشد ضررا من الوباء ترجمه نیز حنین وبدر واحد (کے رزمگاہونسے) دریافت کر وہ گویا موت کی، گرم بازاری کی فصلین تھین کافرونکے لئے ہیضہ سے زیادہ ضرر رسان تھین - بدر مکہ کے

بدر - مکہ کے راستہ مین مدینہ سے اٹھائیس کوس کے فاصلہ پر کنوئین

کا نام ہی۔ یہان جنگ بدر ہجرت کے دوسرے سال تاریخ ۱۷ ریا ۱۹ ار شہر رمضان المعظم روز جمعہ واقع ہوئی۔ عمرو بن الحضرمی کے مارے جانے سے برہمی پھیلی ہوئی تھی اُس اثنا مین ابوسفیان شام مین تجارت کرکے بہت مال و اسباب کے ساتھہ واپس آرہا تھا۔ اُس قافلہ مین اکثر وہ لوگ تھے جنھون نے جناب رسالتمآب اور آپکے اصحاب کو سخت ایذائین دی تھین اور جو ابتک بھی نورِ خدا کو بجھانے پر تلے ہوئے تھے ابوسفیان کو خوف ہوا کہ جمعیت اسلام اسکو غنیمت سمجھکر آمادۂ جنگ ہوگی۔ چونکہ قافلہ مین اسکے ساتھہ صرف چالیس قریشی تھے اور اموال کثیرہ وہ لئے آرہا تھا اسلئے اُسنے ضمضم بن عمر کو اُجرت دیکر بطور قاصد کے مکہ کی طرف روانہ کیا کہ وہ جلد پہنچکر قریش کو اس خطرۂ عظیم سے آگاہ کرے تاکہ کافی کمک بعجلت ممکنہ روانہ کیجائے۔ ضمضم کے مکہ مین داخل ہونیسے تین دن پہلے عاتکہ بنت عبدالمطلب نے خواب دیکھا کہ ایک شتر سوار مکہ کی وادی مین کھڑا باآواز بلند پکارتا ہی کہ اے قوم بے وفا اپنے قتل گاہونکی طرف تین روز مین کوچ کرو پھر مین نے دیکھا کہ لوگ کثرت سے اسکے گرد جمع ہوگئے پھر وہ سوار وہانسے جاکر خانۂ کعبہ مین داخل ہوا۔ اسکا اونٹ یہان ٹھہر گیا اور یہان بھی اُس سوار نے اسیطرح ندا کی۔ وہانسے وہ پہاڑ ابی قبیس پر آیا۔ اونٹ کے وہان بھی ٹھہر جانے پر اسیطرح اُسنے ندا کی اور ایک

بڑا پتھر پہاڑ پر سے وادی کیطرف پھینکا۔ پتھر گرتے ہی ریزہ ریزہ ہوگیا
مکہ کا کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جہان یہ سنگریزہ نہ پہنچے ہو۔ اس خواب سے عاتکہ
کہتی ہین کہ مین ڈر گئی اپنے بھائی عباس سے اسکا ذکر کیا اور کہا کہ کسی دوسرے
کو اسکی خبر نہ ہو۔ حضرت عباس نے ولید بن عتبہ سے خواب کا قصہ بیان
کردیا۔ اسکی خبر سارے شہر مین پھیل گئی۔ ابوجہل نے عباس سے کہا کہ ای ابا الفضل
کیا تم اس بات سے خوش نہ تھے کہ تمھارے مردون کو پیغمبری ملی ہے تاکہ
تمھاری عورتین بھی نبی بننا چاہتی ہین۔ ہم تین روز اسکی تصدیق کا انتظار
کرینگے۔ اگر اُس خواب کا کوئی اثر نہ ہوگا تو ہم تحریری اعلان کردینگے کہ آل ہاشم
عرب کے تمامی خاندانون مین سے جھوٹے ہین۔ حضرت عباس فرماتے ہین کہ خواب
کے تیسرے روز جب مین گھر سے علی الصباح نکلا تو ضمضم بن عمرو کے آواز
کو مین نے سنا اور وہ وسطِ وادی مین اپنے اونٹ پر کھڑا پکار رہا ہے۔ اپنے
اونٹ کا کان کاٹ ڈالا تھا اور کجاوہ کو ٹیڑھا اور گریبان کو چاک کردیا تھا
وہ باآواز بلند کہہ رہا ہے کہ اے گروہِ قریش تم پر آفت نازل ہوئی۔ تمھارا مال و
اسباب جو ابوسفیان کے ساتھ ہے معرضِ خطر ہے۔ محمدؐ اور اُنکے اصحاب نے
لڑائی کا عزم کیا ہے۔ مین نہین جانتا کہ تم پہنچ سکو گے۔ اِس ندا ناگہانی سے
قریش مین گھبراہٹ پھیل گئی۔ قریش نے بہت ہی جلد جنگ کے لئے ساز و سامان
بہم پہنچایا اور اپنے قافلہ کا مال و اسباب بچانے کے بہانے سے اسلام کی

بیخ کنی کا عزم کیا - اہل مکہ کے شرفا و روسا مین کوئی ایک پیچھے نہ رہا بجز
ابولہب کے جسنے اپنی طرف سے نیابتہً عاص بن الہشام کو بھیجا - الغرض
۹۵۰ یا ایک ہزار کی جمعیت تیار ہوئی جسمین مکہ کے شرفا اور جنگ جو اور
باسامان رؤسا رشامل تھے - اور اون کے ساتھ ایک سو گھوڑے اور سات سو
اونٹ تھے - یہ جمعیت ڈبل کوچ کرتی ہوئی چاہ بدر کے دوسری جانب آپہنچی
جناب رسالتمآب بھی مدینہ سے اپنی قلیل اور بےسروسامان فوج لیکر تینتین
شہر رمضان المبارک کو روانہ ہوئے جسمین ۳۱۳ یا ۳۱۰ خداشناس اور شیدائے
رسول خدا مہاجرین اور انصار تھے - اس ساری فوج مین صرف دو گھوڑے سوار
تھے ایک مقداد بن عمرو الکندی اور دوسرے زبیر بن العوام بعض لکھتے ہین
کہ مرثد بن ابی مرثد اور کہا جاتا ہی کہ صرف مقداد ہی گھوڑے سوار تھے - ستر
اونٹ تھے اس حق پرست فوج کی سپاہ باری باری بلا امتیاز کے سواری
کرتی - چنانچہ ایک اونٹ جناب رسالتمآب اور آپکے بھائی جناب امیرالمؤمنین
علی بن ابی طالب اور زید بن حارث کے درمیان ایک اونٹ حضرت ابوبکر
وحضرت عمر وعبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان علیٰ ہذا القیاس سواری کا
اہتمام تھا آنحضرتؐ بھی چاہ بدر کی اسطرف جو بجانب مدینہ تھی جلوہ گر ہوئے
فوج مکہ نے پانی کو اپنے قبضہ مین کر لیا تھا - لشکر اسلام نے ریگستان مین قیام
کیا جہان وہ پانی نہ ملنے سے تکلیف مین تھا - جب لشکر اسلام اپنے فرودگاہ پر اونز

چکا توسعد بن معاذ نے آنحضرتؐ کی اجازت حاصل کرکے آپکے قیام کے لئے ایک سایبان کھجور کے درخت کی چوب اور رسّیون سے بنوایا۔ آنحضرتؐ نے سعد کے لئے دعاء خیر فرمائیے۔ قریش فخر اور تکبر کے ساتھ آگے بڑھے۔ آنحضرتؐ نے جب اُنکی قوت وشکوہ کو دیکھا تو خدائے پاک سے آپ ملتجی ہوئے کہ اے خدایا یہ قریش تکبر ونخوت کے ساتھ تجھ سے اور تیرے رسولؐ سے لڑنے کے لئے آئے ہین اے خدایا مین تیری اُس نصرت کا طالب ہون جسکا تونے مجھ سے وعدہ فرمایا ہی۔ خدایا آج ہی اُن کو توغارت کر قریش کی ایک جماعت جسمین حکیم بن حزام بھی تھے آگے بڑھکر جناب رسالتمآبؐ کے اُس حوض آب کی طرف آئے۔ جسکو آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب وفادار کے لئے بسبب تنگی آب کے بنوایا تھا۔ اسلامی فوج نے اون کو روکنا چاہا آنحضرت نے فرمایا کہ اُنکو پانی پینے دو۔ اسکے بعد جنگ گرم ہوئی۔ قریش کیطرف سے عتبہ بن ربیعہ مع اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید کے میدان مین نکلا۔ تینون از سر تا پا آہن پوش تھے۔ لشکر اسلام سے حضرت حمزہؓ بن عبد المطلبؓ حضرت علیؑ بن ابی طالب اور حضرت عبیدۃؓ بن حارث مشرکین کے اُن تینون جنگجو کے مقابلہ کے لئے چلے حضرت حمزہؓ نے بہت ہی تھوڑی دیر مین عتبہ کا کام تمام کر دیا۔ حضرت امیر المومنین علی نے لحظہ بھر مین ولید کو راہی ملک عدم کیا حضرت عبیدہ کی پنڈلی پر شیبہ نے سخت زخم کیا تھا۔ حضرت حمزہ اور حضرت امیر المومنین

علی عبیدہ کی مدد کو جا پہنچے اور شیبہ کا سر تن سے جدا کر دیا۔ لشکر مشرکین مین
اُنکے تین نہایت نامی سردارون کے مارے جانے سے تھلکہ پڑ گیا۔ ابوجہل
نے اپنے لشکر کو سہما ہوا دیکھکر اُن کو سخت اشتعال دیا کہ سب کے سب لشکر
اسلام پر حملہ کرین چنانچہ اُنھون نے کئی بار سخت حملے کیئے۔ حضرت علیؓ اور حضرت
حمزہؓ اور دیگر اصحاب کرام اُنکو پسپا کر دیتے۔ بہت ہی گھمسان لڑائی ہوئی
آنحضرتؐ سائبان مین تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر آنحضرتؐ کے ساتھ
تھے آنحضرتؐ نے مٹھی بھر مٹی لیکر مشرکین کی طرف پھینکی اور فرمایا کہ اے خدایا
مشرکونکو سیاہ رو کر۔ حضرت علی اور حضرت حمزہ کے اوسر و زشدید قتال
سے مشرکین دہشت زدہ ہو رہے تھے کہ اس سے وہ سب اور پریشان
ہوکر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے اور شکست کھائی قریش کے صنادید مین ستر
مقتول اور ستر قید ہوئے۔ ابولہب کو مکہ مین جب اس شکست فاش کی
خبر پہنچی تو نو دن کے بعد وہ قلق اور رنج سے مر گیا۔ اہل اسلام کیطرف سے
چودہ جانبازون نے شہادت پائی۔ آنحضرت کا دندانِ مبارک دشمنون
کے پتھر سے شہید ہوا اور آنحضرتؐ کی خود سر مبارک پر ٹوٹ گئی اور خون
چہرۂ مبارک پر بہا۔ شہرۂ آفاق تلوار ذوالفقار اسی جنگ مین ہاتھ آئی
حضرت علی نے عاص بن منبہ کو قتل کیا اور اُس سے اسکی تلوار ذوالفقار
لیکر آنحضرتؐ کے نذر کی آپنے اسکو حضرت علی ہی کو بخشی۔ اس فتح نے

اسلام کی بنا کو مستحکم کردیا **غزوۂ احد** ہجرۃ کے تیسرے سال، ریاہ ا
شوال کو واقع ہوا۔ اسکو جنگِ بدر نے برانگیختہ کیا تھا۔ اسلئے کہ جب
جنگ بدر سے باقیماندہ مشرکین جان بچا کر بھاگتے ہوئے مکہ مین داخل
ہوئے تو انہون نے اور اُن لوگون نے جنکے باپ بھائی وغیرہ رشتہ دار
جنگ بدر مین مارے گئے تھے اہل مکہ کو انتقام کے لئے جوش دلایا مشرکین
نے جنکا تعلق شام سے آنے والے قافلہ کی تجارت کے ساتھ اپنے اُس
مال و اسباب سے انتقام کے لئے مدد دینے کا وعدہ کیا۔ جناب سالتمآب
کے ساتھ جنگ کی تیاریان مکہ مین ہونے لگین۔ ابوسفیان کو لشکر کی سرداری
دی گئی۔ وہ مع اپنی بیوی ہند بنت عتبہ کے روانہ ہوا۔ قریش کے اور
رؤسا بھی مع بیویون کے فوج مین شریک ہوئے۔ عورتونکے پاس
دف تھے وہ بدر کے مقتولین کو یاد کر کے روتین اور کفّار کو جوش
دلاتین۔ قریش کے سردارون نے اپنے اپنے حبشی غلامونکو بھی ہمراہ لیا
تھا۔ حبشی بن حرب جبیر بن مطعم کا غلام تھا یہ غلام حربہ پھینکنے مین بہت
مشہور تھا۔ اُسکے آقا نے اُس سے کہا کہ اگر تو میرے چچا کے عوض حضرت
حمزۃ کو قتل کرے تو تو آزاد ہے۔ ابوسفیان کی بیوی ہند نے وحشی سے
کہا کہ اگر تو حضرت حمزہ کو میرے باپ عتبہ کے عوض قتل کریگا تو مین تجھے
اپنا سارا زیور بخشونگی اور تجھے مالامال کردونگی۔ غرض اسطرح وعدہ وعید

اور ساز و سامان کے ساتھ لشکر کفار مدینہ منورہ پر دھاوا کرنے کے لئے مکہ سے روانہ ہوا۔ وہ تین ہزار تھے جنمین سات سو زرہ پوش تھے اور دو سو گھوڑے اور پندرہ عورتین تھین مکہ سے حضرت عباس نے لشکرِ کفار کی عظیم الشان تیاری دیکھکر ایک تیز رفتار شتر سوار کو مدینہ بھیجا تاکہ وہ حضرت رسول خدا کو اس مہم کی خبر دے۔ آنحضرتؐ مع اصحاب وفادار اور رفقاء جانثار کے جلد جلد تیاری کرکے مدینہ منورہ سے باہر نکلکر احد کی پہاڑی پر خیمہ زن ہوئے لشکر اسلام مین سات سو مجاہدین تھے جن مین سو مرد زرہ پوش تھے۔ اور صرف دو گھوڑے تھے ایک آنحضرتؐ کے اور دوسرا ابی بردہ کے پاس تھا۔ لشکر کفار منزلین طی کرتا مدینہ سے کچھ فاصلہ پر پہنچ گیا۔ اہل مدینہ نے اس جگہ کاشت کی تھی کفار نے اپنے اونٹ اُن کھیتوںمین چھوڑ دئے اور سب کھیت پائمال کر دئے مشرکین نے اپنے لشکر کو ترتیب دیا میمنہ پر خالد بن الولید اور میسرۃ پر عکرمہ بن ابی جہل مقرر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے جبلِ احد کو پس پشت کیا اور وہان گھاٹی پر پچاس تیرانداز متعین فرمائے۔ جنکے سرکردہ عبداللہ بن جبیر تھے آنحضرتؐ نے اُن کو حکم دیا کہ تم اس جگہ سے حرکت نہ کرنا اگر دشمن عقب سے ہمپر حملہ کرین تو اُن کو تیر مار کر پسپا کر دینا اسی جگہ پر ثابت قدم رہنا۔ اگر ہمکو فتح ہو یا شکست ہو تم جب تک مین تمکو حکم نہ دون اس مقام سے نہ ہلنا۔

آنحضرتؐ نے اُس روز دو زرہ پہنی تھی طرفین سے لڑائی شروع ہوئی لشکر کفار کا علم بردار طلحہ بن طلحہ میدان مین آگے بڑھا۔ حضرت علی نے اسکو دو ٹکڑے کر دیا۔ لشکر کفار پر ہیبت چھا گئی۔ لشکر اسلام مین نعرہ اللہ اکبر بطور شکریہ کے بلند ہوا۔ حضرت علیؑ اور حمزہ و ابو دجانہ کفار کی صفوںمین گھس پڑے۔ کفار تاب نہ لا کر پسپا ہو گئے عورتین بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئین۔ لشکر اسلام فتح پا کر کفار کا مال و اسباب لوٹنے کے لئے ٹوٹ پڑا بعض تیر اندازون نے جو فوج کی پشت پر حفاظت کے لئے متعین تھے اور جنکو آنحضرتؐ کا تاکیدی حکم تھا کہ وہانسے کسی حالت مین جنبش نہ کرین اپنی جگہ چھوڑ کر لوٹ مین مصروف ہو گئے۔ جب خالد بن الولید نے دیکھا کہ ناکہ کی حفاظت کے لئے کم لوگ ہین تو فوراً اُنپر حملہ کیا اور اُنکو قتل کر کے لشکر اسلام کی پشت پر حملہ آور ہوا اور جہان رسول خدا مع چند اصحاب اکابر کے کھڑے تھے پہنچ گیا۔ کفار نے جب اپنے سوار دیکھے وہ بھی لوٹ آئے اور مسلمانون پر حملہ آور ہوئے مسلمانون مین سخت پریشانی پھیل گئی لڑائی سخت ہوئی۔ اصحاب وفادار نے آنحضرتؐ کو درمیان مین لے لیا اور سینہ سپر ہو کر دشمنون سے لڑنے لگے۔ آنحضرتؐ نے ایک گروہ کفار کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھ کر حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اُنپر حملہ کرو۔ چنانچہ آپ نے حملہ کیا اکثر کو تہ تیغ کیا اور باقی ماندہ کو پسپا و منتشر۔ پھر ایک اور گروہ

نظر آیا آنحضرت نے پھر حضرت علی سے ارشاد فرمایا۔ حضرت علی نے بعض
کو قتل بعض کو پریشان کر دیا حضرت علی کی اس جان نثاری پر متعجب ہو کر
جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ معاونت ہی۔ آنحضرت نے فرمایا کیون نہو
وہ مجھ سے ہین اور مین اُنسے ہون جبرئیل نے کہا کہ مین بھی آپ دونون
سے ہون اُسوقت غیب سے آواز آئی کہ لا فتیٰ الا علی لا سیف
الا ذوالفقار عالم مین بجز علی کے کوئی جوان جانباز نہین ہی اور نہ
بجز ذوالفقار کے اور کوئی تلوار بران ہی۔ ابو دجانہ نے تو گویا اپنی پیٹھ
کو آنحضرت کے لئے ڈھال بنائی تھی حضرت حمزہؓ جنگ مین مصروف تھے
کہ وحشی غلام نے جو ایک پتھر کی آڑ مین گھات لگائے بیٹھا تھا حضرت حمزہؓ
کیطرف حربہ پھینکا جو آپ کی ناف پر لگ کر دونون پاؤن مین سے نکل
گیا۔ وہین آپ جان بحق ہو گئے۔ حبشی نے اسپر بس نہ کی بلکہ شکم مبارک سے
جگر نکالکر ہند زوجہ ابی سفیان کے پاس لے گیا۔ ہند نے اُسکو دانتون
سے چبایا۔ پھر حبشی کے ہمراہ میدان جنگ مین جا کر حضرت حمزہؓ کی لاش
مطہر کو قطع و برید کیا اور اُسکے ٹکڑے بطور ہار کے اپنے گلے مین پہن لئے
اور حبشی کو اپنا تمام زیور دیدیا۔ آنحضرت کو حضرت حمزہؓ کے قتل ہونے
پر بہت رنج ہوا۔ ایک موذی نے تاک کر اس زور سے آنحضرت کی
پیشانی پر پتھر مارا کہ آپ سنبھل نہ سکے حضرت علی نے آپکو فوراً اوٹھا لیا

لشکر اسلام کا علم بردار مصعب بن عمیر کے شہید ہونے پر دشمنون نے آنحضرتؐ کی شہادت کی خبر مشہور کرادی جس سے اسلامی لشکر اور بھی پریشان ہوگیا۔ کعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو پہچانا اور فورًا باواز بلند ندا کی کہ اے مسلمانو خوشخبری تمھارے لئے۔ حضرت رسُول خدا بفضل خدا زندہ وسلامت ہین آنحضرتؐ نے سخت جنگ کی تیرکش مین ایک تیر باقی نہ رہا۔ کمان ٹوٹ گئی۔ دندان مبارک شہید ہوا۔ ہونٹ اور رخسار کو زخم پہنچا۔ چہرۂ انور خون آلودہوا۔ آپ خون پونچھتے اور فرماتے کہ اس قوم کو کیونکر نجات ہوگی جسنے اپنے نبیؐ کے منھ کو خون سے رنگا اور اوس نبیؐ کا بجز اسکے کہ وہ خدائے پاک کی طرف رہنمائی کرتا ہی اور کوئی گناہ نہین مسلمانوین سے ستر شہید ہوئے اور مشرکین نے بائیس ۲۲ مقتول چھوڑے۔ مشرکین نے اسقدر نقصان کو غنیمت سمجھکر مکہ کا رُخ کیا۔ مگر راستہ مین لوٹ کر اہل اسلام کا کام تمام کرنیکا ارادہ کیا۔ آنحضرتؐ نے اپنے اصحابؓ کو یہ خبر سنائی۔ اصحاب جان نثار باوجود زخمون کے لبیک وسعدیک کہکر حاضر ہوئے مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر بمقام حمرا الاسد فروکش ہوئے اور لشکر کے گرد آگ روشن کرنے کے لئے حکم دیا۔ ابوسفیان وغیرہ کو جب اہل اسلام کے اس عزم کی خبر ہوئی ڈر گئے اور بجائے پلٹنے کے فورًا روانہ ہوکر مکہ معظمہ

مین دم لیا - آنحضرتؐ نے اُن کا چند دن انتظار کیا - اور مدینہ منورہ کی طرف مراجعت فرمائی -

حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام ہے جہان غزوۂ حنین مکہ کی فتح کے بعد ماہ شوال ۸ھ مین ہوا وجہ اس غزوہ کی یہ ہوئی کہ قوم ہوازن نے جب آنحضرتؐ کی شاندار فتح مکہ کی خبر سنی تو مالک بن عوف النصری رئیس ہوازن نے اپنی قوم کو جناب رسالتآب سے لڑنے کیلئے آمادہ کیا اُسنے اُنسے کہا کہ لشکر اسلام کو دیکھتے ہی تم سب میانون کو توڑ کر ایک بارگی حملہ کرنا - جب جناب رسالتآب کو بنی ہوازن کے ارادہ کی خبر ہوئی آنحضرتؐ نے بھی چلنے کی تیاری کی صفوان بن امیہ جو مشرک تھا سامان حرب بہت کثرت سے رکھتا تھا -

آنحضرتؐ نے اُس سے ایک سو زرہ بطور عاریت کے طلب کی صفوان نے کہا کہ اے محمدؐ کیا آپ غصبا چاہتے ہین - آنحضرتؐ نے جواب دیا نہین بلکہ عاریۃً اور اون کے واپس کرنے کے لئے ضمانت دیجائیگی - صفوان نے کہا کہ اسمین حرج نہین ہے - چنانچہ اُسنے ایک سو زرہ عاریۃً دی - آنحضرتؐ نے کوچ فرمایا اور آپکے ساتھ بارہ ہزار کا لشکر تھا بنی ہوازن پہلے ہی سے وادی مین پہنچکر گھاتون مین چھپے بیٹھے تھے لشکر اسلام ابھی اُس تنگ وادی سے گذر رہا تھا کہ دشمنون نے گھاتونسے

نکلکر حملہ کیا۔ جھٹ پٹے کا وقت تھا۔ لشکر اسلام مین اس ناگہانی حملہ سے پریشانی پھیل گئی۔ آنحضرتؐ دہنی طرف ہو گئے اور بآواز بلند پکارے کہ لوگو ادھر آؤ مین رسول خدا محمد بن عبداللہ ہون۔ آنحضرتؐ نے تین دفعہ فرمایا۔ حضرت عباسؓ آپکے بغلہ دلدل کی لگام پکڑے ہوئے تھے حضرت عباسؓ بلند آواز تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اے عباس آپ باواز بلند پکارئیے حضرت عباسؓ نے ارشاد نبوی کی تعمیل کی لوگون نے کہا کہ لبّیک لبّیک جب آنحضرتؐ نے جنگ کی شدت کو دیکھا تو فرمایا کہ مین پیغمبر ہون مین جھوٹھ نہین کہتا۔ مین عبدالمطلب کا فرزند ہون۔ اب تنّور گرم ہوا پھر آپنے دلدل سے فرمایا کہ ذرا زمین سے نزدیک ہو۔ دلدل نے فوراً اپنا پیٹ زمین سے لگا دیا آنحضرتؐ نے مٹھی بھر مٹی زمین سے لیکر مشرکین کی طرف پھینکی۔ اُن کو شکست ہوئی۔ اُس روز چار مسلمان شہید ہوئے اور ستّر کفار مارے گئے اور بہت سے مسلمان ہو گئے۔ اس جنگ مین چھ ہزار قیدی اور چوبیس ہزار شتر اور چالیس ہزار اوقیہ چاندی اور چالیس ہزار سے زیادہ بھیڑ بکریان غنیمت مین آئین۔ آنحضرت نے وہان سے وقت روانگی رستہ مین ایک عورت مقتولہ کو دیکھا اور دریافت فرمایا کہ اسکو کسنے مارا ہی۔ عرض کی گئی کہ خالد بن الولید نے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خالد سے کہدو کہ عورت یا بچہ یا وہ شخص جو بعوض اجرت کے

لڑنے آیا ہو نہ مارا جائے

اَلْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

المصدرین من اصدر عن مورد الماء ارجع البیض السیوف المصقولة اللمم جمع لمة الشعر المجاوز شحمة الاذن المترسل الى منكب المعنى اولئك الابطال يوردون سيوفهم البيض فى اللمم العدى المسودة فيخرجونها حمرا لكونها ملطخة بالدم المسفوك ترجمہ

(وہ بہادران اسلام اپنی) سفید تلوارون کو دشمنون کی سیاہ زلفون مین داخل کرکے بسبب خون آلودہونیکے سُرخ پوش نکالتے ہین۔ اس شعر مین عمدگی کے ساتھ تینون رنگ مذکور ہین۔

وَالْكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

المراد بالكاتبين الطاعنون سُمْرُ الخط الرماح التى تباع بالخط يراد بها السهام التى بها خطوط سُمْرٌ تحت ويا شهامن الصنع والمراد باقلام اسنة الرماح حَرْفٌ طرف غير منعجم مهمل غير منقوط اى غير مجروح المعنى هم الطاعنون بسمر الرماح الخطية حتى لم تترك اسنة رماحهم طرف جسم من

اجسام العدی الا مجروحًا ویکون المعنی ھم الطاعنون بالسھام السمر الخطوط ما لم قصل الیہ اسنۃ رماحھم من طرف جسم غیر مطعون ای یرمون بالسھام ما لم یصل الیہ رماحھم ترجمہ (وہ بہادران اسلام، گندم گون لکیرون سے منقش تیرونسے چھاندنے والے ہین۔ اُس حصہ جسم کو جسکو اُنکے قلمہا (نیزون کے پھلون) نے غیر منقوط یعنی غیر مجروح چھوڑا تھا۔ اِسطرح پربھی ترجمہ کیا جائے کہ وہ سب خط شہر کے نیزونسے خوشنویسی کرنیوالے یعنی زخم کرنیوالے ہین۔ اُنکے نیزون نے کسی ایک جسم کے حصہ کو بلا زخم کے نہ چھوڑا۔ لفظ خَطّ کی رعایت کے خاطر کتابت۔ قلم۔ حرف اور عجمۃ یہان بخوبی مذکور ہین۔

شَاکِي السِّلَاحِ لَھُمْ سِیمَا تُمَیِّزُھُمْ
وَالوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیمَا مِنَ السَّلَمِ

شاکی السلاح تامی السلاح والجامعین لانواعہ شاکی مقلوب شائك ای ذی شوکۃ ونظیرہ ھارمن ھائر سیما علامۃ السلم نوع من الشجر المعنی ھم تامو الاسلحۃ لھم علامۃ من مکارم الاخلاق یمتازون بھا من الاعداء التامی السلاح کما یمتاز الورد بسیماہ التی ھی طیب الرائحۃ وبہا

المنظر من شجر الشوك ترجمہ وہ سب از سرتاپا سلاح پوش تھے
مگر اُن مین خاص علامتین تھین جنسے وہ (دشمنانِ سلاح پوش سے)
ممتاز ہوجاتی تھی جسطرح گلاب بسبب اپنی نشانی (خوشبو کے) درخت خاروار سے ممتاز نظر آتا ہی

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسِبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

تهدي ترسل رياح النصر الرياح التي يحصل بها النصر
النشر طيب الرائحة الاكمام جمع كم غلاف الازهار كمي شجاع
المعنى تاتي الرياح الناصرة التي تهب من تلقائهم بطيب
رائحتهم فتظن كل شجاع مستو رجسده بالسلاح زهرا في
الاكمام ترجمہ ظفر بخش ہوا اُن بہادرون کی بوئی خوش تمھاری طرف
لاتی ہین- پس ہر ایک سلاح پوش بہادر کی نسبت تمکو غلافون مین پوشیدہ
خوشبودار پھول کا گمان ہوتا ہی

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًى
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

ربى جمع ربوة ما ارتفع من الارض ونبتها يكون ثابت
شدة الحزم قوة الراي الرصيف الحزم جمع حزام مايشد
به السرج على الفرس المعنى هم ثابتون على ظهور الخيل

کنبت ربی من اجل قوۃ راسہم لامن ربط الحزم ترجمہ وہ سب گھوڑون کی پیٹھو پر بسبب اپنی قوتِ حزم و عزم کے نہ بسبب تنگون کے مضبوط کسے جانے کے گویا ٹیلون پر کے مضبوط درخت شاندار تھے

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

طارت القلوب اضطربت وتحیرت الباس الشدۃ فرق خوف تفرق تمیز البہم بفتح الباء وسکون الہاء جمع بہمۃ اولاد الضان والمعز والبقر البہم کعنق جمع بہمۃ شجاع شدید الباس لا یبالی من این یوتی المعنی اذا رای العدی شدتہم فی الحرب دہشوا واضطربت قلوبہم ولو کانوا ابطالا اصارواسخالا لافرق بینہم بینہما ترجمہ دشمنون کے دل اُن جانبازون کی سختی کی وجہ سے مارے خوف کے فِفر و ہوگئیں بھیڑون اور بکریون کے بچون اور دشمنون کے بہادرون مین کوئی فرق نہ تھا۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اُسْد جمع اسد آجام جمع اجمۃ غابات مستترہ بالاشجار الملتفۃ تجم من وجم تسکت وتحزن المعنی من یتشرف بنصرۃ

النبی ولقی الاسود فی غاباتہا لم تزأر بل بقیت ساکتۃ وحزینۃ

ترجمہ (دشمنوں کے بہادر بکریوں کے بچوں کی طرح اگر خوف زدہ ہو جائے تو تعجب نہیں اسلیئے کہ) جس شخص کو خدائے پاک کے رسول مطلق کی امداد ہو پس اگر اس سے شیروں کا انکے نیستانوں میں مقابلہ ہو جائے تو وہ سب شیر دم بخود رہ جائیں اور اپنی شکست پر) رنجیدہ ہوں

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

ولی محب للنبی مؤمن بہ منقصم من القصم وھو القطع مع الابانۃ المعنی ولن تجد محبیہ الاظافرین منصورین ببرکتہ واعدائہ الامقہورین ترجمہ پس ہرگز (آنحضرت کے کسی محب کو غیر ظفریاب اور آنحضرت کے) کسی دشمن کو غیر شکستہ نہ دیکھوگے

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِي الْاَجَمِ

احل انزل امتہ جماعتہ من المسلمین الحرز مایحرز فیہ الشئ ای الحصن الملۃ الشریعۃ اللیث الاسد الاشبال جمع شبل ولد الاسد الاجم جمع اجمۃ الغابۃ المعنی انزل جماعتہ فی حصن شریعتہ الحافظ لمن دخلہ کما انہ لایستطیع احد

الدخول علی الاسد اذا اقام مع اشباله فی الغابۃ ترجمہ (گویا آنحضرت نے) اپنی قوم کو اپنے دین کے قلعہ مین جگہ دی ہے جسطرح شیر مع اپنے بچون کے نیستان مین (بلا کسی خطرے کے) قیام پذیر ہوتا ہی غرض یہ کہ دین اسلام ہمیشہ رہنے والا ہی اور اسطرح قوم اسلام بھی ہمیشہ باقی ہی۔

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

جدلت قطعت وازالت الجدال والمراد بکلمات اللہ القرآن المجید جدل رجل کثیر الجدال فیہ ای فی شان النبی خصم ازال الخصومۃ البرهان الدلیل القاطع خَصِمٌ کثیر الخصومۃ المعنی کثیرا ما ازال القرآن المجید جدال المجادل فی امر النبی و کثیرا ما قطع دلیلہ القاطع خصومۃ الرجل الشدید الخصومۃ ترجمہ کئی مرتبہ قرآن مجید نے آنحضرت کی شان مین سخت اعتراض کرنے والے (کی بحث) کو رد کیا ہی اور کئی مرتبہ ثبوت بیّن اور دلیل قاطع منکر رسالت پر غالب ہوئی ہی اول مصرع مین ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ چند یہود نے ایک قریش سے کہا کہ تم اپنے نبی محمدؐ سے روح کی نسبت اور اصحاب الکہف اور ذوالقرنین کے حالات دریافت کرو۔ اگر محمدؐ ان باتون کی نسبت تفصیلی جواب دین یا مطلق کچھ نہ کہین تو تم سمجھو کہ وہ نبی بر

حق نہین ہین اور اگر وہ اُن باتون کی نسبت کچھ بیان کرین اور کچھ پوشیدہ
رکھین تو اُن کے نبیؐ ہونے مین شک نہین - چنانچہ قریش نے اُن باتون
کی نسبت آنحضرتؐ سے دریافت کیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلِ
الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي یعنی رُوح خدائے پاک کے امر سے ہے اور اصحاب
الکہف اور ذوالقرنین کے قصہ مختصر نازل ہوئے دوسرے مصرع مین
آنحضرتؐ کے معجزون کی طرف اشارہ ہو جنھون نے منکر رسالت کو قائل
کردیا - ازآن جملہ انشقاق القمر کا معجزہ ہو جسکا بیان تحریر ہوچکا - دوسرا
یہ ہو کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے کسی منزل پر قیام فرمایا - اصحاب نے آپکے لئے
ایک درخت تجویز کیا کہ جسکے زیر سایہ آپ آرام فرماتھے کہ ایک اعرابی آپکے
پاس آیا اور اپنی شمشیر میان سے برہنہ کرکے کہنے لگا کہ اے محمدؐ اب آپ
کو کون بچاسکتا ہو - آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ اس لفظ کو سنتے ہی اسکے
ہاتھ مین رعشہ پیدا ہوگیا - خود بخود تلوار ہاتھ سے گر پڑی - اور اپنے
سر کو درخت سے اس زور سے ٹکرایا کہ اسکا دماغ بھی نکل آیا - روایت
ہے کہ ابولہب کی زوجہ کو جسکو خدائے پاک سے حمالۃ الحطب یعنی لکڑیان
ڈھونے والی کا نام ملا تھا جب خبر پہنچی کہ اسکی اور اُسکے شوہر ابولہب کی
مذمت مین سورۂ تبت یدا ابی لھب نازل ہوا - ایک پتھر لیکر
فوراً آنحضرتؐ کے پاس آئی - آپ مسجد مین مع حضرت ابی بکرؓ کے تشریف

فرماتے۔ خدا اپنے نبیؐ کا حافظ تھا۔ اُسنے آنحضرتؐ کو نہ دیکھا حضرت
اُبوبکرؓ سے کہا کہ تمھارے صاحب کہان ہین مین سنتی ہون کہ اونھون
نے میری ہجو کی۔ خدا کی قسم اس پتھر سے اُن کا منہ توڑونگی لعنہا اللہ
لعنًا

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً ۞ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

وبیلا

الباء زائدة اى كفاك العلم الامي من لم يتعلم الكتاب ولا يكتب وهو باقى على جبلته الجاهلية الزمان الذى لا علم فيه وهو الزمان قبل بعثة التاديب التأدب بمكارم الاخلاق فى اليتم فى حال كونه يتيما المعنى يكفيك من المعاجز وقوفك على جميع العلوم وانت غير متعلم لا تكتب فى زمانك الجاهلية لا ضوء علم فيه وتادبك بمكارم الاخلاق وقد مات عنك ابوك في حال صغرك لان شان اليتيم ان يكون عطلا من الادب ومن اعظم معاجزه اتيانه بالشريعة السمحة البيضا المتضمنة بالعلوم وهو امى فى زمانه زمان الجاهلية وتادبه بالخلق العظيم وامانته وهو يتيم ترجمہ (آنحضرتؐ کا اسرار غیبی پر) مطلع ہونا (اور عالم کی ہدایت کے لئے شریعت مشتمل بر علوم متنوعہ قائم کرنا)، درآن حالیکہ آپ ناخواندہ تھے اور وہ بھی ایسے

وقت مین جبکہ علم کا نام ونشان ملک عرب مین اُسوقت نہ تہا اور آپکا بہترین اخلاق سے آراستہ ہونا اور آن حالیکہ آپ کے سر سے بزرگون کا سایہ بچپن ہی سے اوٹھہ گیا تھا یہ دونون باتین آپکے لئے بطور معجزے کے کافی ہین بیان کیا جاتا ہی کہ آنحضرت ہنوز تولد بھی نہ پائے تھے یا کہا جاتا ہی کہ دو برس اور چار مہینہ کے تھے کہ آپ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ نے قضا کی - آپکی والدہ محترمہ نے وفات پائی جبکہ آپکی عمر چھہ برس یا چھہ برس اور آٹھہ مہینے کی تھی - پس آپ یتیم ہوگئے نہ والد کی بزرگانہ نگرانی رہی اور نہ مان کی مامتا آمیز نظر آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپکی پرورش فرمائی - حضرت عبدالمطلب اپنی قوم قریش کے سردار تھے جنکے لئے کعبہ کے زیر سایہ مسند بچھائی جاتی اُسپر بسبب آپکی تعظیم کے آپکے سوا اور کوئی بیٹھنے کا مجاز نہ تھا - آپکے فرزند اور قریش کے روسا آپکے دائین بائین بیٹھتے - جناب رسالتمآب کا وہان تشریف آوری کا اتفاق ہوتا تو آپ مسند پر رونق افروز ہوتے - قریش اسکو پسند نہ کرتے اور آپکو وہان بیٹھنے سے روکنا چاہتے - اسوقت حضرت عبدالمطلب فرماتے کہ اے قوم میرے اس بیٹے کو چھوڑ دو خدا کی قسم اس بچہ کے لئے شان عظیم ہی مین اُسدن کو دیکھہ رہا ہون کہ جسروز وہ تمہارا سردار ہوگا - پھر حضرت عبدالمطلب آنحضرت کو اپنی گود مین لیتے اور آپکے منہ کو پیار کرتے اور آپکی

پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ مین نے اس پیار سے پاکیزہ تر پیار نہین دیکھا۔ پھر آپکے بیٹے حضرت ابی طالب کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ لے بیٹے تم اِسکو بچانا اور اسکا ساتھ دینا۔ اسلئے کہ یہ تنہا اور یکتا ہی۔ مانند ماں کے اُس سے محبت رکھنا۔ کوئی ناگوار چیز اِسے پہنچنے نہ پائے۔ پھر آپ آنحضرتؐ کو اپنے دوشِ مبارک پر اوٹھاتے اور خانۂ کعبہ کے گرد سات طواف دیتے۔ اثناءِ راہ مین آپ لات اور عزیٰ بُت کے قریب آنحضرتؐ کو نہ لیجاتے اسلئے کہ آپ کو علم تھا کہ آپکے اِس ہونہار پوتے کو بتوں سے نفرت ہی۔ آنحضرتؐ آٹھ برس کے تھے کہ حضرت عبد المطلبؓ سخت علیل ہوئے۔ اسقدر سخت علالت مین آپ آنحضرتؐ کو اپنے سینہ سے جدا نہ کرتے۔ ابو طالب آنحضرتؐ کے والد بزرگوار کے حقیقی بھائی تھے جب علالت خطرناک ہوگئی آنحضرت آپکے سینہ پر تھے اور آپکی آنکھ سے آنحضرتؐ کی یتیمی کے سبب آنسو جاری تھے کہ آپ نے ابو طالب کو یاد فرمایا اور کہا کہ لے ابا طالب دیکھو اس یکتائے زمانہ بچہ کی نگرانی کا خیال رکھنا۔ افسوس اس یتیم نے نہ تو باپ کے اشفاق کی خوشبو سونگھا ہی اور نہ ماں کی محبت کا مزا چکھا ہے۔ دیکھو اے اباطالب یہ بچہ تمھارے پاس بمنزلہ جگر کے ہے۔ مین اپنے اور بیٹوں سے اس بچہ کی نسبت وصیت نہین کرتا۔ اُسکو تمھارے سپرد کرتا ہون اسلئے

کہ تم اور اسکے والد ایک ہی ماں سے ہو۔ خدا کی قسم یہ بچہ قریش کا فرمانروا ہوگا اور اوسکو خدائے پاک سے وہ عروج اور ترقی ہوگی کہ کسی پیغمبر نے نہین پائی اے اباطالب کیا تمنے میری اس آخری وصیت کو منظور کی ابوطالب نے عرض کی کہ ہان خدا گواہ ہے آپکے ارشاد کی تعمیل کرونگا پھر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے اباطالب اپنا ہاتھ لاؤ ابوطالب نے ہاتھ دراز کیا آپنے اپنے ہاتھ کو اسپر رکھکر عہد و پیمان کو مضبوط کیا۔ اور فرمایا کہ اب موت آئے کہ مین اپنے بار گران سے سبکدوش ہوگیا۔ آپ آنحضرت کو اُسکے بعد پیار کرتے اور بار بار فرماتے کہ کاش مین اس بچہ کا زمانہ اقبال اپنی آنکھونسے دیکھتا۔ یہان تک کہ آپ نے قضا کی انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت ابوطالبؑ نے آنحضرتؐ کی تربیت اور پرورش اپنے ذمہ لی۔ شب و روز ایک لمحہ کے لئے آنحضرتؐ کو اپنی آغوش سے دور نہ کرتے۔ حتی الامکان آنحضرتؐ کی نگرانی اور محافظت مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھتے شب کو اپنے پاس آنحضرتؐ کو سُلاتے۔ آپکی بیوی فاطمہ بنت اسد امیر المؤمنین علیؑ کی والدہ صاحبہ آنحضرتؐ پر اشفاق مادرانہ فرماتین۔ آنحضرتؐ نے ان خاتون محترمہ کی گود مین پرورش پائی۔ آنحضرتؐ اپنی اس مربیہ کے شکرگذار تھے۔ اور اونکے اشفاق و محبت کی اکثر تعریف فرماتے مدینہ کو آنحضرتؐ کے ساتھ ہجرت کی اور مدینہ مین آپ

آپ وفات ہوئین۔ آنحضرتؐ نے انکو اپنے قمیص کا کفن پہنایا تھا۔ آنحضرتؐ اپنے مربی چچا ابوطالب کے ساتھ حرب الفجار مین شریک تھے۔ اُسوقت آپکی عمر چودہ سال کی تھی۔ جنگ مین آپکی شرکت سے فتح ہوتی۔ قریش اسی وجہ سے ابوطالب سے آنحضرتؐ کے رزمگاہ مین لانے کے لئے عرض کرتے۔ جب آنحضرتؐ پچیس برس کے تھے اُسوقت حضرت ابوطالبؑ نے آنحضرتؐ کی شادی حضرت خدیجہ سے کرادی۔ آنحضرتؐ کو چالیسوین سال نبوت ورسالت کا شرف ملا عام الفیل سے چالیسوین سال ۲۷ رجب روز دوشنبہ آنحضرتؐ کو خدائے پاک نے پیغمبری کا جلیل القدر عہدہ بخشا۔ حضرت ابوطالب کی حمایت اور معاونت بدستور جاری رہی قریش دشمن ہوگئے تھے مگر حضرت ابوطالب کی حمایت اور وجاہت کے سبب کسی کی مجال نہ تھی کہ آنحضرتؐ کو ستائے حضرت ابوطالبؑ کے حین حیوۃ آنحضرتؐ امن کے ساتھ تبلیغ رسالت کا کام انجام دیتے رہے۔ تا کہ حضرت ابوطالب نے ہجرۃ سے تین سال پیشتر قضا کی۔ اس انتقال پرملال سے پینتیس یا بقولے پچپن یا بقولی تین روز پہلے حضرت خدیجہ نے وفات پائی تھی۔ آنحضرتؐ کے رنج کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ایک ہی سال مین ان دونون بزرگوارون نے رحلت فرمائی۔ وہ عام الحزن یا سال رنج کہا جاتا ہے۔ قریش نے انواع واقسام کی ایذائین آنحضرتؐ کو دین مگر آنحضرتؐ ثابت قدم رہے یہانتک کہ خداتعالے

کا وعدہ پورا ہو کر رہا اور اُسکے نور نے عالم مین ظہور پایا۔

گناہونکی مغفرت اور قضاءِ حاجات چاہنا

خَدَمْتُہُ بِمَدِیْحٍ اَسْتَقِیْلُ بِہٖ
ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰی فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

المديح مايمدح بہ الاستقالۃ الاستغفار والخدم جمع خدمۃ المعنی تقربت الی النبی بھذا المدح ليغفر الله بسببہ ذنوبا قد اقترفتھا في عمری بالمدح لابناء الدنيا والخدمۃ لھم ترجمہ مین یہ قصیدہ نعتیہ حضرت رسالت پناہی مین (اس غرض سے) عرض کرتا ہون کہ اسکی بدولت میرے اُس حصہ عمر کے گناہونکی مغفرت ہوجائے جو دنیوی لوگون کی مدح سرائی اور خدمت گذاری مین بسر ہوا

اِذْ قَلَّدَانِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُہٗ
کَاَنَّنِیْ بِہِمَا ھَدْیٌ مِنَ النَّعَمِ

اَلْھَدْيُ مايُھدی الی الحرم للذبح ومن شانہ ان يقلد شئ في عنقہ من نعل ونحوہ ليعلم انہ ھَدْيٌ فلا يتعرض لاحد والنعم ابل وشاء ويكثر استعمالہ على الابل المعنى لانہما يعني

المدح لارباب الدنيا والخدمة لهم جعلا في عنقي قلادة آثام تخاف عواقبها كانني لاجلها هدي يساق للذبح ترجمہ
اُن دونون نے (میری گردن مین) اُن گناہونکا طوق پہنایا ہے جنکا انجام خوفناک ہے گویا مین اُن دونون کے باعث قربانی کا اونٹ ہون (اور قربان گناہ کیطرف ذبح کئے جانیکے لئے لایا جا رہا ہون)

اَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَلْتُ اِلَّا عَلَى الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

الغي الضلالة الصبا الفتوة المراد بالحالتين الشعر والخدم المعنى قادني اليهما جهالة الفتوة الضالة فاتبعت لها فمحصول ذلك ارتكاب الذنوب والندامة عليها ترجمہ مین نے (دنیوی لوگونکی مدح اور خدمتگذاری مین) جوانی کی گمراہ کرنے والی جہالت (اور بے اعتدالی) کی پیروی کی ہین مجھکو بجز گناہون اور اُنپر افسوس کے اور کچھہ حاصل نہ ہوا

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

يا للاستعظام والتعجب لم تسم من سام يسوم اى لم تطلب الشراء ولم تقر والثمن المعنى فاعظم به من خسران نفسي في

معاملتها لانها لم تاخذ الدین بدل الدنیا ولم تتصد لہ بل آثرت الدنیا الفانیۃ علی الدین الموصل الی دار النعیم ترجمہ
پس میری جان کو اسکے سودے مین کیا ہی بھاری نقصان ہوا۔ اسلئے کہ اُسنے دین کو بعوض دنیا کے نہ خریدا اور نہ اِس معاملہ کا اُسنے ارادہ کیا۔

وَمَنْ يَبِعْ آجِلاً مِنْهُ بِعَاجِلِهِ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

الآجل الآتي بعد اجل ای الآخرۃ العاجل الواصل علی عجل ای الدنیا یبن یظهر الغبن الخداع السلم السلف و هو البیع الذي یدفع فیہ قیمۃ الشئ قبل ان یقبض المعنی من اشتری تمتع الدنیا بثواب الآخرۃ یظهر لہ في شرائہ وسلفہ خداع اذا کشف الغطاء ای عند موتہ ترجمہ کوئی شخص اپنے ثواب آخرت کو بعوض تعیش دنیائے (ناپائدار) کے بیچے پس اسکو ایسے خرید و فروخت اور سودے مین (عند المرگ) فریب ظاہر ہوگا۔

إِنْ آتِ ذَنْباً فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

المعنی ان کنت مذنبا فلا ینقطع میعاد النبی لنا بشفاعتہ ولا ینصرم حبل رجائي ترجمہ اگر مین نے گناہ کیا ہی تو اِس سے میرا معاہدہ

(شفاعت آنحضرتؐ کے ساتھ) شکست نہ ہوگا اور نہ میری (امید کا) رشتہ ٹوٹنے والا ہے ۔

فَاِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ
مُحَمَّدًا وَهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

الذمة العهد والجمع الذمم المعنى فان لي من رسول الله صلوات الله عليه وثيقة لكوني مسمى بمحمد ورسول الله اشد الناس وفاء بالوثائق ترجمہ اسلئے کہ میرا نام محمد ہونیکے سبب مجھے آنحضرتؐ سے عہد وپیمان حاصل ہی اور آنحضرتؐ عالم مین سب سے زیادہ عہدونکے وفا کرنیوالے ہین حدیث مین وارد ہی کہ آنحضرتؐ نے اُن لوگون سے وعدہ شفاعت فرمایا ہی جنکو آپکے ہمنام ہونیکا شرف حاصل ہے

اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مَعَادِيْ آخِذًا بِيَدِيْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

المعاد العود الى الآخرة اخذ اليد النصرة والامداد زلة من زل اى زلق المراد بزلة القدم سوء الحال والوقوع فى المهالك قيل اثبات القدم محذوف بعد فقل اى ان لم يكن فى معادي آخذا بيدي فضلا فقل يا زلة القدم والا فقل يا اثبات القدم المعنى ان لم يمد في النبي بالشفاعة عند الله تفضلا احسانا على لا لسابقة مني

تقتضی ذلك التفضل حین ارجع الی الله فلی سوٴالحال والوقوع فی المهالك والا ای وان ینصرنی النبی بالشفاعة فلی حسن المال وحصول النعیم ترجمہ (آنحضرتؐ) اگر روز قیامت از روے فضل و کرم میری دستگیری نہ فرمائینگے تو تو کہ دینا افسوس لغزش قدم پر (یعنی میرا انجام نیک نہ ہوگا) اور اگر ایسا نہ ہوگا (یعنی آنحضرتؐ نے میری دستگیری از راہ کرم فرمائی تو تو بول اٹھ کہ کیا ہی نیک انجام ہوا۔

حَاشَاهُ اَنْ يُحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهُ
اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

حاشاہ تنزیہ لہ مکارم جمع مکرمة هی الصفة المرضیة الفائض نفعها علی الغیر والمراد بها الطافه وشفاعته الجار الاوی الی جواره او المستجیر به المعنی انزه النبی من ان یتبر من شئ لحته من اتاه راجیا لها او یعود من جنابه من یاوی الیه ذلیلا انتها کہ ترجمہ آنحضرتؐ مستغنی اور منزہ ہیں اس بات سے کہ (آنحضرتؐ کا) امیدوار آپکے الطاف سے محروم رہے یا کہ آپکے در حمایت اسے آپکے زیر سایہ پناہ گزین ذلیل ہوکر واپس آئے

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُهُ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزَمِ

افکار جمع فکر حرکة النفس فی المعقولات الزمت افکاری ای

توجہت الی مدایح جمع مدیح خلاص نجاۃ ملتزم موضع الالتزام ای ملجاء المعنی منذ توجہت الی الثناء علی النبی وجدت ذلک من خیر ما اعتمد علیہ لنجاتی من مرضی **ترجمہ** جب سے مین نے آنحضرت کی ثناخوانی مین اپنی فکرون کو صرف کیا ہے (اسوقت سے) مین نے اپنے مرض سے نجات کے لیے بہترین ذریعہ پایا ہے

وَلَنْ یَفُوْتَ الْغِنٰی مِنْہُ یَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْھَارَ فِی الْاُکُمِ

الغنی الیسار منہ ای من النبی تربت لتصقت بالتراب وصار فی یدہ التراب والمراد بہ خسرت وافتقرت الحیا المطر ینبت ینمی الازہار جمع زہر الاکم جمع الکمۃ الربی المعنی من المحال ان لاینال الغنی من النبی من یساعدہ الجد وصار مفتقرا کما انہ بنزول الغیث ینبت الازہار فی الاراضی المرتفعۃ التی لا یستقر الماء علیہا **ترجمہ** آنحضرۃ (کے الطاف) کی دولت میری محتاج اور بسبب گناہونکے خاک شدہ ہاتھ سے ہرگز نہ جائیگی جیسے کہ بارش جب ٹیلو نپر گرتی ہے تو وہان بھی (پر بہار) پھول کھلاتی ہے۔

وَلَمْ اُرِدْ زَھْرَۃَ الدُّنْیَا الَّتِیْ اقْتَطَفَتْ
یَدَا زُھَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی ھَرِمٖ

زھرۃ الدنیا بہجتہا والاستلذاذ بالمال وغیرہ اقتطفت جنت من

قطف العنب اذا جناہ زھیر احد شعراء القصائد السبع المعلقات اثنی وصف ھرم بن سنان احد ملوك العرب المعنی لا اطلب بالثناء علی النبی سید الانبیاء حطام الدنیا الذی نالہ زھیر اذا اثنی علی ھرم ملك عصرہ ترجمہ مین (آنحضرت سے اپنے اس قصیدہ کے صلے مین) دنیا کی زینت یعنی مال نہین چاہتا جو (شہرۂ آفاق شاعر) زہیر کو اسکے زمانہ کے (فیاض شاہ) ہرم (بن سنان) سے بسبب اُسکی مدح گوئی کے دستیاب ہوئی تھی زھیر ابو کعب ابن ابی سُلمی بن اد بن طافحہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان عرب کے مشہور شاعرونمین سے ہی - وہ سبع معلقات مین تیسری قصیدہ کا ناظم ہے - اِسکا ہمعصر شاہِ عرب ہرم بن سنان تھا - ہرم بہت فیاض بادشاہ تھا - زہیر جب قصیدہ پیش کرتا بیش بہا عطیہ پاتا - بلکہ ہرم زہیر سے اسقدر خوش تھا اور اسکے حکیمانہ کلام کو بہ درجہ پسند کرتا کہ جب زہیر محض سلام بجالاتا تو وہ فیاض اور قدرشناس شاہ نوازش شاہانہ اسکو عطا کرتا غرض ہرم کی نوازش زہیر پر بے حد و غیر معمولی تھی

سواك عند حلول الحادث العمم	یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ

المعنی یا اسمح الخلق لیس لی غیرك احد التجاء الیہ عند نزول الحادث الشامل لجمیع الخلق المراد بہ ھول یوم القیامۃ او ھول الموت الذی یذوقہ کل حي ترجمہ اے سخی ترین عالم بجز آپکے میرے لئے کوئی اور ایسا نہین ہو جس سے مین اُس عالمگیر آفت کے وقت پناہ کی درخواست کرون - مراد اُس آفت سے موت یا روز قیامت ہے

وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

الجاه القدر والمرتبۃ والكرم المستفيض بی ای عنی الکریم المتجاوز عن الذنب تجلی ظهر منتقم مواخذ بالذنب المعنی یا رسول الله ان کرمك المستفيض بسیع العاصی مثلی اذا ظهر للمواخذۃ یوم القیامۃ الله الذی طالما امهل المذنبين کوما بالتجاوز عن ذنوبهم لیتوبوا عنها ترجمہ

اے خدائے (پاک) کے پیغمبر آپکی نوازش مجھے (نجاۃ دلانے) سے دریغ نکریگی جب کہ (خدائے) کریم قیامت کے روز بحیثیۃ تعزیرکنندہ کے جلوہ گر ہوگا۔ خدائے پاک بسبب اپنے کرم اور رحمدلی کے گناہ گاروں سے درگذر فرماتا ہے اسلئے کہ وہ اپنے گناہوں سے باز آئیں تا وقتیکہ روز قیامۃ برپا ہوگا اُس روز خدائے پاک اپنے عدل سے کام لیگا

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ضرۃ الدنیا الآخرۃ لتعسر الاتفاق بینهما المعنی لا ینتقص شئ من عظیم جاهك باسعاف العاصی مثلی لان من عطائك وجود الدنيا والآخرۃ اللتين خلقتا لاجلك کما قال الله تعالیٰ لولاك لما خلقت الافلاك ولا یعزب حالی عن علمك الذی منه علم اللوح والقلم ترجمہ (مجھ جیسے عاصی پر آپکا کرم دشوار نہیں ہے اور میری حالت زار

سے آپکو آگہی ہی) اسلیئے کہ یہ عالم اور اسکا رقیب عالم آخرۃ منجملہ آپکی عطاء (بے انتہاء) سے ہین اور آپکے علوم (نامتناہی) سے وہ علم بھی ہی جسکو قلم (ازل نے) لوح محفوظ مین (لکھا ہی) خدا تعالےٰ نے فرمایا ہی کہ اے محمدؐ اگر آپ نہ ہوتے تو مین اِن آسمانونکو پیدا ہی نہ کرتا - علم اللوح سے وہ علم مراد ہے جسکو قلم نے خدائے پاک کے حکم سے لوح مین لکھا تھا -

یَا نَفْسِ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْکَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمِ

لا تقنطي لا تیئسی من زلۃ من اجل ذنب عظمت کبرت اللمم صغار الذنوب لا واحد لہا المعنی لا تیأسي یا نفسی من رحمۃ اللہ بسبب ذنب ولو عظم لان اللہ تعالے اذا یشاء ان یصفح عن ذنوب العباد المجرمین یصیر الذنوب الکبار مثل صغار الذنوب ترجمہ اے جان بسبب گناہونکے (خواہ وہ) بڑے ہون خدائے (پاک) کی رحمۃ سے مایوس نہ ہو اسلیئے کہ بڑے گناہ معاف کیئے جانے کے وقت مانند چھوٹے گناہونکے ہین

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

القسم بکسر القاف جمع قسمۃ المعنی ارجو ان تکون رحمۃ اللہ في

وقت تقسیمہا تفیض علی وفق المعاصی فتنزل رحمۃ کثیرۃ اذا کانت المعاصی کثیرۃ لان اللہ تعالیٰ یقول لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ترجمہ شاید کہ میرے رب کی رحمۃ جب وہ اسکو (اپنے گناہ گار بندوں پر) تقسیم فرمائے گناہون کی مقدار کو موافق نازل ہو یعنے اگر گناہ زیادہ ہون تو رحمۃ ایزدی اُسی نسبت سے زیادہ نازل ہو۔

یَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمٍ

منخرم ناقص غیر منعکس غیر خائب المعنی یا رب لا تجعل رجائی لعفوک عن ذنوبی کبارہا وصغارہا خائبا عندک ولا تجعل ما کنت احسبہ من جمیل فضلک ناقصا او واجعل حساب اعمالی سالما من الخطاء والنقصان ترجمہ اے میرے رب (میں نے تجھسے دعا و التجا کی) پس تیرے نزدیک مجھے مایوسی حاصل نہ ہو اور (تجھسے جس لطف و نوازش کے ملنے کا) مجھے گمان ہے اسکو تمام و کمال بلا کم و کاست کے عطا کر یا میرے نامۂ اعمال کو محاسبہ کے وقت بے خطا گردان۔

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَتَىٰ تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

الطف ارفق الداریں دار الدنیا و دار الآخرۃ تدع من دعی یدعو

المعنی ارفق بعبدک یعنی نفسہ واحسن الیہ فی دنیاہ وآخرتہ لان صبرہ ضعیف یفر ویخذلہ بمجرد صوت المخاوف ترجمہ اور تیرے اِس بندۂ زار پر دنیا وآخرۃ مین نوازش فرما اِسلئے کہ اُسکا صبر اسقدر کمزور ہی کہ جسوقت ہولناک سختیونکے مقابلہ کا اسکو اتفاق ہوتا ہی تو وہ ثابت قدم نہین رہ سکتا

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوۃٍ مِّنْكَ دَائِمَۃٍ
عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْھَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

اذن لہ فی الخدمۃ امرہ بہا سحب جمع سحاب الصلوۃ الدعاء والاستغفار والرحمۃ وحسن الثناء من اللہ علی النبی ومعنی اللھم صل علی محمد ای زدہ شرفا وکرامۃ دائمۃ سرمدیۃ منھل منصب بشدۃ صفۃ للمحذوف وھو المطر ومنسجم سائل ای مطر سائل ویراد بہما الانہلال والانسجام دائمۃ صفۃ لصلوۃ او سحب المعنی وامر لسحائب الصلوۃ الدائمۃ منک بالانصباب الشدید والسیلان علی النبی ترجمہ اور تیری صلوۃ یعنی درود سرمدیہ کے ابرون کو حکم فرما کہ جناب مصطفوی پر ریزان اور باران رہین

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ
اَھْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

الآل الاھل قال صاحب القاموس الاھل للنبی ازواجہ وبناتہ و

صمهوه علیٰ والصَّحبُ والاصحاب والصِّحاب والصَّحابۃ والصِّحابۃ جمع الصاحب والمراد بالصحب الذین تشرفوا بصحبۃ النبی والتابعون الذین لقوا اصحاب النبی المعنی صل بعد النبی علی آلہ واصحابہ والتابعین لھم الذین کانوا ذوی التقوی والصفاء والاناۃ وسعۃ الخلق ترجمہ اور (آنحضرتؐ کی) عترۃ (طاہرہ) اور اصحاب وفاشعار) پرپھر انکے پیرون پر (جو سب کے سب) خداترس صفاشعار بردبار اور صاحبان کرم تھے وہ لوگ جنکو آنحضرتؐ کی مصاحبت کا شرف حاصل ہوا اصحاب اور وہ لوگ جنکو اصحاب کی مصاحبت کا شرف ملا تابعین کہے جاتے ہین۔

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا
وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

رنّح امال عذبات جمع عذبۃ اغصان الصبا الریح التی تھب من مطلع الشمس وھی القبول الطرب احدث الطرب وھو خفۃ ناشئۃ عن سرور ومقتضیۃ للحرکۃ العیس جمع اعیس ابل بیض یخالطها شقرۃ ای حمرۃ شدیدۃ وھی من کرام الابل حادی سائقھا النغم الصوت الحسن ان الابل تقطع المسافۃ الکثیرۃ فی الزمن القلیل بسبب ما یحصل لھا من السرور والھزۃ عند سماع الصوت الحسن من حادیھم المعنی ما دامت تمیل اغصان البان بریح القبول الھابۃ من مطلع الشمس

وما دام ینشط الحادی کِرامَ الابل لقطع المسافۃ بصوتہ الحسن فہذان لاینقطعان ما بقی العالم کذلک یخصہم اللہ تعالٰی بالصلوٰۃ ابدا سرمدا ترجمہ (ابرہائے درود حضراتِ بالا پر برستے رہین) تاوقتیکہ شاخہائے درختِ سرو بسبب مشرقی ہوا کے لہلہاتے رہین اور شتربان اپنے خوشگوار سرود سے سفید سرخی مائل اونٹون کو (مسافۃ طی کرنے پر) جوش دلایا کرین سفید رنگ اونٹ جسمین سرخی شامل ہو شریف سمجھا جاتا ہی - شتربان خوشگوار موزون یا غیر موزون سرود اسلئے کرتے ہین کہ اونٹ کو اس آواز سے طی مسافۃ پر جوش ہوتا ہے اور تکان بھی محسوس نہین ہوتا -

تم کتاب وشی البردہ الاطیب نفحۃ من الوردہ والسلام

پرنٹر جعفر حسین ملا علی محمد پائن ... ۱۹

ومبشرا برسول يأتي من بعدي اسمه احمد

عقود زبرجدية

المسماة

خماسات بردية

سنة ١٣٢٣

نسجها جناب المولى العلامة الاوحد الذي ما نسج على منواله احد
الشيخ احمد علي حميد الدين سقى الله ثراه وجعل اعلى غرف الجنة مثواه

اعتنى بطبعها الجلي الاديب العالم الاحوذي الشيخ عبد علي بن المولى العلم
المفرد سيدي ابراهيم جي

على نفقة الرئيسين الشمس بن علي بهائي ونشر فعلي بالمطبع المحمدي سنة ١٣٣٥

تخمیس قصیدۃ البردۃ

المسمیٰ

خماسات بردیۃ

سنہ ۱۳۲۳ ہجریہ

لبهجة عصره وافتخار دهره محمود المقام بليغ الكلام
كما اتى برسائل عجيبة وقصائد غريبة كالخرائد في
بنائها والفرائد في صفائها له نثر كانه الدر تناثر من
قلائد نحور العرائس او جواهر مدخرة في بطون البحور
والاوضين نفائس فيه للعقول راحة ونفس الاديب
اليه مرتاحة ونظم فاح في رياض الفصاحة زهره و
اشرق في سماء البلاغة زهره يلتاح من خلال اشعاره
لطافة النسيم ورقة التسنيم جناب الشيخ احمد على
حميد الدين المخلد ذكره في صحائف الدين قدس الله روحه
واباح له من جنة النعيم بحبوحة وقد رخص قسلنا

الشارح الاقل الراجي عفو ربه عزوجل فی طبع هذه
الخماسات کانها کاسات من الرحیق والراح مراح للارواح
مملوۃ من سلسبیل البراعۃ مشعشعۃ بماء البداعۃ
او برود محبرۃ تحلت بها قصیدۃ البردۃ المتخیرۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

یا مازجًا دمع وجدای منسجم — بعندمی دمٍ قد فاض من ندم
صرح وصرح بجو البیت بالحرم — امن تذکر جیرانٍ بذی سلمٍ

١ مزجت دمعًا جری من مقلۃ بدم

امن معاهد تحکی وشم واشمۃ — ام بانۃ هزها الاشواق قائمۃ
ام سجع ورق لغیظ الوجد کاظمۃ — ام هبت الریح من تلقاء کاظمۃ

٢ او اومض البرق فی الظلماء من اضم

فیا رمیۃ عینی شادن رمنا — عینی بصیرتم والطرف وصمتا
زعمت انک سال عنہ لا ومتی — فما لعینیک ان قلت اکففا همتا

۳ وما القلبك ان قلت استفق يهم

اماترى ان ركن الصبر منهدمُ والوجد مستعر والفكر منفجم
والقلب مضطرم والدمع منسجم ايحسب الصب ان الحب منكتم

۴ ما بين منسجم منه ومضطرم

كم وقفة لك بعد الحى فى حلل والبان يهتز مثل الشارب الثمل
وقفتهن بدمع واكف هطل لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل

۵ ولا ارقت لذكر البان والعلم

بدا بوجهك منشور الكتاب لنا يُقرا بديباجتيه واضحا حسنا
فكيف تنكره جهلا وقد علنا واثبت الوجد خطى عبرة وضنا

۶ مثل البهار على خديك والعنم

هاتيك آيات حب كلهن غدت تفشى ضمائر كم اخفيتها فبدت
لاتستطيع لها جحدا ولو جُحِدت فكيف تنكر حبا بعد ما شهدت

۷ به عليك عُدول الدمع والسقم

نعم هفا بى صبا نجد فاقلقنى نعم وهاج لظى وجد فاحرقني
وفار تنور دمعا فاغرقنى نعم سرى طيف من اهوى فارقني

۸ والحب يعترض اللذات بالالم

عنى اليك فلا تحسب مؤثرة لوائما فى هواها لمن مكثرة

فلا قلى لك منى لا ولا ترة | يا لائمى فى الهوى العذرى معذرة

۹ منى اليك ولو انصفت لم تلم

انى وبالبيت ذى الاركان والحجر | من طارقات هموم الهجر فى غمر

ومن لوافح نار الوجد فى سعر | عدتك حالى ما سرى بمستتر

۱۰ عن الوشاة ولا دائى بمنحسم

النصح احسن ما ندرى وانفعه | لكن اذا كان ذكرى ثم يسمعه

ذو القلب مُلقِى سمعٍ فهو انجعه | محضتنى النصح لكن لست اسمعه

۱۱ ان المحب عن العذال فى صمم

هلا تذكرت فيما مد من اجلي | والشيب وهو نذير جاء ينخل لي

نصحا ويزجران اغتر بالامل | انى اتهمت نصيح الشيب فى عذلي

۱۲ والشيب ابعد فى نصح من التهم

كم منه عند نهى ذى فكرة يقظت | مواعظا فنهت بالزجر اذ وعظت

عن موبقات عليه بالشقاء قضت | فان امارتى بالسوء ما اتعظت

۱۳ عن جهلها بنذير الشيب والهرم

لم تخش دابراها مفضلا وزرا | لم تنزجر عن مناهيه وقد زجرا

كلا ولم تأتمر فيما به امرا | ولا اعدت من الفعل الجميل قرى

۱۴ ضيف الم براسى غير محتشم

آلت بی منذرا بالحین منذرہ | وما انتبہت لمکروہ یحذرہ
مفارقا ماینوء الظہر موقرہ | لوکنت اعلم انی ما اوقرہ

۱۵ اکتمت سرا بدالی منہ بالکتم

فیا النفس جموحا فی غوایتہا | لم تأب الا نفورا عن ہدایتہا
حتی مضت فاتت مافوق غایتہا | من لی برد جماح من غوایتہا

۱۶ کما یرد جماح الخیل باللجم

اللہ ابدعنا جل اسمہ وعلی | اولی طباع واہواء تمیل الی
مایہلک النفس او تردی بہ عملا | والنفس کالطفل ان تہملہ شب علی

۱۷ حب الرضاع وان تفطمہ ینفطم

فکفکف النفس عن شنعاء ہفوتہا | کیلا تمیل الی الدنیا وزہوتہا
وان ترم انت حینا خفض ہوتہا | فلا ترم بالمعاصی کسر شہوتہا

۱۸ ان الطعام یقوی شہوۃ النہم

ما العقل الا سراج کن موقیہ | زین المعارف واحذر ان تخلیہ
فی ہفوات ہوی نفس فتطفیہ | فاصرف ہواہا وحاذر ان تولیہ

۱۹ ان الہوی ماتولی یصم او یصم

کن انت لوامہا الا تدن لائمۃ | منہا ولا تغفلنہا فہی جائمۃ
علی الدنایا وبالآثام ہائمۃ | وراعہا وہی فی الاعمال سائمۃ

٢٠ — وان هي استحلت المرعى فلا تسم

ان تنتصح خرقاء جاهلةً — منها والا فمخداعًا مخاتلةً
ترى الحقيقة بالتزوير باطلةً — كم حسنت لذةً للمرء قاتلةً

٢١ — من حيث لم يدر ان السم فى الدسم

لاتحرصن وربما اونبيت فاقتنع — واصبر ولاتك فى الضراذا جزع
ولاتميلن الى المحظور من جشع — واخش الدسائس من جوع ومن شبع

٢٢ — فرب مخمصة شر من التخم

النفس ناشئة الاهواء من نشأت — وان اثامها الادواء قد درأت
فتب الى الله واستغفر اذا برأت — واستفرغ الدمع من عين قد امتلأت

٢٣ — من المحارم والزم حمية الندم

اقم جدارى تقى وانهض لرصهما — علما الى عمل جمعا لنصهما
واقصص جناحى هوى واجهد لقصهما — وخالف النفس والشيطان واعصهما

٢٤ — وان هما محضاك النصح فاتهم

هذا عدوك دلى بالغرور وما — تدرى وقد حكمت فى وهى ذات عما
بصدق خصمك فيما قال اوزعما — فلا تطع منهما خصما ولا حكما

٢٥ — وانت تعرف كيد الخصم والحكم

لاخير فى الراى مهما كان ذا خطل — ولا الخليط اذا ما كان ذا دغل

ولا الطبیب اذا ما کان ذا علل	استغفر الله من قول بلا عمل
۲۶	لقد نسبت به نسلا لذی عقم
کم حادث مرّ بی او کم مررت به	بصّرت غیری به لما بُصُرتُ به
وقد غفلت کانی ما شعرت به	امرتک الخیر لکن ما ائتمرت به
۲۷	وما استقمت فما قولی لک استقم
ولا تخیرت من اخرای اجلة	تبقی ولا عفت من دنیای عاجلة
تفنی ولم انه نفسا لی جاهلة	ولا تزودت قبل الموت نافلة
۲۸	ولم اصل سوی فرض ولم اصم
ویلاه من محسن قولا اساء عملا	الست ذاک بلی انی لذاک بلی
ظلمت نفسی الا انی لظلوم الا	ظلمت سنة من احیی الظلام الی
۲۹	ان اشتکت قدماه الضر من ورم
من قام یحیی دجاه تارة وخوی	طوا علی ثفنات ساجدا وثوی
فی شکر فالقهان من جبة وثوی	وشد من سغب احشائه وطوی
۳۰	تحت الحجارة کشحا مترف الادم
من قام ما مسه لو قام من نصب	وصام ما مسه لو صام من سغب
ولم یکن قط فی دنیاه ذا رغب	وراودته الجبال الشم من ذهب
۳۱	عن نفسه فاراها ایما شمم

من

من کان من طینة الانوار طینته ... قدمًا وشفت هیولاه وصورته

ما استحسنت زهرة الدنیا بصیرته ... واکدّت زهده فیها ضرورته

۳۲ ان الضرورة لا تعدو علی العصم

من کان قبل البرایا کونه قدما ... وکان اکوانها طرا له خدما

لم تلفه بدواعی الطبع مهتضما ... وکیف تدعو الی الدنیا ضرورة من

۳۳ لولاه لم تخرج الدنیا من العدم

محمد علة الافلاک والقمرین والکواکب والاوتاد والقطب

ین والاقالیم کل امره بیدی ... محمد سیّد الکونین والثقل

۳۴ ین والفریقین من عرب ومن عجم

اعلی النبیین قدرا فهو منفرد ... بما به خصه معبوده الصمد

من شرعة وکتاب کل رشد ... نبینا الآمر الناهی فلا احد

۳۵ ابر فی قول لا منه ولا نعم

هو الکریم الذی جمت کرامته ... هو النبی الذی عمت هدایته

هو الشفیع الذی تمت عنایته ... هو الحبیب الذی ترجی شفاعته

۳۶ لکل هول من الاهوال مقتحم

بدی سراجا منیرا فی دجی شبه ... بدین حق مبین غیر مشتبه

هدی لکل سلیم القلب منتبه ... دعی الی الله فالمستمسکون به

۳۷	مستمسكون بحبل غير منفصم	
فلا يقاس ابن طين خاصف الورق		به ولا نوح المنجي من الغرق
ولا ابن آزر مطفي النار والحرق		فاق النبيين في خلق وفي خلق
۳۸	ولم يدانوه في علم ولا كرم	
ونورهم من رسول الله مقتبس		ينبوعهم من رسول الله منبجس
ما في كمال رسول الله ملتبس		وكلهم من رسول الله ملتمس
۳۹	غرفا من البحر او رشفا من الديم	
نال الذي لم ينالوه بكدهم		عفوا بجد تعالى فوق جدهم
فهم له سجد عفر الخد هم		وواقفون لديه عند حدهم
۴۰	من نقطة العلم او من شكلة الحكم	
ان استفزك من ادريس رفعته		او ابن داؤد تسخير وبسطته
او ابن مريم تطهير ونفخته		فهو الذي تم معناه وصورته
۴۱	ثم اصطفاه حبيبا بارئ النسم	
آتاه باريه حكما في خزائنه		في ظاهر الامر مرضية وباطنه
فانه فرد شخص في ميامنه		منزه عن شريك في محاسنه
۴۲	فجوهر الحسن فيه غير منقسم	
خير النبيين خير من صفيهم		من الخليل ومن نوح نجيهم

من

منا بن عمران من عیسے من ایهم | دع ما ادعته النصارى في نبيهم

۴۳ واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

لا تطلقن فيه مدحا قول معترف | من انه ابن اله الخلق من سرف

وقل سواه اذا بلا اثم ولا جنف | وانسب الى ذاته ماشئت من شرف

۴۴ وانسب الى قدره ماشئت من عظم

اذا تجنبت فيه ما تقوّله | اولوا الضلالة من كفر اذا ولهوا

فاطلقن في مجال المدح هيكله | فان فضل رسول الله ليس له

۴۵ حد فيعرب عنه ناطق بفم

لا تعجبن ان ازال الضر والسقما | او ان ازاح الاذى بالمسح والالما

او ابرء الاكمه والبرصى ومن جذما | لو ناسبت قدره آياته عظما

۴۶ احيى اسمه حين يدعى دارس الرمم

كنا اسارى هوى تعمى القلوب به | لقى بقعر ردى تردى العقول به

حتى اذا اقصر ما تحى العقول به | لم يمتحنا بما تعيى العقول به

۴۷ حرصا علينا فلم نرتب ولم نهم

كم لابن امنه ارجع فارجع البصرا | ومعجز للبيب ينعم النظرا

من مظهر ونجل بهر الفكرا | اعيى الورى فهم معناه فليس يرى

۴۸ في القرب والبعد منه غير منفحم

لم یخف کلا ولا یخفی علی احد … لکنه لم یرمه فکر مجتهد
الا انثنی هائما حران ذا حرد … کالشمس تظهر للعینین من بعد

۴۹ صغیرة وتکل العین من امم

فکم وکم نبذ مکنونة ونکت … من دونها الحجب لم تخرق وما هتکت
قد قرع السن عجزا والحجی ونکت … حارت عقول الوری فی کنهه فحکت

۵۰ فیه عبارا تها التعبیر للحلم

وکلما رمت خوضا فی دقائقها … فما تهیا من لفظ لنا طقها
ولا نفتح معنی من مغالقها … فما رائت بعیدا من حقائقها

۵۱ ولا قریبا الیها غیر منعجم

لم یدرك الملاء العلوی رتبته … ولا اسرافیل ومیکال قربته
ولا شدید القوی جبریل زلفته … فکیف یدرك فی الدنیا حقیقته

۵۲ قوم نیام تسلوا عنه بالحلم

فقول کل بلیغ القول منحصر … لا البحث فی کنهه یجدی ولا النظر
کلا ولا الوهم یمضی لا ولا الفکر … فمبلغ العلم فیه انه بشر

۵۳ وانه خیر خلق الله کلهم

ان عظمت اٰیة تحیی العظام بها … او نزّل الصحف والزُّبر العظام بها
او سخّر البحر یوما والغمام بها … فکل اٰی اتی الرسل الکرام بها

۵۴	فانما اتصلت من نوره بهم		
ان النبی سماء هم ثواقبها		او مهد ارض کفات هم مناکبها	
او مزنة ذات رحم هم اساکبها		وانه شمس فضل هم کواکبها	
۵۵	یظهرن انوارہ للناس فی الظلم		
وهم نباشیر صبح ضوءها ابدا		فی فترة لیلها عم الانام ردی	
بشری لشمس هدی منه وما ولدا		حتی اذا طلعت فی الکون عم هدا	
۵۶	ها العالمین واحیت سائر الامم		
له رواء جمیل دونه فلق		ومبسم کنضید الدر متسق	
وشیمة کالاقاحی نشرها عبق		اکرم بخلق نبی زانه خلق	
۵۷	بالحسن مشتمل بالبشر متسم		
الله انکان انشاه بقدرته		فرد اعدیم عدیل فی بسالته	
بالرعب اید فی وجه غزوته		کانه وهو فرد فی جلالته	
۵۸	فی عسکر حین تلقاه وفی حشم		
ان یتکلم فللواعین من تحف		او یتبسم فللرائین من طرف	
ما فیه حظهم الموفور من شرف		کانما اللؤلؤ المکنون من صدف	
۵۹	فی معدنی منطق منه ومبتسم		
یا واضعا فی ثری ملحوده فمه		وانفه لیشمه ویلثمه	

قد نلت جل منی نفس ومعظمہ
لا طیب یعدل تربا ضم اعظمہ

۶۰ طوبی لمستنشق منہ ومستلم

ذو مفخر لیس یرقی طود مفخرہ
وکامل قد بدا من حسن منظرہ
اضعاف ما قد بدا من حسن مخبرہ
ابان مولدہ عن طیب عنصرہ

۶۱ یا طیب مبتدأ منہ ومختتم

یوم بہ تراءی الامیون انہم
اولو یقین ومنہم من کانہم
یقینہم لم یفت فی الصدق ظنہم
یوم تفرس فیہ الفرس انہم

۶۲ قد انذروا بحلول البوس والنقم

لیل اضاء دجاہ فہو منقشع
بنور مولدہ اذ کان یطلع
علی قصور بصیر فیہ مطلع
وبات ایوان کسری وہو منصدع

۶۳ کشمل اصحاب کسری غیر ملتئم

تحول الشئ عن معناہ اجمع فیہ فالخفیف ثقیل والثقیل خفیف
فالخفی جلی والجلی خفی
والنار خامدۃ الانفاس من اسف

۶۴ علیہ والنہر ساہی العین من سدم

فیہ خبت لبنی کسری نویرتہا
وہاج فیہ لال العجل غیرتہا
وزاد فیہ لقسیسین حیرتہا
وساء ساوۃ ان غاضت بحیرتہا

۶۵ ورد واردہا بالغیظ حین ظمی

فليس تتقد النيران ذا شعل   كلا ولا الماء بالمطفي لمشتعل
كلاهما ناقض المعهود من عمل   كان بالنار ما بالماء من بلل

٦٦ حزنا وبالماء ما بالنار من ضرم

البدر منفلق والشمس راجعة   والنجم يسجد والاشجار راكعة
والارض ترجف والاوثان خاضعة   والجن تهتف والانوار ساطعة

٦٧ والحق يظهر من معنى ومن كلم

ياويلهم ما استبانوا رشدهم ولكم   ضاءت براهين نارا براس علم
ولا اصاخوا الداعي الحق اسمعهم   عموا وصموا فاعلان البشائر لم

٦٨ يسمع وبارقة الانذار لم تشم

ما اعتبروا اغربت عنهم ميا منهم   بهلك من ليس يخشى المكر امنهم
فاصبحوا لا يرى الا مساكنهم   من بعد ما اخبر الاقوام كاهنهم

٦٩ بان دينهم المعوج لم يقم

وبعد ما سمعوا الانبا في كتب   للوحي يدرسها من غير ما كذب
من كل حبر لرب العرش مقترب   وبعد ما عاينوا في الافق من شهب

٧٠ منقضة وفق ما في الارض من صنم

في الارض خاو من الاصنام منهدم   وفي السما من شهاب الرجم مخترم
لكل مسترق للسمع يخترم   حتى غدا عن طريق الحق منهزم

۷۱	من الشیاطین یقفو اثر منہزم	
قذفا بشہب الی کل موجہۃ		انی توجہ او یہوی الی جہۃ
سفلی باوجہ لعنات مشوہۃ		کانہم ہربا ابطال ابرہۃ
۷۲	او عسکر بالحصی من راحتیہ رمی	
جمع لکفر کثیر جاء مزدحما		الی رجال کثیر فی الوغی ہمما
قلو اعدیدا فقر الجمع حین رمی		نبذا بہ بعد تسبیح ببطنہما
۷۳	نبذ المسبح من احشاء ملتقم	
یقظان قلب لوان الخطب عن لہ		ارتم رأتہ مما اکن لہ
فی یقظۃ ومنام ما اطمئن لہ		لاتنکر والوحی من رویاہ ان لہ
۷۴	قلبا اذا نامت العینان لم ینم	
ان کان یدعی امینا فی صبوتہ		سمح الخلائق سمحا من مروتہ
الی انتہاء اشد فی فتوتہ		فذاک حین بلوغ من نبوتہ
۷۵	فلیس ینکر منہ حال محتلم	
منزہ الذیل عن اثم وعن کذب		مبرء القلب عن شک وعن ریب
اتاہ مبدعہ الاسنی من الرتب		تبارک اللہ ما وحی بمکتسب
	ولا نبی علی غیب بمتہم	
کم افحم العرب العربا فصاحتہ		کم کشفت عاہت الفقری سماحتہ

كم امنت فزع الهلاك ساحته | كم ابرئت وصبا باللمس راحته
واطلقت اربا من ربقة اللمم ٧٧

وكم ابادت جنود الكفر سطوته | وانشرت رمم المقوين لهيته
وانعشت ميتة الارضين خطوته | واحيت السنة الشهباء دعوته
حتى حكت غرة في الاعصر الدهم ٧٨

اتاه قلّاحهم يرجو الفلاح به | وكشف بوس عراه والنجاح به
حتى استقل وكان الجدب طاح به | بعارض جاد وخلت البطاح بها
سيبا من اليم او سيلا من العرم ٧٩

لاذت بعقوته الهلاك حائرة | خوت لسدته الاملاك عابدة
قامت ببعثته الاحجار شاهدة | جاءت لدعوته الاشجار ساجدة
تمشي اليه بلا ساق على قدم ٨٠

دعى فلم تستطع مكثا بمنبتها | اذا هطعت لها اتان مشيتها
تزفزف اطربت صما بنغمتها | تمحو بمشيتها اثار سجدتها
فيظهر المحو منها الاثر في اللقم ٨١

دوح منابتها اهتزت بها وربت | واذ دعى انقلعت منها وقد سحبت
اغصانها ذيل غيد خرّد كعبت | كانما سطرت سطرا بما كتبت
فروعها من بديع الرقم في اللقم ٨٢

مثل الشیاطین قد اُرغمن صاغرۃ	مثل الثعابین قد اسلمن فاغرۃ
مثل الاسود قد استسلمن زائرۃ	مثل الغمامۃ انی سار سائرۃ
۸۲ تقیہ حر وطیس بالهجیر حمی	
اقدس بہ ملکا واللہ ارسلہ	لکی یشق لہ قلبًا فیغسلہ
بماء طھر وفیہ القدس یدخلہ	اقسمت بالقمر المنشق ان لہ
۸۳ من قلبہ نسبۃ مبرورۃ القسم	
وماحوی القلب من علم ومن حکم	وماحوی الانف من عز ومن شمم
وماحوی الدرع من باس ومن همم	وماحوی الغار من خیر ومن کرم
۸۴ وکل طرف من الکفار عنہ عمی	
غدی بما نال من اعدائہ وما	اوحی لہ بالسر الرحمن اذ علما
ما اضمروہ لہ کی یتقی نرحما	فالصدق فی الغار والصدیق لم یرما
۸۵ وھم یقولون ما بالغار من ارم	
دنوا من الغار یبغون النبی ولا	یدرون من جهلهم ان الالہ
العرش حامیہ عمن رامہ دغلا	ظنوا الحمام وظنوا العنکبوت علی
۸۶ خیر البریۃ لم ینسج ولم یحم	
دنوا من الغار طرا فی مزاحفۃ	بغیا واللہ عین ای صارفۃ
عن العیون وحرز ای کانفۃ	وقایۃ اللہ اغنت عن مضاعفۃ

٨٧ من الدرع وعن عال من الاطم

نعم الوسيلة لي ظفرت به — نعم الحمى يوم حشر لو ذعرت به
نعم الذريعة لو ذنب عرزت به — ماسامني الدهر ضيما واستجرت به

٨٨ الاونلت جوارا منه لم يضم

نعم ولم ابل من خطب بوبده — وهول مطلع في يوم مشهده
الاكفانيه في يومي وفي غده — ولا التمست غنى الدارين من يده

٨٩ الا استلمت الرضى من خير مستلم

كم من معاجز ايات اشتهرت — في الخافقين كزهر الافق قد زهرت
بجاحديها على علاتهم بهرت — دعني ووصفي ايات له ظهرت

٩٠ ظهور نار القرى ليلا على علم

دعني سانظمها عقدا فينتظم — كواكبا بسناها تنجلي الظلم
سهلا وممتنعا كالقطر ينسجم — فالدر يزداد حسنا وهو منتظم

٩١ وليس ينقص قدرا غير منتظم

تلكم بصائر لا تخفى تزيد على — رمال يبرين او شهب السماء فلا
يقوى على حصرها محص ولو عملا — فما تطاول امال المديح الى

٩٢ ما فيه من كرم الاخلاق والشيم

ما خلقت لا كما قالت مثلثة — مقالة هي من شرك ملوثة

بل تلك ذكرى لاهل الذكر مؤثرة	آيات حق من الرحمن محدثة
۹۳ قديمة صفة الموصوف بالقدم	
ذكرى اذا تليت تطوى وتنشرنا	بالخلد في جنة الماوى تبشرنا
وبالعذاب عذاب الله تنذرنا	لم تقترن بزمان وهي تخبرنا
۹۴ عن المعاد وعن عاد وعن ارم	
من كل آية ذكرا اى موجزة	لغاية السبق في الايجاز محرزة
على مدى الصحف الاولى مبرزة	دامت لدينا ففاقت كل معجزة
۹۵ من النبيين اذ دامت ولم تدم	
ما بين محكم آيات ومشتبه	لظهرها وجه صدق مشرق وبهي
لبطنها اوجه حسنى لمنتبه	محكمات فما يبقين من شبه
۹۶ لذى شقاق فما يبغين من حكم	
لم تبلغ الفصحا اللقح من عرب	غاياتها الا ولا افصحوا ولو اكتتب
قد انصتت الكل من عجب ومن عجب	ما حوربت قط الا عاد من حرب
۹۷ اعدى الاعادى اليها ملقى السلم	
ربعت كما شر قريش من مرابضها	بها فرامت عنادا كتم فائضها
فلوا ولوا الزيغ خاضوا فغوامضها	ردت بلاغتها دعوى معارضها
۹۸ رد الغيور يد الجاني عن الحرم	

قدسال اودیۃ منہا فمن زبد | راب ومن ماکث فی ارضہ برد
من کلم طیب یقللن فی عدد | لہا معان کموج البحر فی مدد

۹۹ وفوق جوہرہ فی الحسن والقیم

تمت وجمت اذا عدت غرائبہا | وفات شہب الدجی عدًّا کواکبہا
فلو یحاول بالحسبان حاسبہا | فلا تُعَدُّ ولا تحصی عجائبہا

۱۰۰ ولا تسام علی الاکثار بالسأم

تعسًا لمنکرہا ما کان اجہلہٗ | اضاع من خیرہا حظًا واغفلہ
ہی الملجا والنجا تکفیہ معضلہ | قرت بہا عین قاریہا فقلت لہ

۱۰۱ لقد ظفرت بحبل اللہ فاعتصم

نعم الملجا لک مما قد عجا وعظا | نعم النجا لک من کرب اذا اغتظا
نعم الغیاث اذا ما باہظ بہظا | ان تتلہا خیفۃً من حر نار لظی

۱۰۲ اطفأت حر لظی من وردہا الشیم

ان تتلہا شوق عفو مرتجوہ بہ | نجوا وخشیۃ ذنب مجرموہ بہ
تفز بہ یوم کم وجہ یشوہ بہ | کانہا الحوض تبیض الوجوہ بہ

من العصاۃ وقد جاؤہ کالحمم

وکا للوألی اذا تتلی مفصلۃ | وکا لسما بحیوۃ الخلق مرسلۃ
کالرزق من ثمر تجنی مذللۃ | وکا لصراط وکالمیزان معدلۃ

۱۰۵	فالقسط من غیرها فی الناس لم یقم	
وکم کفور بای الوحی یکفرها		وجاحد جاهد للشمس یسترها
ومنکر بینات وهو ینظرها		لا تعجبن لحسود راح ینکرها
۱۰۶	تجاهلا وهو عین الحاذق الفهم	
قد ینکر الضد قول الحق من کمد		قد ینکر الخصم دعوی الصدق من حسد
قد ینکر الغمر عین الرشد من فند		قد ینکر العین ضوء الشمس من رمد
۱۰۷	قد ینکر الفم طعم الماء من سقم	
یا روح قلب شج عان وراحته		یا غیث من یجتدی الانواء راحته
یا خیر من یرتجی الهلکی سماحته		یا خیر من یمم العافون ساحته
۱۰۸	سعیا وفوق ظهور الانیق الرسم	
ومن هو الحجة البیضا الذی نظر		ونور هدی لذی قلب وذی بصر
ومن هو الغایة القصوی لذی فکر		ومن هو الایة الکبری لمعتبر
۱۰۹	ومن هو النعمة العظمی لمغتنم	
أتاك مبدعك المعبود والکرم		ما شاء من تبجلات ومن نعم
ما لم ینطق ناطق تعبیره بفم		سریت من حرم لیلا الی حرم
۱۱۰	کما سری البدر فی داج من الظلم	
جبینک انت براقا منه منزلةً		بسندس وبدیباج مجللةً

رکبتہا وللٰک انقادت مذللۃً — وبت ترقی الیٰ ان نلت منزلۃ

۱۱۱ من قاب قوسین لم تدرك ولم ترم

ھنالك اختص رب الکبریاء بہا — لنورہٖ منك مشکوٰۃ الضیاء بہا

ظہورہ واھتدا الاولیاء بہا — وقدمتك جمیع الانبیاء بہا

۱۱۲ والرسل تقدیم مخدوم علیٰ خدم

رقیت فی مجمع منہم وضاق بہم — ھناك مرقیٰ ولولا الروح سابقہم

وھوا الیك لباتوا الالحاق بہم — وانت تخترق السبع الطباق بہم

۱۱۳ فی موکب کنت فیہم صاحب العلم

ترقی بہم نافذاً فیہن فی نسق — مجاوزاً اُفُقاً منہن عن افق

وراکبا طبقا منہن عن طبق — حتیٰ اذا لم تدع شاواً المستبق

۱۱۴ من الدنوّ ولا مرقیٰ لمستنم

دنوت من ذی المعالی جنح لیلتئذ — فی مقعد الصدق لم یحصر باین واذ

فکنت فوق اذ والرسل دونك اذ — خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ

۱۱۵ نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

ان یا محمدؐ خیر البشر والنذر — قعدت مقعد صدق غیر محتقر

قعدت عند ملیك ای مقتدر — کیما تفوز بوصل ای مستتر

۱۱۶ عن العیون وسرای مکتتم

هامن نبیٍّ راہ اللہ او مَلَكٍ ملکًا ولا ملکوتا جل عن مَلِكٍ
مما اراك وراء العالم الفلکی فُحُزت کل فخار غیر مشترك

۱۱۷ وجُزت کل مقام غیر مزدحم

راء فؤادك ما قد راء من عجب فما طغی بصر عن زائغ الریب
رأی من آیاتہ الکبری بلا کذب وعز ادراك ما اوتیت من رتب

۱۱۸ وجل مقدار ما اولیت من نعم

اکرم بداعِ الی دین کان لنا منہ شرابا طهورا حین مَنَّ لنا
مُطهّرًا من قذی الآثام عنّ لنا بشری لنا معشر الاسلام انّ لنا

۱۱۹ من العنایۃ رکنا غیر منهدم

طوعا دخلنا سراعًا فی جماعتہ اخذًا بسنۃ حق من اطاعتہ
فنالنا قسط فضل فی تباعتہ لما دعی اللہ داعینا الطاعتہ

۱۲۰ باکرم الرسل کنا اکرم الامم

جلت ظلام الردی انوار ملتہ احیت نفوس الوری انوار حمتہ
نفت ضلال الهوی واضاع شر عشتہ راعت قلوب العدی انباء بعثتہ

۱۲۱ کنبأۃ اجفلت غفلا من الغنم

فرّت مواضی ظباہ کل محتبك من الضلال وفلّت کل مشتبك
واهلکت کل خراص ومؤتفك ما زال یلقاهم فی کل معترك

١٢٢ حتى حكوا بالقنا لحما على وضم

هم غالبوا الله من جهل ومن سفه | فغولبوا وضروا والحتف غير شهي
بعار فر وما اسطاعوا من لهم | ودّوا الفرار فكادوا يغبطون به

١٢٣ اشلاء شالت مع العقبان والرخم

يكابدون سطا حرب وشدتها | لم يجدهم ما عدوا ثم عدتها
حتى كان بهم منها اسدتها | تمضي الليالي ولا يدرون عدتها

١٢٤ ما لم تكن من ليالي الاشهر الحرم

هل يشكر الدين والتقوى سماحتهم | على بني الدين طوا وا باحتهم
اموالهم وذراريهم وباحتهم | كانما الدين ضيف حل ساحتهم

١٢٥ بكل قرم الى لحم العدى قرم

اتى بغادية للحرب رائحة | باسهم لدم الاعداء سافحة
وبيض هند بنار الحتف لافحة | يجر بحر خميس فوق سابحة

١٢٦ يرمي بموج من الابطال ملتطم

من كل عبد لرب العرش مرتقب | من كل ندب الى مولاه مقترب
من كل طهر لرجس الشرك مجتنب | من كل منتدب بالله محتسب

١٢٧ يسطو بمستأصل للكفر مصطلم

الكفر ميت بهم والدين حي بهم | ان تحي ارض باهل الفضل تحي بهم

اطیب بازکی الورٰی منہم واطیبہم   حتی غدت ملۃ الاسلام وہی بہم

۱۲۸   من بعد غربتہا موصولۃ الرحم

ممنعا رکنہا من کذب ذی کذب   مبرأ سوحہا من ریب ذی ریب

منزہا ذیلہا من لہو ذی لعب   مکفولۃ ابدا منہم بخیر اب

۱۲۹   وخیر بعل فلم تیتم ولم تئم

ہم الغیوث فسل عنہم مساجہم   ہم اللیوث فسل عنہم مضاغمہم

ہم الرجال فسل عنہم مزاحمہم   ہم الجبال فسل عنہم مصادمہم

۱۳۰   ماذا لقی منہم فی کل مصطدم

سل انت من شئت منہم لاتذر احدا   وسل نضیر او احزابا جموع عدا

وخیبرا وتبوکا معرکات ردی   وسل حنینا وسل بدرا وسل احدا

۱۳۱   فصول حتف لہم ادہی من الوخم

المسعری نار حرب کلما خمدت   الزائرین ہم الاقران ان شہدت

الزائرین زئیر الاسد قد وردت   المصدری البیض حمرا بعد ما وردت

۱۳۲   من العدی کل مسود من اللمم

والقاطعین من الایمان ما احتبکت   کقطعہم رحم الکفر التی اشتبکت

بکل ہندیۃ انی تقع بتکت   والکاتبین بسمر الخط ما ترکت

۱۳۳   اقلامہم حرف جسم غیر منعجم

لاحصن الاحصنافهو یحرزهم	یوم اللقا ورکن الصبر حیزهم
لکن باسهم للقرن یبرزهم	شاکی السلاح لهم سیما تمیزهم
۱۳۴	والورد یمتاز بالسیما من السلم
هم اللباب وعتق النجر قشرهم	ان قطبوا خام التقطیب بشرهم
ان یرج خیرهم لم یخش شرهم	تهدی الیک ریاح النصر نشرهم
۱۳۵	فتحسب الزهر فی الاکمام کل کمی
من کل ثابت جاش لم یهج رعبا	وثابت قدما لم ینزعج هربا
غداة طارت شعاعا انفس رهبا	کانهم فی ظهور الخیل نبت ربی
۱۳۶	من شدة الحزم لا من شدة الحزم
ماخاف اما غری بحسا ولا رهقا	ولا ابتغی نفقا فی الارض او نفقا
اوسلما فی السما یرقاه یوم لقا	طارت قلوب العدی من باسه فرقا
۱۳۷	فما تفرق بین البهم والبهم
من کل من وسمت بالیمن غرته	طلیعة الفتح یوم الفتح طلعته
فی وجهه لنعیم الخلد نضرته	ومن یکن برسول الله نصرته
۱۳۸	ان تلقه الاسد فی آجامها تجم
لحزبه الغنم من فتح ومن ظفر	لجاره الامن من ضیر ومن ضرر
لحربه الخزی من قتل ومن جزر	فلن تری من ولی غیر منتصر

١٣٩	ولن ترى من عدو غير منقصم	
اعز دين الهدى من بعد ذلته		فكم صديد نال منه بردغلته
ومدنف نال منه برأ علته		احل امته في حرز ملته
١٤٠	كالليث حل مع الاشبال في الاجم	
كم فسخت معجزات الذكر من حيل		كم فضحت وضحت الآى ذا دغل
كم ابطلت دامغات الحق من بطل		كم جدلت كلمات الله من جدل
١٤١	فيه وكم خصم البرهان من خصم	
تلك النبوة قد جاءت معززة		لما خلت من نبوات مبرزة
قد اعليها وللانبياء منجزة		كفاك بالعلم في الامي معجزة
١٤٢	في الجاهلية والتاديب في اليتم	
انا الذي قعد الذنب الثقيل به		عن الرجا فالتجا نيبو المقيل به
يجاه من يغفر الرب المقيل به		خدمته بمديح استقيل به
١٤٣	ذنوب عمر مضى في الشعر والخدم	
هجوا امراو امرؤ تحصى مناقبه		ارجوه من دون ربي او اراقبه
كان لي منهما امر عمي اعاقبه		قد قلدا في ما يخشى عواقبه
١٤٤	كانني بهما هدي من النعم	
اما وربي رب القبلتين لما		وكعبة الله جنب المروتين لما

صنعته

صنعته هو عين الشعتين ما | اطعت غي الصبا في الحالتين وما

۱۴۵ حصلت الا على الآثام والندم

يالهف نفسي على ديوم حسرتها | ويالحسرة نفسي من جسارتها
ويا جسارة نفسي في خسارتها | ويا خسارة نفسي في تجارتها

۱۴۶ لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

ولا اشترت سفها حقا بباطله | ولا اشترت خاليا منه بعاطله
ولا اشترت باقيا منه بزائله | ومن يبع آجلا منه بعاجله

۱۴۷ يبن له الغبن في بيع وفي سلم

اني حلفا برب العرش في مضض | ابيت ليلي بجفن غير مغتمض
خوف الذنوب فقلبي اي ممرض | ان آت ذنبا فما عهدي بمنتقض

۱۴۸ من النبي ولا حبلي بمنصرم

حسبي ولو مقلق ذنبي لتسليتي | اني احمد على اسمي فتبريتي
برمن النار اذ فارت لتصليتي | فان لي ذمة عظمى بتسميتي

۱۴۹ باسم ابر واوفى الخلق بالذمم

جاه ابن آمنة الطهر الامين ثدي | امنا ذا راعني هول وملتحدي
ذخر ليومي قد اعددته وغدي | ان لم يكن في معادي آخذا بيدي

۱۵۰ فضلا والا فقل يا زلة القدم

حاشاه حاشاه ان یاتی غارمه | اکشف ضر فلم یحمل مغارمه
حاشاه ان یحرم اللاجی مراحمه | حاشاه ان یحرم الراجی مکارمه

۱۵۱ او یرجع الجار منه غیر محترم

بشرای بشرای انی صرت مادحه | لامنن من ملم الدهر فادحه
فلیغد بارح طیری لا سانحه | ومنذ الزمت افکاری مدائحه

۱۵۲ وجدته لخلاصی خیر ملتزم

اشکو الیه عوادی الدهر اذا ربت | لقد نکان جروح القلب او ذربت
حرن کفی ما حازته او حربت | ولن یفوت الغنی منه ید اتربت

۱۵۳ ان الحیا ینبت الازهار فی الاکم

اردت منه عظیم الجاه اذا زفت | زعات حشر واعوراتی انکشفت
ارجو به من ذنوبی محو ما سلفت | ولم ارد زهرة الدنیا التی اقتطفت

۱۵۴ یدا زهیر بما اثنی علی هرم

انت المعاذ ومن قلبی یعوذ به | انت الملاذ ومن نفسی تلوذ به
یا سید الرسل مالی من اعوذ به | یا اکرم الخلق مالی من الوذ به

۱۵۵ سواک عند حلول الحادث العمم

خزائن الله قد ولیت قسمتها | من شا اتیته الدنیا ونعمتها
من شا اتیته الاخری ثم نعمتها | فان من جودک الدنیا وضرتها

له التعز
۲ له الدعة

١٥٦ ومن علومك علم اللوح والقلم

فأتنى يا امام الانبيا طلبى — فانت فی رغب قصدی وفی رهب
غداة ضاقت علی الارض عن رحب — ولن یضیق رسول الله جاهك بی

اذا الكريم تجلّى باسم منتقم

فانت رحمة رب العرش كم رحمت — فی الحشر من جاهه هلكى بما احترمت
يا نفس لا تيأسى من رحمة جسمت — يا نفس لا تقنطى من زلة عظمت

١٥٨ ان الكبائر فی الغفران كاللمم

ان الجرائم اولم يرع محرمها — واستغفر الله جانيها ومجرمها
فالله ارحم بالملكى سيرحمها — لعل رحمة ربی حين يقسمها

١٥٩ تأتى على حسب العصيان فی القسم

ادعوك دعوة راج اى مبتئس — بجاه اكرم من ارسلت ملتمس
لولا رجاه ولولا الجاه مبتئس — يا رب فاجعل رجائی غير منعكس

١٦٠ لديك واجعل حسابی غير منخرم

اَجِر مولاى مكروبا كان له — من الطوارق ماضی الحد سن له
تفری حشاه فكن انت المجير له — والطف بعبدك فی الدارين ان له

١٦١ صبرا متى تدعه الاهوال ينهزم

وما تكن فی صلوة منك ناعمة — علی ثرى الانبيا والرسل ساجمة

فخصّ یارب فی بدءٍ وخاتمة ۔۔۔ وائذن لسحب صلوة منك دائمة

۱۶۲ ۔۔۔ علی النبی بمنہل ومنسجم

ایاہ خصّ بہا والطاہرین لہم ۔۔۔ فضل انتساب وغرّ آخرین لہم

فضل اصطحاب وقرناطائعین لہم ۔۔۔ والآل والصحب ثم التابعین لہم

۱۶۳ ۔۔۔ اہل التقی والنقی والحلم والکرم

ما انشأ اللہ فی افق السما سحبا ۔۔۔ ما سحب السحب ذیل الرحمة العجبا

ما ابدت الارض آثار الہا بزبی ۔۔۔ ما رنحت عذبات البان ریح صبا

واطرب العیس حادی العیس بالنغم

لمحبنا الادیب الکامل الالمعی والفطن الفاضل اللوذعی الشیخ حمید علی سلمہ اللہ تعالی

لربنا القدوس سبوح ۔۔۔ مخلوقہ ملائك وروح

والانبیاء کلہم انجم ۔۔۔ والمصطفی بینہم یوح

معجزہ الظاہر من بردہ ۔۔۔ صاحبہا بینة ممسوح

فکل من یقرأہا نیّةً ۔۔۔ خالصة بالفضل ممنوح

وقد بدت خماسة وضحت ۔۔۔ وزندہا من مصقع مقدوح

اعنی بہ حمید دین الہدی ۔۔۔ من فضلہ منو ومملوح

اظہرہا بالطبع ذو جوہر ۔۔۔ وصدرہ بالعلم مشروح

المولوی عبد علی نسمیہ ذکاءً فہو مشبوح

ارخت تاریخا وقلت لہ ۔۔۔ سعدا عمرك مفتوح

علی النبی وبنی حیدر ۔۔۔ صلی لآلہ ما ہمی اللوح ۱۳۰۵

خاتمہ۔ للہ الحمد تم کتاب وشی البردة الاطیب بعجمة من الوبرة المشتمل علی الخماسات البردیة کانہا العقود الزبرجدیة لافادة طلبة العلم الشادین رحالہم لہا بالعزم وقد طبع بالمطبع المحمدی الکائن فی محکار ز بمبئی ویلی المطبع المختصر بالشیخ الشہم علی بہائی وشرفہا زادا ربا حہا الدیان فی سنة ۱۳۰۵ ہجریة مبارکة

یرنتز منشر حسین مُلا علی محمد بہائی والا